

تلخیص
فضائل سادتنا البدریۃ

بسم
اہل بدر کے فضائل

مؤلف

شیخ الاسلام والمسلمین، شافعی المذہب والمحققین
سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی
(۱۲۲۲ - ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ و تلخیص
محمد خرم شہزاد عطاری

جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کسچی ۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaatoislam.net

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تلخیص

فضائل سادتنا السادة البدرية

بنام

اهلِ بدر کے فضائل

مؤلف

شیخ الاسلام والمسلمین، خاتمة المحدثین والمحققین

سیّد احمد بن زینی دحلان مکی شافعی

(۱۲۳۲ - ۱۳۰۴ھ)

ترجمہ و تلخیص

محمد خرم شہزاد عطاری

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	فضائل سادتنا السادة البدرية
ترجمہ و تلخیص	:	اہل بدر کے فضائل
مؤلف	:	سید احمد و خلان کی شافعی رحمہ اللہ
ترجمہ و تلخیص	:	محمد خرم شہزاد عطاری
صفحات	:	112
اشاعت	:	ذوالحجہ ۱۴۴۰ھ / ستمبر ۲۰۱۹ء
تعداد اشاعت	:	4600
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی فون: 021-32439799
خوشخبری	:	www.ishaateislam.net
		پر موجود ہے۔

پیش لفظ

تقریباً تیس سال سے ہمارے ادارے جمعیت اشاعتِ اہلسنت (پاکستان) کی جانب سے نور مسجد کاغذی بازار میں ہر رمضان المبارک کی سترہویں شب اسماء اہل بدر کا ورد کیا جاتا ہے اور کراچی میں ہمارے ہاں اس ورد کے شروع ہونے کے بعد اب کئی مقامات پر اسماء اہل بدر کا ورد کیا جانے لگا ہے اور استفادہ کرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ۲۰۰۹ء میں ہمارے ادارے اور ادارے کے علماء کی تصحیح اور شیخ الحدیث علامہ اسماعیل صاحب ضیائی کے ساتھ علامہ قبانی علیہ الرحمہ کی کتاب ”دعاء توسل اسمائے اہل بدر“ پہلی بار شائع کی اور اس کے بعد کئی بار اسے شائع کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

اب ادارہ علامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمہ کی کتاب ”فضائل ساداتنا السادة البدریة“ عربی اور اس کا ترجمہ شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہے۔

یہ کتاب ہنوز مخطوط تھی جیسے علامہ خرم شہزاد عطاری زید علمہ نے دو خطی نسخوں سے اس کی تصحیح و تحقیق ایک نسخہ ترتیب دیا پھر اس میں وارد نصوص کی تخریج کی اور اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کیا اور علامہ خرم محمود زید مجدد کی وساطت سے ہمارے ادارے کو شائع کرنے کے لئے پیش کی۔ اللہ تعالیٰ مترجم و محقق کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے علم میں برکتیں عطا فرمائے۔

لہذا ادارہ اسے اپنے سلسلہ اشاعت کے ۳۰۵ نمبر پر اسے شائع کر رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مترجم، محقق علامہ خرم شہزاد صاحب اور اراکین ادارہ کی سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتاب کو عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔

فقیر محمد عرفان قادری ضیائی

خادم جمعیت اشاعتِ اہلسنت (پاکستان) کراچی

تقدیم

جمع آئمہ اہلسنت اس بات پر متفق ہیں کہ جملہ بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان دیگر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے افضل ہیں۔ چاروں خلفاء راشدین اور باقی عشرہ مبشرہ بھی بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان کی فضیلت حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ جس میں ان سے ریاست کا جرم سرزد ہونے پر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی گردن مارنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا حاطب بدری نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اصحاب بدر پر خاص توجہ کے ساتھ فرمایا ہے، اے اہل بدر! تم جو چاہو سو کرو، تمہارے لئے جنت واجب کر دی گئی، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔“

اور ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ چند بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان ایسے وقت میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ مجلس صحابہ کرام سے بھری ہوئی تھی۔ سلام کا جواب دینے کے بعد صحابہ کرام اپنی اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہے اور بدری صحابہ کرام کو کسی نے بیٹھنے کے لئے جگہ نہ دی تو سید عالم ﷺ نے بارِ خاطر ہو کر اپنے نزدیک والے صحابہ کرام کو ہٹا کر بدری صحابہ کرام کو اپنے سے متصل بٹھایا، ہٹانے والے صحابہ کا ہٹایا جانا گراں گزرا تو سید عالم ﷺ نے اُس روز اصحاب بدر کا جو خاص اکرام فرمایا اُس کی پسندیدگی ربِ ذوالجلال نے یوں فرمائی، ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَانْشُرُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ (المجادلة: ۵۸/۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب

کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

اور اصحاب بدر کی فضیلت اس روایت سے بھی عیاں ہوتی ہے جسے حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک خزرجی انصاری بدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ ایک روز حضرت جبریل امین نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کے پاس بدری صحابہ کا کیا مرتبہ ہے تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: وہ سب مسلمانوں میں افضل ترین ہیں۔ تب حضرت جبریل امین نے عرض کہ جو فرشتے غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ بھی تمام فرشتوں میں معزز ترین شمار کئے جاتے ہیں۔

اور اصحاب بدر کی فضیلت ”مسند امام احمد“ کی روایت سے بھی ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہر گز جہنم میں نہیں جائے گا جو بدر یا حدیبیہ میں حاضر ہوا۔

الغرض اصحاب بدر علیہم الرضوان کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک بڑا درجہ و مرتبہ ہے اس لئے ان حضرات مقدسہ کے اسماء سے برکت حاصل کرنا اور ان سے توسل اہل اسلام کا معمول رہا ہے۔ چنانچہ ”سیرت حلبیہ“ میں ہے کہ امام دوانی نے مشائخ حدیث سے سنا ہے کہ اہل بدر کے ذکر کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، یہ مجرب ہے۔

اور علامہ محمد یعقوب حسن ضیاء القادری بدایونی نے لکھا ہے کہ تمام خاندانوں کے مشائخ حلّ مہمات اور دفع مشکلات کے لئے اپنے یہاں کے معمولات میں اسماء گرامی حضرات اہل بدر رضی اللہ عنہم کا وظیفہ اجابت دعا کے لئے خاص خاص اوقات میں اہل حاجت کو تعلیم و تلقین فرماتے ہیں۔ (کوہ غزوہ بدر،

تقریظ، ص ۶۶۲)

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم دار الحدیث والافتاء النور

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۷ رمضان المبارک، ۲ھ کو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن اور مشہور معرکہ ہوا جسے غزوہ بدر کہا جاتا ہے حالانکہ اس موقع پر مسلمانوں کو تعداد کی کمی، بے سر و سامانی اور جنگ کی تیاری نہ ہونے کی مشکلات درپیش تھے لیکن یہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ثابت قدم رہے اور کفار پر غالب آئے۔ غزوہ بدر کو اسلام کی تاریخ میں بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ فضل و شرف کے اعتبار سے سب سے بڑا غزوہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ذلیل و رسوا کر کے اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرمائی اور جو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس غزوے میں شریک تھے انہیں اپنی بارگاہ میں خاص قدر و منزلت سے نوازا۔ یہ ۳۱۳ نفوس قدسیہ تھے جن میں چاروں خلفائے راشدین اور بقیہ عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔ یہ سب کے سب قطعی جنتی ہیں۔ ان کی شان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "كُنْ يَدْخُلُ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحَدِيثِيَّةَ" وہ شخص ہر گز جہنم میں نہ جائے گا جو بدر یا حدیبیہ میں حاضر ہوا۔

غزوہ بدر سے ہمیں مشکل سے مشکل حالات میں دین پر ثابت قدم رہنے، باطل کے آگے نہ جھکنے، اپنی طاقت و قوت کے بجائے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے، اسلام کی خاطر تن من دھن سب کچھ قربان کر دینے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت میں جان تک کی بازی لگا دینے کا درس ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جو مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے اس کے سبب مسلمانوں میں ان سے توشل کا معمول رہا ہے۔

”سیرت حلبیہ“ میں ہے: امام دوانی نے مشائخ حدیث سے سنا ہے کہ اہل بدر کے ذکر کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ مجرب ہے۔^۲

علمائے کرام نے غزوہ بدر کے بیان، اہل بدر کے فضائل و کمالات حتیٰ کہ صرف ان کے اسمائے مبارکہ کو جمع کرنے میں نظم و نثر ہر دو طرح کی کتابیں تصنیف کیں۔ یہاں ان میں سے چند کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے:

☆ تسمیۃ من شہد بدرًا و ذکر الاختلاف فیہم علی الحروف مؤلف: امام ابو بکر محمد بن عبدالمقدسی صالحي (۷۱۲-۷۸۸ھ)۔

☆ الثور المین فی جمع أسماء البدریین مؤلف: علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی (۱۱۰۴-۱۱۷۴ھ)

☆ أسماء الصحابة البدریین علامہ عبد اللطیف بن احمد بقاعی نے سلطنت عثمانیہ کے دور کے وزیر جناب ابو بکر پاشا کے کہنے پر لکھی۔ علامہ طہ ابن مہناجر بنی (۱۱۰۵-۱۱۷۸ھ) نے اس کی شرح تحریر کی۔

☆ رفع القدر فی التوسل بأهل البدر مؤلف: شیخ عبد الرحمن قبانی، شیخ الحدیث اسماعیل ضیائی صاحب کے ترجمہ اور علماء جمیعت اشاعت الہدایت کی تصحیح کے ساتھ یہ کتاب جمیعت اشاعت الہدایت (پاکستان) سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ اور جمیعت اشاعت الہدایت (پاکستان) کی اشاعت کا عکس انڈیا میں بھی شائع ہوا ہے۔

☆ فضائل سادتنا البدریۃ مؤلف: علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی (۱۲۳۲-۱۳۰۴ھ)، یہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے جس کے عربی متن کی دو مخطوط نسخوں سے تحقیق اور تلخیص کی سعادت کاتب الحروف کو حاصل ہوئی۔ فقیر کی نظر میں یہ اس کی پہلی اشاعت ہے۔

حیاتِ مصنف

شیخ الاسلام علامہ احمد بن زینی دحلان مکی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ ۱۲۳۲ھ کو مکہ مکرمہ کے معروف مذہبی و علمی سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب غوثِ اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے ذریعے نواسہ رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہ عَنْہ سے ملتا ہے۔ بچپن سے ہی حُصُولِ عِلْم میں مصروف ہو گئے۔ شیخ محمد سعید مقدسی، شیخ عبد اللہ سراج حنفی، شیخ محمد عثمان دمیاطی اور مفتی مکہ سید محمد کتبی حنفی رَحْمَتُہُمُ اللہ تَعَالٰی وغیرہ اکابرِ علماء و مشائخ سے اکتسابِ علم و فیض کیا اور تاحیات درس و تدریس، تصنیف و تالیف، وعظ و تذکیر اور افتانویسی کے ذریعے تبلیغِ دین میں مصروف رہے۔

آپ ایک بلند پایہ مُفسِّر، مُحَدِّث، مُحَقِّق، مفتی، صوفی، مُؤَرِّخ، فلسفی اور بیشتر علوم و فنون کے ماہر تھے۔ آپ نے ہمیشہ لوگوں کی خیر خواہی، ان کے ایمان و عقیدے کی حفاظت اور اعمال کی اصلاح کو مُقَدِّم رکھا اور اسی کوشش میں زندگی بسر کی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی زیادہ تر تصانیف دقیق علمی اسباحث کے بجائے آسان اور عام فہم اصلاحی مواد پر مشتمل ہے۔ آپ نے بیسیوں کتب یادگار چھوڑی جن میں سے بعض مکہ مکرمہ، مصر، لبنان، ترکی اور پاک و ہند سے شائع ہو چکی ہیں اور متعدد کتابوں کے تراجم فارسی، اردو اور انگلش زبانوں میں بھی چھپ چکے ہیں لیکن افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اکثر کتابیں تاحال شائع نہیں ہو سکی اور جو شائع ہوئی ہیں ان میں بھی زیادہ تر ایسی ہے کہ جدید اسلوب کے مطابق تحقیق کرنے پر خاص توجہ نہیں دی گئی۔

آپ کی چند کتب کے نام درج ذیل ہیں:

☆ السیۃ النبویۃ والآثار المحمدیۃ

☆ فتوحات الاسلامیۃ بعد ماضی فتوحات النبویۃ

☆ تاریخ الدول الإسلامية بالجدول البرضية

☆ الفتح المبين في فضائل خلفاء الراشدين وأهل بيت الطاهرين

☆ كيفية المناظرة مع الشيعة والرد عليهم

☆ الدرر السنية في الرد على الوهابية

☆ حاشية على صفوة الزيد

☆ تقريب الأصول لتسهيل الوصول إلى معرفة الله والرسول

آپ ۷ محرم ۱۳۰۴ھ کو مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور یہیں ۴ صفر ۱۳۰۴ھ کو انتقال فرمایا۔

انتقال سے ایک ہفتہ پہلے فرمایا: میں ۲۰ سال سے دعا کر رہا ہوں کہ اللہ پاک مجھے سرور کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں مدفن نصیب فرمائے بظاہر یہ مشکل تھا لیکن رب

ذوالجلال کا شکر ہے کہ اب میں یہاں ہوں اور یہ سفر آخرت کی ہی گھڑیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ

آپ کی تربت پاک پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

آخر میں تمام قارئین سے التماس ہے کہ اگرچہ غلطیاں دور کرنے کی حتی الوسع بھرپور

کوشش کی ہے تاہم امکان موجود ہے لہذا جو غلطی بھی پائیں ضرور مطلع کیجئے تاکہ آئندہ

ایڈیشن میں اسے دُور کیا جاسکے۔

العارض

محمد خرم شہزاد عطاری

Khurramansari41@gmail.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ اور وجہ تالیف:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے خَلْق کے سردار، شفیع روزِ شمار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ظاہرِ فرما کر عالمِ وجود کو مُتَوَرِّع فرمایا اور آپ کو آسمانِ جہاد میں چودھویں رات کے چاند کی طرح خوب روشن فرمادیا؛ اور ہمیشہ دُرود و سلام ہوں ہمارے آقا، حضرت محمدِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر، آپ کی آل پر، نیک، معزز اور بلند عزم و ہمت والے اصحاب پر —
اما بعد!

حضراتِ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے بعض فضائل و مناقب کے بیان پر مشتمل یہ کلمات حدیث کی کتابوں سے منتخب کئے گئے ہیں؛ اول تو یہ امید ہے کہ اس کے سبب مجھے اور ان سب لوگوں کو ان بزرگوں کی برکتیں نصیب ہوں گی جو اس رسالے کو پڑھیں یا سُنیں، دوسرے اس بات کی خواہش ہے کہ ان کی محبت کے سبب اللہ پاک مجھے دَارُ السَّلَام (یعنی جنت) میں ان کا قُرب نصیب فرمائے۔

ابواب کی تقسیم:

کتاب تین ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے:

(۱)... فضائل اور خصوصیات کا بیان: اس میں صحابہ کرام بِالْخُصُوصِ اہل بدر کے بعض فضائل اور خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

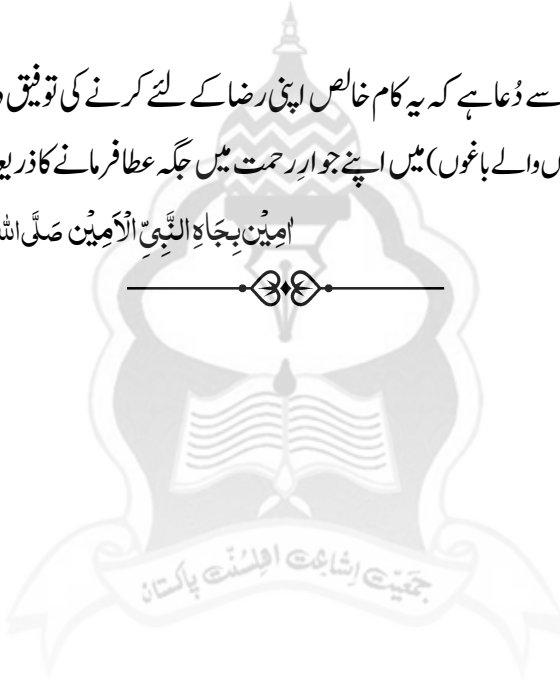
(۲)... غزوہ بدر کا بیان: اس باب میں غزوہ بدر کا واقعہ بیان کرنے کے ساتھ ان صحابہ کرام

عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ كَاذِرُ كَرِيَا گيا ہے جو اس غزوے میں جامِ شہادت نوش فرما گئے۔
 (۳)... اہل بدر کے نام: اس میں (حُرُوفِ تہجی کی ترتیب سے) اہل بدر کے مُبَارَك نام ذکر کئے گئے ہیں۔

خاتمہ: اس میں چند دُعائیں ذکر کی گئی ہیں۔

دُعَا:

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ یہ کام خالص اپنی رضا کے لئے کرنے کی توفیق دے اور جَنَّاتِ النَّعِيمِ (یعنی نعمتوں والے باغوں) میں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمانے کا ذریعہ بنائے۔
 اٰمِيْن بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



فضائل اور خصوصیات کا بیان

صحابہ کرام کے فضائل میں چھ ۶ فرامین مصطفیٰ:

۱. بے شک اللہ نے میرے صحابہ کو سوائے انبیاء و مرسلین کے تمام کائنات پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

۲. اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں نشانہ مت بناؤ، جس نے ان سے محبت کی میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا تو میرے بُغض کی وجہ سے ان سے بُغض رکھا، جس نے انہیں ایذا دی تحقیق اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی تحقیق اس نے اللہ کو ایذا دی اور جو اللہ کو ایذا دے قریب ہے کہ اللہ اس کی پکڑ فرمائے۔

۳. میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو جس نے میرے صحابہ کو بُرا کہا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے نفل قبول فرمائے گانہ فرض۔

۴. اللہ میری اُمت کے جس آدمی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کے دل میں میرے صحابہ کی محبت ڈال دیتا ہے۔

۵. جس نے میرے صحابہ کے متعلق اچھی بات کہی تحقیق وہ نفاق سے برائت پا گیا اور جس نے میرے صحابہ کے متعلق بُری بات کہی وہ میرے طریقے کا مخالف ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔

۶. بے شک اللہ نے مجھے اختیار فرمایا اور میرے لیے میرے اصحاب اور اصہار (یعنی سسرالی رشتے داروں) کو اختیار فرمایا، عنقریب ایک قوم آئے گی جو انہیں بُرا کہے گی اور

ان کی شان گھٹانے کی کوشش کرے گی تو تم ان کے ساتھ مت بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ کھانا پینا اور نہ ان میں نکاح کرنا۔

یہ گنتی کے چند فضائل بیان کئے گئے ورنہ ان کی فضیلت پر دلالت کرنے والی آیات واحادیث بے شمار ہیں۔

اصحاب بدر کے فضائل:

اصحاب بدر جنہیں دوسرے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ پر فضیلت حاصل ہے، خاص ان کے حق میں وارد احادیث بھی بہت زیادہ ہیں مثلاً یہ کہ سید عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے بارے میں خبر دی ہے کہ اللہ نے ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے ہیں نیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں جنت کی بشارت دی ہے، انہیں میں سے آپ کا یہ ارشاد گرامی بھی ہے جو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حق میں حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا کہ ”اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَطْلَعَكَ عَلَى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اَعْمَلُوا مَا سِئَلْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ“ یعنی، یہ بدر میں شریک ہوئے ہیں، تمہیں کیا خبر! اللہ نے بدر والوں پر توجہ فرمائی ہے، پس فرمایا کہ جو چاہو کرو تمہارے لئے جنت واجب ہو چکی۔ یہ سن کر حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

تمام اگلے پچھلے گناہ بخشے جانے کا مطلب:

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اہل بدر کو گناہ کرنا جائز ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ جب ان حضرات نے اللہ کی راہ میں اور اس کے دین کی مدد کی خاطر اپنی جانیں لڑادیں تو اس سے انہیں یہ مقام حاصل ہوا کہ ان کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور آئندہ کے لئے بھی اس بات کا اے حق دار قرار پائے کہ اگر بالفرض کوئی گناہ سرزد ہو تو اس کی بخشش ہو جائے۔ یاد رہے! اس سے یہ

لازم نہیں آتا کہ بعد میں ان سے گناہ سرزد ہوئے ہیں؛ اور اگر ہوئے بھی ہوں تو بلاشبہ بخشے جا چکے ہیں۔ (سُبْحَنَ اللہ!) پیارے آقا، سیدِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن کے بارے میں بھی ایسی کوئی خبر دی (یعنی جنتی ہونے کی) تو ان کے متعلق اللہ پاک نے اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت ظاہر فرمادی کیونکہ یہ بشارت پانے کے بعد وہ صحابی دنیا سے تشریف لے جانے تک ہمیشہ جنتیوں کے عمل پر ثابت قدم رہے۔

غزوہ بدر میں شریک ہونے والے ملائکہ کی افضلیت:

حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ حضرات اپنے میں بدروالوں کو کیسا شمار کرتے ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں میں افضل، یا اسی طرح کی اور بات کہی۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یوں ہی فرشتوں میں وہ فرشتے جو بدر میں حاضر ہوئے۔

یعنی ہم انہیں فرشتوں میں افضل شمار کرتے ہیں۔

اہل بدر کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعا کی قبولیت:

بعض حضرات صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے ذکر فرمایا ہے کہ بہت سے اولیا کو ولایت کا رتبہ اہل بدر کے نام پڑھنے کی برکت سے عطا ہوا اور بہت بیماروں نے بیماری سے شفا پانے کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں ان کے ناموں کو وسیلہ بنایا تو اللہ نے انہیں عافیت عطا فرمائی۔ ایک عارف کا فرمان ہے کہ میں نے جس بیمار کے بھی سر پر ہاتھ رکھ کے خُلوص نیت کے ساتھ اہل بدر کے نام پڑھے اللہ پاک نے اسے عافیت اور شفا سے نوازا اور اگر کسی کی موت کا وقت آچکا ہو تا تو اللہ پاک نے اس پر نزع کی سختیوں میں تخفیف فرمائی۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں نے اہل بدر کے نام پڑھنے اور لکھنے کا تجربہ کیا تو جلد مراد کے حصول کے لیے

ان کے ناموں کو وسیلہ بنانے سے بہتر کوئی چیز نہ دیکھی۔

حضرت جعفر بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد صاحب نے رَسُول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت رکھنے کی وصیت کی اور فرمایا: بیٹا! ان کے ذکر کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے، جب بندہ ان کا ذکر کرتا ہے، یا فرمایا: جب بندہ ان کے ناموں کے وسیلے سے دُعا مانگتا ہے تو اللہ کی رحمت، برکت، بخشش، رِضا اور رضوان بندے کو گھیر لیتی ہیں۔ جو ہر روز ان کے نام ذکر کرے اور ان کے وسیلے سے اللہ پاک سے کوئی حاجت مانگے تو اس کی وہ حاجت پوری کر دی جائے گی۔

اہل بدر کے نام پڑھنے کا ایک ادب:

جو شخص ان کے نام پڑھے اسے چاہئے کہ ہر نام کے ساتھ اس کے مُناسِب دُعا کی کلمات بھی کہتا جائے، مثلاً جب کہا: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللہ تو صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہے، جب کہا: ابو بکر صَدِیقُ اللہ عَلَیْہِ کہے، جب کہا: عمر بن خطاب تب بھی رَضِیَ اللہ عَنْہُ کہے، اسی طرح آخر تک ہر صحابی کا نام لینے کے ساتھ رَضِیَ اللہ عَنْہُ بھی کہتا جائے، یہ طریقہ قبولیت کے لیے زیادہ کارگر ہے۔ اگر نظم کی صورت میں ان کے نام پڑھے تو آخر میں سب کی جانب سے رَضِیَ اللہ عَنْہُ پڑھے۔

ڈاکوؤں کے سردار کی توبہ (حکایت):

حضرت زید بن عقیل رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرزمین مغرب کی طرف جانے والا ایک راستہ خطرناک درندوں کی وجہ سے اور دوسرا چوروں کے باعث بند ہو گیا تھا۔ میں نے جس کو بھی ان میں سے کسی راستے پر جاتے دیکھا بالآخر وہ ہلاکت سے دوچار ہوا، اگرچہ بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے ہو کر گئے ہوتے۔ ان راستوں میں بہت سی جانیں اور مال ضائع ہو چکے تھے۔ اگر ان راستوں سے گزر کر کوئی شخص ہمارے پاس آتا تو ہم اسے بہت عجیب جانتے

تھے۔ انہیں دنوں کی بات ہے، ہم ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ انہیں راستوں میں سے کسی سے ہمارے پاس ایک آدمی آیا، اس کے ساتھ بہت سامان تجارت تھا اور سوائے ایک غلام کے کوئی اس کے ہم راہ نہ تھا۔ وہ زیر لب گویا کچھ نام پڑھتا جا رہا تھا۔ میرے والد صاحب (نے جب انہیں دیکھا تو) یہ کہتے ہوئے جلدی سے ان کی جانب بڑھے کہ بلاشبہ یہ کوئی بڑا معاملہ ہے۔ ہم نے (ایک بار پھر) اس کے عقب میں نظر دوڑائی لیکن سوائے اسی ایک غلام کے اور کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ میرے والد صاحب نے اس سے کہا: سُبْحَنَ اللہ! تنہا ہونے کے باوجود آپ اپنا مال تجارت کیسے بہ حفاظت لے آئے ہیں حالانکہ یہ راستہ عرصہ دراز سے چوروں اور خونخوار درندوں کی وجہ سے بند پڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیا یہ کافی نہیں کہ میں اس راستے پر اس مبارک لشکر کے ساتھ چلا تھا جنہیں لے کر جناب رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے دشمن کی جانب روانہ ہوئے اور جنگ لڑی اور اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد فرمائی! میرے والد صاحب نے پوچھا: رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ میں سے آپ نے کون سا لشکر پایا؟ کہا: اصحابِ بدر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کو، اور انہیں کے ساتھ میں اس پُر خطر راستے سے گزرا ہوں لہذا مجھے کسی چور اور درندے کا خوف لاحق نہیں ہوا۔ میرے والد صاحب نے کہا: میں آپ کو اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اپنا پورا واقعہ کھول کر بیان کیجئے۔ کہنے لگے: تو سنو! میں ڈاکوؤں کا سردار تھا، ہمارا کام مسافروں کو لوٹنا تھا، جو قافلہ بھی ہمارے پاس سے گزرتا اسے لوٹ لیتے، جو تجارتی قافلہ جا رہا ہوتا اس سے مال تجارت چھین لیتے۔ ایک رات کا واقعہ ہے، ہمارے جاسوسوں نے آکر خبر دی کہ فلاں تاجر بہت سا مال و اسباب لئے تجارت کے لئے جا رہا ہے اور اس کے ساتھ صرف پندرہ آدمی ہیں۔ یہ سنتے ہی ہم نے جا کر ان پر حملہ کر دیا اور تاجر کے دس ہم راہیوں کو مار ڈالا، تو

وہ تاجر ہماری طرف مُتَوَجِّہ ہو اور کہا: تمہیں کیا چاہئے اور کیا ارادہ ہے تمہارا؟ ہم نے کہا: ہمیں صرف مال سے غرض ہے، اگر تم از خود یہ سب کچھ ہمارے سپرد کر دو تو اپنی اور باقی ماندہ لوگوں کی جان بچا سکتے ہو ورنہ تم سب کے ساتھ بھی وہی ہو گا جو تمہارے دوسرے دوستوں کے ساتھ ہوا ہے۔ تاجر نے کہا: تم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ میرے ساتھ اہل بدر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں؟ میں نے کہا: میں نہ بدر کو جانتا ہوں اور نہ اہل بدر کو۔ میرا یہ جواب سن کر اس نے اللہ اکبر کہا پھر کچھ نام پڑھنے شروع کئے جو میں نہیں جانتا تھا، اس سے ہم پر رُغْب طاری ہو گیا اور ہمارے قدم اکھڑ گئے۔ تیز آندھی نے ہمیں گھیر لیا اور ہم نے ہتھیاروں کی گرج، نیزے ٹکرانے اور مختلف طرح کی آوازیں سُنی۔ ہم نے سنا، کوئی کہنے والا کہتا ہے: اہل بدر نے صبر جمیل کے ساتھ دشمن کا سامنا کیا۔ میں نے شاہین صفت کچھ آدمیوں کو گھوڑوں پر سوار آتے دیکھا جو تیز رفتاری میں ہو اور بھی سبقت لے گئے تھے۔ انہوں نے ہمیں گھیر لیا، یہ دیکھ کر میں جلدی سے اس تاجر کی طرف بڑھا اور کہا: میں اللہ پاک کی اور پھر آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ تاجر نے کہا: ان بُرے کاموں سے توبہ کرو تو میں نے اس کے ہاتھ پر توبہ کر لی۔ اس واقعے میں میرے بھی اتنے ہی ساتھی قتل ہوئے جتنے اس تاجر کے ہوئے تھے۔ جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو تاجر سے ان ناموں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے اہل بدر کے مُبَارَک نام سکھا دیئے۔ جب سے میں نے انہیں سیکھا ہے بحر و بر میں کبھی کسی آدمی کو بطور مُحَافِظ ساتھ رکھنے کی حاجت نہیں پڑی، اب بھی میں انہیں کی برکت سے راستہ طے کر کے صحیح سلامت یہاں تک پہنچا ہوں جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ راستے میں جس چور یا درندے نے بھی مجھے دیکھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میرے راستے سے دُور ہو گیا، یہ سبب ہے میرے تنہا سفر کرنے کا...!!

چوروں سے گھر کی حفاظت (حکایت):

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جب وہ حج کے ارادے سے بیٹ اللہ شریف کی طرف روانہ ہونے لگے تو انہوں نے ایک کاغذ پر اہل بدر کے مبارک نام تحریر کر کے اسے دروازے کے اوپر کی چوکھٹ میں رکھ دیا۔ یہ مال دار آدمی تھے۔ ان کے جانے کے بعد چور چوری کی غرض سے ان کے گھر کی طرف آئے، جب وہ چھت پر چڑھے تو (گھر کے اندر سے) باتیں کرنے کی آواز اور ہتھیاروں کی جھنجھناہٹ ان کے کانوں میں پڑی چنانچہ وہ واپس چلے گئے، پھر دوسری رات آئے تب بھی اسی طرح کی آوازیں سنائی دیں، اس کے بعد ایک بار پھر آئے اور وہی آوازیں سنائی دیں، اب وہ گھر میں داخل ہونے سے باز آ گئے۔ جب وہ بزرگ حج سے واپس آئے تو چوروں کا سردار ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں آپ کو اللہ پاک کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، مجھے بتائیے کہ آپ گھر میں حفاظت کے کیا انتظامات کر کے گئے تھے؟ فرمایا: میں نے صرف اتنا کیا کہ ایک کاغذ پر اللہ پاک کا یہ فرمانِ عظیم لکھا:

وَلَا يَتُودُّكَ حَفْظُهُمَا ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿۵۵﴾

[پ ۳، البقرة: ۲۵۵]

اور تمام اہل بدر کے مبارک نام تحریر کیے، یہی وہ چیز تھی جسے میں نے گھر میں رکھا تھا۔ یہ سن کر چوروں کے سردار نے کہا: مجھے یہ کافی ہے۔

جہاز ڈوبنے سے محفوظ (حکایت):

اہل مغرب میں سے ایک نیک آدمی کا بیان ہے، فرماتے ہیں کہ سَبْتِہ جو مغرب میں واقع ایک گاؤں کا نام ہے، میں اس گاؤں جانے کے لئے گھر سے نکلا اور ایک بڑے بحری جہاز میں سوار ہوا جس میں اور بھی بہت لوگ تھے۔ دورانِ سفر سمندر میں تلاطم پیدا ہوا، ہوائیں

بہت تیز چلنے لگیں اور پانی کی لہریں بہت بڑی ہو گئیں حتیٰ کہ ہم ڈوبنے کے قریب پہنچ گئے۔ اسی دوران جبکہ ہم روتے گڑ گڑاتے بارگاہِ الہی میں دُعائیں کر رہے تھے، میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا کہ جہاز میں ایک مَجْذُوب بھی ہیں، کیا آپ ان کے پاس جا کر ہمارے لیے دُعا کا سوال کر سکتے ہیں؟ میں ان کے پاس گیا، وہ سوئے ہوئے تھے، اس پر میں نے دل میں کہا: کیا انہوں نے مجھے اِس کے پاس بھیجا ہے...؟ اگر اس مسکین بندے کو کچھ بھی ہوش ہوتا تو ہمیں اس حالت میں دیکھ کر سویانہ ہوتا...!! پھر میں نے انہیں پاؤں سے ہلایا۔ وہ گھبرا کر یہ پڑھتے ہوئے بیدار ہوئے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْبِهْ شَیْءٌ عَنِ الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّبِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنی اللہ کے نام سے، جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتا جانتا ہے۔

پھر میں نے ان سے کہا: اے اللہ کے بندے! دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے ہیں...! وہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، میں نے پھر یہی بات کہی تو انہوں نے ایک کاغذ میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا: یہ کاغذ لو اور اسے جہاز کے اگلے حصے میں باندھ دو اور اس کے ساتھ اس جانب اشارہ کرو جدھر سے آندھی آرہی ہے۔ میں نے اسے لیا اور کہنے کے مطابق سب کچھ کیا۔ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے میری آنکھوں سے غیب کے پردے اٹھا دیئے اور میں نے کچھ آدمی دیکھے جو جہاز کا کونا پکڑے اسے سمندر سے خشکی کی جانب لے جاتے ہیں پھر اسے خشکی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ اس رات بہت جہاز تباہ ہوئے تھے۔ جب صبح ہوئی، ہوا خوش گوار ہو گئی تو ہم نے جہاز کو ریت سے نکالا اور منزل کی جانب روانہ ہوئے۔ اس کاغذ پر اہل بدر رَضَوْنَ اللّٰہَ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نام لکھے ہوئے تھے، ہم یہ مُبَارَک نام پڑھتے رہے حتیٰ کہ بہ حفاظت منزل پر پہنچ گئے۔

وزیر کے بیٹے سے قصاص (حکایت):

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرا ایک بیٹا تھا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا تھا، وہ دیانت دار اور پاک باز شخصیت کا مالک تھا، اسے وزیر کے بیٹے نے ظلماً قتل کر دیا، میں نے اس کے قصاص کا مطالبہ کیا لیکن اس معاملے میں کسی نے میری مدد نہیں کی، پھر میں صبح وشام اہل بدر کے وسیلے سے دُعا کرنے لگا اور اہل بدر سے فریاد رسی چاہتا۔ ایک رات کا واقعہ ہے، میں سویا ہوا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خوش شکل و خوش حال آدمی کہہ رہا ہے: اے اہل بدر! تشریف لائیے، پھر یہ حضرات آگے پیچھے چلتے ہوئے تشریف لائے۔ انہیں دیکھ کر میں نے اپنے دل میں کہا: سُبْحَنَ اللہ! یہ اہل بدر ہیں، جن کی بارگاہ میں اپنے بیٹے کے قصاص کے حوالے سے میں فریاد کیا کرتا ہوں، بخدا! میں ان کے پیچھے ضرور جاؤں گا چنانچہ میں ان کے پیچھے چل پڑا، ایک بلند مقام پر پہنچ کر وہ سب حضرات نور کی کرسیوں پر تشریف فرما ہو گئے اور لوگ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی حالتوں کی شکایت کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنے دل میں کہا: مجھے کیا ہوا، میں کیوں اپنے بیٹے کے قتل کی شکایت نہیں کر رہا؟ فرماتے ہیں: یہ سوچ کر میں آگے بڑھا اور اپنا واقعہ بیان کیا، یہ بھی بتایا کہ قصاص لینے میں کسی نے میری مدد نہیں کی تو ایک صاحب نے لَحْوَلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھ کر فرمایا: کون اس بندہٗ مسکین کے ملزم کو لے کر آئے گا؟ یہ سن کر ایک صاحب گئے اور مجرم کو ساتھ لے کر لمحہ بھر کی مدت میں واپس آ گئے۔ تو انہوں نے ملزم سے پوچھا: کیا تم نے ہی اس آدمی کے بیٹے کو قتل کیا ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا، دریافت فرمایا: کیا سبب تھا جو تمہیں اس کو قتل کرنا پڑا؟ بولا: یونہی، ظلم و زیادتی کرتے ہوئے میں نے اسے مار ڈالا۔ یہ سن کر انہوں نے اسے زمین پر بیٹھنے کا حکم دیا، وہ بیٹھ گیا پھر انہوں نے مجھے ایک خنجر دیتے ہوئے فرمایا: لو! یہ ہے تمہارا مجرم، اسے قتل کر

ڈالو جیسے اس نے تمہارے بیٹے کو قتل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے خنجر لیا اور اسے ذبح کر ڈالا، دن چڑھے جب میری آنکھ کھلی تو میرے کانوں میں شور و غوغا کی آواز پڑی اور میں نے لوگوں کو یہ کہتے سنا کہ وزیر کے بیٹے کو کسی نامعلوم شخص نے بستر پر ذبح کر دیا ہے۔

قید سے رہائی (حکایت):

ایک بزرگ کا بیان ہے: میرے چچا زاد بھائی کو کفار کے علاقے میں گرفتار کر لیا گیا، انہوں نے اس کے فدیے میں بہت زیادہ مال طلب کیا جسے ادا کرنا طاقت سے باہر تھا تو میں نے ایک کاغذ پر اہل بدر کے مبارک نام تحریر کر کے وہ کاغذ اس کے پاس بھیج دیا اور اسے یہ نام یاد کرنے اور انہیں وسیلہ بنانے کی تاکید کی۔ اس کی برکت سے بغیر فدیے کے ہی اسے کفار کی قید سے رہائی عطا ہوئی۔ جب وہ ہمارے پاس پہنچا تو میں نے اس سے اس بارے میں پوچھا، اس نے کہا: جب اہل بدر کے مبارک نام میرے پاس پہنچے تو میں نے وہی کیا جو آپ نے فرمایا تھا، پھر ہوا یوں کہ وہ لوگ مجھے منحوس سمجھ کر بیچنا شروع ہو گئے، جس نے بھی مجھے خرید ا مصیبت میں مبتلا ہو گیا، یوں میری قیمت گھٹنے لگی یہاں تک کہ سات دینار کے بدلے مجھے بیچ دیا گیا۔ ابھی تین دن ہی گزر پائے تھے کہ جس نے مجھے خریدا تھا ایک بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گیا اس پر وہ مجھے اذیتیں دینے لگا اور کہتا: تُو جادو گر ہے، میں تجھے نہیں بیچوں گا بلکہ صلیب پر بھیٹ چڑھا کر خداوند کا قُرب حاصل کروں گا۔ تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ ایک چوپائے نے اسے لات ماری جس سے اس کے چہرے کی ہڈی ٹوٹ پھوٹ گئی اور وہ اسی وقت ہلاک ہو گیا۔ پھر اس کا بیٹا مجھے طرح طرح سے اذیتیں دینا شروع ہو گیا، چونکہ میری خبر لوگوں میں مشہور ہو چکی تھی لہذا انہوں نے اس کے بیٹے سے کہا کہ اس قیدی کو ہمارے علاقے سے باہر نکال دو لیکن اس نے انکار کیا اور اس پر برقرار رہا کہ مجھے اذیتیں دے دے کر قتل کرے گا، ابھی

تین دن نہیں گزرے تھے کہ بادشاہ کی کشتی ڈوبنے کی خبر آئی جس میں بادشاہ کا بیٹا اور کثیر مال و اسباب موجود تھا۔ جب یہ خبر رومیوں میں عام ہوئی تو وہ بادشاہ کے پاس گئے اور اسے میرے بارے میں بتاتے ہوئے کہا: جب سے یہ مسلمان قید ہو کر ہماری سرزمین میں آیا ہے ہمیں مسلسل ہلاکت و بربادی کا سامنا ہے، بلاشبہ یہ انبیاء کی اولاد سے ہے لہذا اے بادشاہ! اسے اس کے گھر بھیج دیجئے۔ اس طرح بادشاہ نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھے سودینار دے کر تیار کر کے میرے علاقے میں بھیج دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ میرے قید سے رہا ہونے کا سبب تھا۔

اہل بدر کے فضائل و مناقب بہت زیادہ اور مشہور ہیں، اللہ پاک ہمیں ان کی محبت سے نفع عطا فرمائے اور میدانِ حشر میں سیدنا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جھنڈے تلے ان کے ساتھ جمع ہونے کا شرف بخشے۔



غزوہ بدر کا بیان

بدر کس جگہ کا نام ہے؟:

بَدْر ایک مشہور جگہ ہے جو مدینہ منورہ سے چار منزل کے فاصلے پر واقع ہے۔ بدر نام کے ایک آدمی کی طرف نسبت ہونے کی وجہ سے اس جگہ کو بھی **بَدْر** کہا جاتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ ”بدر“ اس مقام پر واقع ایک کنویں کا نام تھا جس کے گول اور صاف شفاف ہونے کی وجہ سے اس میں ”بدر“ یعنی چودھویں رات کا چاند نظر آتا تھا، اس لیے اس مقام کو بھی اس کی طرف نسبت کر کے **بَدْر** کہا جانے لگا۔

بدر کی طرف روانگی اور اصحاب بدر کی تعداد:

ہجرت کے دوسرے سال، ۱۲ یا ۸ رمضان المبارک کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ بدر کی جانب روانہ ہوئے۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ ۳۱۳ اصحاب تھے، چنانچہ روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی گنتی کرنے کا حکم فرمایا جب بتایا گیا کہ یہ ۳۱۳ ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: یہی تعداد اصحابِ طلوت کی تھی۔

غزوہ بدر میں مسلمانوں کی مشکلات:

اس میں مسلمانوں کو تعداد کی کمی اور جنگی تیاری نہ ہونے کے مسائل درپیش تھے۔

اُمیہ بن خلف کا گھر رہنے کا فیصلہ:

غزوہ بدر کے موقع پر اُمیہ بن خلف نے گھر رہنے کا فیصلہ کیا اس کا سبب یہ بنا کہ ایک

بار حضرت سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْتُ اللهِ شَرِيف کا طواف کر رہے تھے تو دشمن خدا ابو جہل آکر کہنے لگا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان کے ساتھ طواف کر رہے ہو حالانکہ تم نے دین سے پھرنے والوں کو اپنے پاس پناہ دے رکھی ہے (اور یہ اُس نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے لئے کہا)!! یہ سن کر حضرت سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اس سے زیادہ بلند آواز کے ساتھ جواب دیا: اللہ کی قسم! اگر تو مجھے طوافِ کعبہ سے روکے گا تو میں تیرا مدینہ کی طرف (سے شام جانے) کا راستہ بند کر دوں گا جو تم لوگوں پر اس سے زیادہ گراں گزرے گا۔ اس پر اُمَیَّہ نے حضرت سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے کہا کہ ابو حَکَم پر اپنی آواز بلند نہ کر جو اس وادی والوں کا سردار ہے۔ حضرت سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے جواب دیا: اے اُمَیَّہ، اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اور حُضُور کے اصحاب) ہی تجھے قتل کریں گے۔ اس سے اُمَیَّہ بہت زیادہ گھبرا گیا اور کہنے لگا: قسم بخدا! مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کبھی جھوٹی خبر نہیں دی لہذا میں کبھی مکہ سے باہر نہیں جاؤں گا۔

کفار کا اُمَیَّہ کو ساتھ چلنے پر آمادہ کرنا:

جب اس نے پیچھے رہنے کا ارادہ کیا تو ابو جہل اس کے پاس آیا اور کہا: ابو صفوان! تم پیچھے رہنے لگے ہو، تم تو وادی والوں کے سردار ہو!! (اگر تم پیچھے رہے) تو تمہارے ساتھ اور لوگ بھی رہ جائیں گے۔ عقیبہ بن ابو مَعِیْط اپنی قوم کے ساتھ انگلیٹھی لے کر آیا اور اسے شرمندہ کرتے ہوئے کہا: دھونی لو کہ تم بھی عورت ہو۔ اس طرح وہ مسلسل اِضْرار کرتے رہے حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی سے سامان تیار کرنے کا کہا اور ایک عمدہ اونٹ خرید کر سفر پر روانہ ہوا۔

کفارِ مکہ کی تعداد اور جنگی ساز و سامان:

تقریباً ایک ہزار جنگجو لوگ مکہ سے روانہ ہوئے، ان کی حالت یہ تھی جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے:

بَطَرًا وَ رِقَاءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ
اللَّهِ (پ ۱۰، الانفال: ۴۷)

ترجمہ کنز الایمان: اتراتے اور لوگوں کے دکھانے
کو اور اللہ کی راہ سے روکتے۔

ان کے پاس ۲۰۰ گھوڑے، ۶۰۰ زِرّہیں اور ساتھ گانے بجانے والی لونڈیاں تھیں۔

لشکرِ اسلام سے کم عمر افراد کی واپسی:

۱۲ یا ۱۳ رمضان المبارک کو جب سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روانگی کا ارادہ فرمایا تو جسے کم عمر دیکھا اسے واپس بھیج دیا جیسے حضرت عَبْدُ اللہ بن عمر اور حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا ہیں۔ حضرت عمیر بن ابی وقاص رَضِیَ اللہ عَنْہُ کو بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے واپس جانے کا فرمایا لیکن وہ رونے لگے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت دے دی، انہوں نے غزوہ بدر میں ہی جامِ شہادت نوش فرمایا، اس وقت ان کی عمر ۱۶ سال تھی۔

لشکرِ اسلام کے پاس جنگی ساز و سامان:

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے دو سیاہ جھنڈے تھے، ایک ان میں سے حضرت علی بن ابوطالب رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے پاس تھا جسے **عُقاب** کہا جاتا ہے۔ اس وقت حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر ۲۰ سال تھی۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ شریف میں حضرت ابنِ اُمّ مکتوم رَضِیَ اللہ عَنْہُ کو نماز پڑھانے کے لئے خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زرہ **ذَاتُ الْفُضُولِ** زیب تن فرمائی ہوئی تھی اور **عُضْبِ** نامی تلوار

لڑکائی ہوئی تھی۔ لشکر کے پاس ۷۰ اونٹ تھے جن پر وہ باری باری سوار ہوتے تھے اور صرف دو گھوڑے تھے، ایک حضرت مقداد بن اسود کا اور دوسرا حضرت زبیر بن عوام کا۔ لوگوں نے ایک یا دو دن بعد روزہ افطار کیا تھا۔

مسلمانوں کا جذبہ:

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے مشورہ فرمایا تو بعض نے اس طرح عرض کیا: ہم آپ سے وہ نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا تھا کہ

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ﴿۶۷﴾ (پ ۶، المائدہ: ۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: تو آپ جائیے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

بلکہ آپ اور آپ کا رب ان کافروں سے لڑیئے ہم بھی آپ کے ساتھ ان سے لڑیں گے، اللہ کی قسم! ہم آپ کے آگے پیچھے، دائیں بائیں ان سے لڑیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی طرف سے برکت کی امید پر چلو، تمہیں بشارت ہو کہ بلاشبہ اللہ نے مجھ سے ان دونوں گروہوں یعنی قریش کے قافلے یا قریش کے لشکر میں سے کسی ایک پر غالب کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اللہ کی قسم! گویا میں ان کے ہلاک ہونے کی جگہیں دیکھ رہا ہوں۔

جنگ سے پہلے پُر سکون نیند:

یہ جمعۃ المبارک کی رات تھی، اس رات مسلمانوں پر پُر سکون نیند اتاری گئی اور بارش بھی برسی جس سے انہوں نے جنابت دُور کی اور زمین کی ریت جم گئی، رات بھر رسول اللہ ﷺ ایک دَرخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ صبح طلوع کر آئی۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم ایک سائبان بنا

دیں جس میں آپ تشریف فرما رہیں!! (چنانچہ سائبان بنایا گیا) تو صَرَف آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس سائبان میں تھے اور حضرت سعد بن مُعَاذِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ گلے میں تلوار لٹکائے دروازے پر تھے۔

کفار کے قتل ہو کر گرنے کی جگہ کی نشاندہی:

(جنگ شروع ہونے سے پہلے) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میدانِ جنگ میں تشریف لے گئے اور اپنے دستِ مبارک سے اشارہ کرنا شروع فرمایا کہ اِنْ شَاءَ اللہ! یہ فلاں کے قتل ہو کر گرنے کی جگہ ہے، یہ فلاں کے قتل ہو کر گرنے کی جگہ ہے۔ کسی نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اشارہ کی گئی جگہ سے متجاوز نہ کیا۔

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا:

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس طرح دُعا فرمائی: اے اللہ! یہ قریش کا گروہ ہے جو فخر و تکبر کے ساتھ (مقابلے کے لیے) آئے ہیں، یہ تجھ سے جھگڑتے اور تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں، اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔

کفار پر رعب طاری:

(جنگ شروع ہونے سے پہلے) کفار نے عُمَیْدِ بَنِ وَهْب جُمُحِی (جنہوں نے کچھ عرصے بعد اسلام قبول کر لیا تھا) کو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تعداد کا اندازہ کرنے کے لئے بھیجا، انہوں نے واپس جا کر کہا: اللہ کی قسم! میرے خیال میں ان میں سے ہر شخص جب تک تم میں سے کسی کو قتل نہیں کر دیتا تب تک قتل نہ ہو گا، چنانچہ جب وہ اپنی تعداد کے برابر تمہارے آدمیوں کو قتل کر دیں گے تو اس کے بعد زندگی میں کیا لطف رہے گا؟

پھر قریش نے ابو سلمہ جُشِی کو بھیجا تو اس نے آکر کہا: اللہ کی قسم! میں نے کوئی بڑی

تعداد، بہت زیادہ ہتھیار اور شہسواروں کی جماعت تو نہیں البتہ ایسی قوم دیکھی ہے جنہوں نے اپنے گھروالوں کی طرف لوٹنے سے انکار کر دیا ہے، وہ کنکریوں کی مانند نیلی آنکھوں والے سر پر کفن باندھے مرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔

اس طرح اللہ پاک نے ان کے دلوں میں رُغب ڈال دیا حتیٰ کہ عتبہ بن ربیعہ کہنے لگا: اے گروہ قریش! بلاشبہ اگر تم نے انہیں قتل کر بھی دیا تو (نتیجہ یہ ہو گا کہ) آدمی ہمیشہ اپنے بھتیجے یا خاندان کے کسی شخص کے قاتل کی شکل دیکھتا رہے گا جس کو دیکھنا وہ ناپسند کرتا ہو گا لہذا لوٹ چلو لیکن اللہ ضرور پورا فرمائے گا جو کام ہونے والا ہے، یہ سن کر لوگ تیار ہو گئے جبکہ ابو جہل نے انکار کر دیا۔

غزوہ بدر میں سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خطبہ:

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صفیں سیدھی فرمائیں اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اما بعد! میں تمہیں اسی عمل کی ترغیب دلاتا ہوں جس کی ترغیب اللہ نے دی، اس سے منع کرتا ہوں جس سے اللہ نے منع فرمایا، بے شک اللہ بہت بڑی شان والا ہے، حق بات کا حکم دیتا اور سچ کو پسند فرماتا ہے اور جو بھلائی کے حق دار ہیں انہیں اپنے نزدیک ان کے مرتبوں کے اعتبار سے بھلائی عطا فرماتا ہے۔ (لوگو!) تم حق کی منزلوں میں سے ایک منزل پر کھڑے ہو، اس مقام پر اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول فرمائے گا جو صرف اس کی رضا کے لئے ہو۔ بے شک مصیبت کے وقت صبر ایسی چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ رنج و غم دور کرتا ہے اور اسی کے ذریعے تم آخرت میں نجات پاؤ گے۔ آج تم حیا کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنی ناراضی والا عمل ہو تا دیکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ تَلَّی اللہُ اَکْبَرُ مِنْ مَّقْتِلَکُمْ اَنْفُسَکُمْ | ترجمہ کنزالایمان: ضرور تم سے اللہ کی بیزاری اس

اس نے تمہیں جس بات کا حکم دیا ہے اس کو دیکھو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، اس سے تمہارا پروردگار تم سے راضی ہو گا اور تم اس کی رحمت اور مغفرت کے حق دار ہو جاؤ گے جس کا اس نے تم سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے، اس کا فرمان حق ہے اور اس کا عذاب سخت ہے، میں اور تم اللہ حی و قیوم سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی کی پناہ لیتے ہیں اور اسی کے کرم کو ہم نے تھام رکھا ہے، ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

سب سے پہلے شہید:

سید عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہ نفسِ جنگ میں شرکت فرمائی اور مسلمانوں کو اس کی رغبت دیتے ہوئے فرمایا: بڑھو! جنت کی طرف جس کی چوڑائی میں سب آسمان وزمین سما جائیں۔ اس وقت حضرت عبید بن جُہام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہاتھ میں کچھ کھجوریں لیے تناول فرما رہے تھے، جب انہوں نے سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مبارک فرمان سنا تو عرض گزار ہوئے: واہ واہ، یا رسول اللہ! اس کی چوڑائی میں آسمان وزمین سما سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ کہنے لگے: پھر میرے اور جنت کے درمیان فاصلہ ہی کیا رہ گیا ہے، صرف اتنا کہ یہ لوگ مجھے شہید کر دیں، اگر میں یہ کھجوریں کھانے تک بھی زندہ رہوں تو یہ بڑی طویل زندگی ہے۔ پھر انہوں نے کھجوریں پھینکیں اور تلوار تھام کر لڑنا شروع کر دیا حتیٰ کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے شہید آپ ہی ہیں۔

آنکھوں میں سنگریزے پڑنا (معجزہ):

جب جنگ خوب بھڑک اُٹھی تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مٹھی

کنکریاں لے کر کفار کی طرف پھینکی اور فرمایا: چہرے خراب ہوئے، اے اللہ! ان کے دلوں میں رُغَب ڈال دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ تمام کفار کی آنکھوں میں یہ مٹھی بھر سنگریزے پڑے جس سے ان کے قدم اکھڑ گئے۔ اس وقت رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے:

ترجمہ کنزالایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے۔	سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ (پ ۲۷، القمر: ۴۵)
--	---

ٹہنی تلوار بن گئی (معجزہ):

دورانِ جنگ (جب حضرت عکاشہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی تلوار ٹوٹ گئی) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھجور کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا: عکاشہ! اس کے ساتھ لڑو۔ حضرت عکاشہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ نے اسے پکڑ کر ہلایا تو وہ ٹہنی ایک عمدہ قسم کی تلوار میں تبدیل ہو گئی۔

کٹا ہوا بازو جڑ گیا (معجزہ):

حضرت حُجیب بن عَدی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کے تلوار لگی اور بازو ٹٹک گیا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لُعب مبارک لگا کر بازو واپس اس کی جگہ رکھا تو وہ جڑ گیا۔

آنکھیں درست ہو گئی (معجزہ):

حضرت قتادہ اور حضرت رفاعہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُمَا کی آنکھیں بہہ گئی تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں واپس لوٹا دیا۔

اُمیہ بن خَلَف کی ہلاکت:

کفار میں سے جو لوگ قتل ہوئے ان میں دشمن خدا اُمیہ بن خَلَف بھی تھا، یہ جنگ میں آنے سے خوف زدہ تھا۔ حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مکہ میں اُمیہ

بن خَلَف میرا دوست تھا، میرا نام عَبْدُ عَمْرُو تھا، قبولِ اسلام کے بعد عَبْدُ الرَّحْمَنِ رکھا گیا۔ جب ہم مکہ میں تھے تب اس کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگا: عَبْدُ عَمْرُو! تم نے اس نام سے اِغْرَاض کر لیا ہے جو تمہیں تمہارے والد نے دیا تھا؟ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ اس نے کہا: میں رَحْمَن کو نہیں جانتا لہذا تم اپنے اور میرے درمیان کوئی خاص نام مُقَرَّر کر لو جس کے ساتھ میں تمہیں پکارا کروں کیونکہ پُرانے نام سے تم مجھے جواب نہیں دیتے اور اس نام سے میں نہیں پکار سکتا جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن عَوْف فرماتے ہیں: اس نے جب بھی مجھے عَبْدُ عَمْرُو کہہ کر پکارا تو میں نے اسے جواب نہیں دیا تھا، تو اس کے یہ کہنے پر میں نے کہا: ابو علی! تم جو چاہو اپنے اور میرے درمیان خاص نام مُقَرَّر کر لو۔ کہنے لگا: تم عَبْدُ اِلَہ ہو۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ غزوہ بدر کے روز جب اس نے اور اس کے بیٹے علی نے مجھے دیکھا اس وقت میرے پاس زِرِّہیں تھیں، اس نے مجھے عَبْدُ عَمْرُو کہہ کر پکارا، میں نے کوئی جواب نہ دیا، پھر اس نے عَبْدُ اِلَہ کہہ کر پکارا تو میں نے جواب دیا۔ کہنے لگا: کیا تمہیں مجھ میں کچھ رغبت ہے، میں تمہارے لئے ان زِرِّہوں سے بہتر ثابت ہوں گا جو تمہارے پاس ہے؟ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ پھر میں نے زِرِّہیں پھینکیں اور اس کو اس کے بیٹے سمیت پکڑ لیا، پھر وہ کہتا ہے: میں نے آج کے جیسا کوئی دن نہیں دیکھا، کیا تمہیں دودھ کی حاجت ہے؟ اس کی مراد یہ تھی کہ جو مجھے قیدی بنالے اور قُتْل نہ کرے میں اسے فدیے کے طور پر بہت دودھ دینے والی اونٹنیاں دوں گا۔

حضرت عبد الرحمن فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں انہیں پکڑے جارہا تھا کہ حضرت بلال نے اُمیّہ بن خَلَف کو میرے ساتھ دیکھ لیا۔ یہ اُمیّہ ہی تھا جو مکہ مُعَظَّمہ میں حضرت بلال رَضِيَ اللہ عَنْہ کو تکلیفیں پہنچایا کرتا تھا تا کہ آپ اسلام چھوڑ دیں۔ جب حضرت بلال نے اسے دیکھا تو کہنے لگے: کفر کا سردار اُمیّہ بن خَلَف...!! بس! اب تو نہیں بچے گا۔ پھر انہوں نے پکارا:

اے مسلمانوں کے گروہ! یہ اللہ کا دشمن اُمیہ بن خلف ہے۔ یہ سن کر انصار کا ایک گروہ ہمارے پیچھے آیا۔ جب مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ ہم تک پہنچ جائیں گے تو میں نے ان کے لئے اُمیہ کا بیٹا چھوڑ دیا تاکہ وہ اس میں مشغول ہو جائیں۔ اُمیہ بھاری جسم کا آدمی تھا، پھر میں نے اسے لیٹنے لیے کہا، وہ لیٹ گیا تو میں نے خود کو اس کے اوپر ڈال دیا تاکہ اسے قتل ہونے سے بچا سکوں، لوگوں نے ہمیں گھیر لیا اور میں اس کا بچاؤ کر رہا تھا، ایک آدمی نے پیچھے سے تلوار اُمیہ کے پاؤں پر ماری تو اس نے ایسی چیخ ماری کہ میں نے ایسی چیخ کبھی نہیں سنی پھر وہ اپنی تلواروں سے اسے ضربیں لگانے لگے، ان میں سے کسی کی تلوار میرے پاؤں کی پشت پر بھی لگی۔

ابو جہل کی موت:

اس اُمت کا فرعون ابو جہل بھی جنگ میں مارا گیا۔ حضرت عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن عَوْف رَضِيَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بدر کے روز میں صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو خود کو دونوں عمر انصاری لڑکوں کے درمیان کھڑے پایا۔ ایک نے اپنے دوست سے پُچھتے ہوئے راز دارانہ لہجے میں مجھ سے اشارے کے ساتھ پوچھا: بچا! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں! جانتا ہوں، لیکن اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام؟ کہنے لگا: مجھے خبر ملی ہے کہ وہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گالیاں دیتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میرا جسم اس کے جسم سے جدا نہ ہوگا جب تک کہ ہم میں سے جلد موت والا مر نہ جائے۔ حضرت عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن عَوْف فرماتے ہیں: پھر دوسرے نے بھی اپنے دوست سے بات راز میں رکھتے ہوئے مجھے اشارہ کیا اور اسی طرح کہا۔ مجھے اس پر تعجب ہوا۔ اسی دوران میں نے ابو جہل کو دیکھ لیا، وہ لوگوں کے بیچ گھوم رہا تھا۔ میں نے انہیں بتایا: یہی ہے ابو جہل جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے تو وہ

دونوں اس پر جھپٹے، اسے مارا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ یہ انصاریؓ نو عمر شہزادے حضرت مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو اور حضرت مُعَاذِ بْنِ عَفْرَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تھے۔ (جنگ کے اختتام پر) حضرت عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابو جہل کے پاس سے گزرے تو ابھی اس میں حیات کی کچھ رَمَقِ باقی تھی تو وہ اس کا سر کاٹ کر رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں لے آئے، یہ سب سے پہلا سر لایا گیا تھا۔

نضر بن حارث کی ہلاکت:

نُضْرُ بْنُ حَارِثِ بھی اس غزوے میں مارا گیا۔ یہ کفر و عناد میں تمام کفارِ قریش سے بڑھ کر تھا، قرآن کے بارے میں کہتا تھا کہ (مَعَاذَ اللَّهِ) یہ پہلے کے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ اسے حضرت علی بن ابوطالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے رسولِ اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے حکم سے واصلِ جہنم کیا۔

الغرض کفار کے بہادروں اور سرداروں میں سے تقریباً ۷۰ ہلاک اور قریباً ۷۰ گرفتار ہوئے لہذا یہ غزوہٗ عَظْمٰی، سطوتِ کُبریٰ اور یَوْمُ الْفُرْقَانِ ہے، جس سے اللہ پاک نے حق و باطل کے درمیان فرق کیا اور اسلام اور مسلمانوں کو عزت دی۔

شاہِ حبشہ کا مسلمانوں کی فتح پر خوشی کا اظہار:

جب شاہِ حبشہ حضرت أَصْحَبَہٗ نَجَاشِی رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ کو اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے حضرت جعفر بن ابوطالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اور ان کے ساتھ دیگر مسلمانوں کو اپنے پاس بلایا اور ایک پُرانا لباس پہن کر زمین پر تشریف فرما ہوئے۔ جب حضرت جعفر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اور دوسرے مسلمان آئے تو حضرت أَصْحَبَہٗ نَجَاشِی رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ نے ان کو اس واقعے کی خبر دیتے ہوئے کہا: بے شک ہم نے اس وحی میں یہ بات پائی ہے جو حضرت عِیْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوٰۃُ وَالسَّلَامُ پر

نازل ہوئی کہ اللہ کے بندوں پر حق ہے کہ جب انہیں کوئی نعمت ملے تو اللہ کے لئے تو اُضْع اختیار کریں چونکہ اللہ پاک نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد فرمائی ہے اس لئے میں نے یہ تو اُضْع اختیار کی ہے۔

شہدائے غزوہ بدر:

مسلمانوں میں جو افراد شہید ہوئے ان کی کل تعداد ۱۴ تھی، ان میں سے ۶ حضرات مُہاجرین میں سے تھے جو ذُرُج ذیل ہیں: (۱): عُبَیْدَہ بن حَارِث (۲): عمیر بن ابو وقاص (۳): عمیر بن عبد عمرو (۴): عاقل بن کبیر (۵): حضرت عمر بن خطاب کے غلام مہجع (۶): صفوان بن وہب، ۸ حضرات انصار میں سے شہید ہوئے، ان میں سے ۲ قبیلہ اُوس سے تھے: (۱): سعد بن خَیثَمَہ (۲): مُبِیْثُ بن عَبْدِ البُنْدَر، اور ۶ حضرات قبیلہ خزرج کے تھے اور وہ یہ ہیں: (۱): عُبَیْد بن حُصَام (۳): یزید بن حَارِث (۳): رافع بن مُعَلّٰی (۴): حَارِث بن سُرَاقہ (۵): عوف بن حَارِث (۶): مُعَوِذ بن حَارِث

غزوہ بدر میں شریک فرشتوں کی تعداد:

غزوہ بدر میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ فرشتوں نے بھی کفار سے جنگ میں شرکت کی، ان کی تعداد (اولاً) تین ہزار تھی پھر یہ پورے پانچ ہزار ہو گئے۔

شیطان سُرَاقہ بن مالک کی شکل میں کفارِ قریش کے پاس آیا اور ان سے کہا:

لَا غَالِبَ لَكُمْ اَيُّوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّیْ جَاؤُ لَكُمْ ج (پ ۱۰، الانفال: ۴۸)	ترجمہ کنز الایمان: آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں اور تم میری پناہ میں ہو۔
---	---

پھر جب فرشتوں کو دیکھا تو اُلٹے پاؤں بھاگا اور بولا: میں تم سے الگ ہوں۔ بھاگنے کی حالت میں یہ کلمات کہہ رہا تھا: اے اللہ! میں تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں کہ میں مہلت والوں

میں ہوں۔

اللہ پاک بروز قیامت ہمیں بدری صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے زمرے میں اٹھائے اور دَارُ السَّلَام یعنی جنت میں ان کی صحبت سے مستفیض فرمائے۔
تیسرا باب:

اہل بدر کے نام

أَوَّلُهُمْ وَأَشْرَفُهُمْ بَلْ وَأَشْرَفُ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ الْأَرْضِينَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى إِلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
عشرہ مبشرہ:

✽ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	✽ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
✽ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	✽ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
✽ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	✽ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
✽ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	✽ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
✽ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	
✽ أَبُو عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	

یہ عشرہ مبشرہ کے اسمائے گرامی ہیں، بقیہ کا ذکر حُرُوفِ تہجی کے اعتبار سے کیا جائے گا:

حرف ”الف“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

✽ أَبِي بَنْ كَعْبٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ✽ الْأَحْنَسُ بْنُ حَبِيبٍ السَّلَمِيُّ
الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ✽ الْأَزْقَمُ بْنُ أَبِي الْأَزْقَمِ الْمَخْزُومِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ✽ أَسْعَدُ بْنُ
يَزِيدٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ✽ أَنَسُ بْنُ مُعَاذٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ✽ أَنَسَةُ مَوْلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ✽ أَنَسُ بْنُ قَتَادَةَ الْأَوْسِيُّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ أَوْسُ بْنُ ثَابِتٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ أَوْسُ بْنُ حَوَلٍ الْخَزْرَجِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ إِيَّاسُ بْنُ أَوْسٍ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ إِيَّاسُ بْنُ الْبَكَّيْرِ الْمُهَاجِرِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حرف ”ب“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❀ بُجَيْرُ بْنُ أَبِي بُجَيْرٍ حَلِيفُ بَنِي دِينَارٍ مِنَ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ بَحَّاثُ
بُنْ ثَعْلَبَةَ حَلِيفُ بَنِي سَالِمٍ مِنَ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ الْخَزْرَجِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ بَسْبَسَةُ بْنُ عَمْرِو حَلِيفُ بَنِي طَرِيفٍ مِنَ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
❀ يَشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ يَشِيرُ بْنُ سَعْدِ الْخَزْرَجِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ يَلَالُ بْنُ رَبَاحٍ الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ت“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❀ تَمِيمُ مَوْلَى خُرَاشٍ مِنْ مَوَالِي بَنِي سَلَمَةَ مِنَ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
❀ تَمِيمُ مَوْلَى بَنِي عَنَمٍ بْنِ السَّلَمِ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ تَمِيمُ بْنُ يُعَارِ الْخَزْرَجِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ث“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❀ ثَابِتُ بْنُ أَقْرَمٍ حَلِيفُ بَنِي عُبَيْدٍ مِنَ الْأَوْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ ثَابِتُ بْنُ ثَعْلَبَةَ
الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ ثَابِتُ بْنُ خَالِدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ ثَابِتُ بْنُ عَمْرِو
الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ ثَابِتُ بْنُ هَزَالِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ ثَعْلَبَةُ بْنُ
حَاطِبِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرِو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ ثَعْلَبَةُ بْنُ
عَمَّةِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ ثَقِيفُ بْنُ عَمْرِو الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ج“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

﴿جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَابِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿جَبْرِ بْنُ عَتِيكِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿جُبَيْرُ بْنُ إِيَّاسٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾

حرف ”ح“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

﴿الْحَارِثُ بْنُ أَنَسِ بْنِ رَافِعِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْحَارِثُ بْنُ أَوْسِ بْنِ مُعَاذِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْحَارِثُ بْنُ خَزَمَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْحَارِثُ ابْنُ أَبِي خَزَمَةَ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْحَارِثُ بْنُ عَرْفَجَةَ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْحَارِثُ بْنُ قَيْسِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْحَارِثُ بْنُ قَيْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿حَاطِبُ بْنُ عَمْرٍو الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْحَبَّابُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿حَبِيبُ بْنُ الْأَسْوَدِ مَوْلَى بَنِي حِزَامٍ مِنَ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿حَرِثُ بْنُ زَيْدٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿حَصِينُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُهَاجِرِيِّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿حَمْرَةُ بْنُ الْحُمَيْرِ مِنْ حُلَفَاءِ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

حرف ”خ“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَالِدُ بْنُ الْبَكْرِ الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِ الْمُهَاجِرِيُّ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِي زُهْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَبَّابُ مَوْلَى عُثْبَةَ بْنِ عَرْوَانَ الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَبِيبُ بْنُ إِسَافٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خِدَاشُ بْنُ قَتَادَةَ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خِرَاشُ بْنُ الصَّمَةِ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خُرَيْمُ بْنُ فَاتِكٍ الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَلَادُ بْنُ رَافِعٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَلَادُ بْنُ سُوَيْدٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَلَادُ بْنُ عَمْرِو الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَلِيدُ بْنُ قَيْسٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَلِيفَةُ بْنُ عَدِيٍّ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خُنَيْسُ بْنُ حَذَافَةَ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَسْهَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَوَاتُ بْنُ جَبْرِ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ خَوْلِيُّ بْنُ أَبِي خَوْلِي الْمُهَاجِرِيُّ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِي عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ذ“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ ذُكْوَانُ بْنُ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ ذُو الشَّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو الْمُهَاجِرِيُّ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِي زُهْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ز“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ زَارِدُ بْنُ الْمُعَلَّى الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ زَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ زَافِعُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ زَافِعُ بْنُ مَالِكٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ زَافِعُ بْنُ الْمُعَلَّى الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ زَافِعُ بْنُ يَزِيدٍ الْأَوْسِيُّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ رُبَيْعِيُّ بْنُ رَافِعٍ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ الرَّيِّحِيُّ بْنُ إِبَاسٍ الْخَزْرَجِيُّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ رَبِيعَةُ بْنُ أَكْثَمِ الْمُهَاجِرِيُّ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ❀ رَحِيلَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ رِفَاعَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ ❀ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَوْسِيُّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ رِفَاعَةُ بْنُ عَمْرِو الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ز“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❀ زِيَادُ بْنُ السَّكَنِ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ زِيَادُ بْنُ عَمْرِو الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ ❀ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمِ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ❀ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمُهَاجِرِيُّ مِنْ مَوَالِي بَنِي هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ
 الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ زَيْدُ بْنُ الْمُرَيْنِ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ زَيْدُ بْنُ
 الْمُعَلَّى الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ زَيْدُ بْنُ وَدِيعَةَ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”س“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❀ سَالِمُ بْنُ عَمِيرٍ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَالِمُ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ الْمُهَاجِرِيُّ
 مِنْ مَوَالِي بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ السَّائِبُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ
 الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَبْرَةُ بْنُ فَاتِكٍ الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَرَّاقَةُ بْنُ
 عَمْرِو الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَرَّاقَةُ بْنُ كَعْبٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَعْدُ
 بْنُ خَوْلَةَ الْمُهَاجِرِيُّ حَلِيفُ بَنِي عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ الْأَوْسِيُّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَعْدُ بْنُ زَيْدِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَعْدُ بْنُ الرَّيِّحِ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَعْدُ بْنُ سَهْلِ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ ❀ سَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَوْسِيُّ وَسَيْدُ
 الْأَوْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَعْدُ مَوْلَى حَاطِبِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سُفْيَانُ بْنُ
 نَسْرِ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَلَمَةُ بْنُ أَسْلَمٍ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَلَمَةُ بْنُ
 ثَابِتٍ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَلِيطُ بْنُ
 قَيْسٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَلِيمُ بْنُ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَلِيمُ
 بْنُ عَمْرِو الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَلِيمُ بْنُ قَيْسٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَلِيمُ
 بْنُ مِلْحَانَ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سِمَاكُ بْنُ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ❀ سِنَانُ بْنُ صَيْفِي الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانَ الْمُهَاجِرِيِّ مِنْ
 حُلَفَاءِ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَهْلُ بْنُ حَنِيْفٍ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ❀ سَهْلُ بْنُ رَافِعٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَهْلُ بْنُ عَتِيكِ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ ❀ سَهْلُ بْنُ قَيْسٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَهْلُ بْنُ وَهْبٍ الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَهْلُ بْنُ رَافِعٍ الْخَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَوَادُ بْنُ رَزِينٍ الْخَزْرَجِيُّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سَوَادُ بْنُ غَزِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ سُؤْيَبُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْمُهَاجِرِيُّ مِنْ
 بَنِي عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ش“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❀ شُجَاعُ بْنُ وَهْبٍ الْمُهَاجِرِيُّ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ❀ شَرِيكُ بْنُ أَنَسٍ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ شَمَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الْمُهَاجِرِيُّ
 الْمَخْرُومِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ص“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ صَبِيحُ مَوْلَى الْعَاصِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ صَفْوَانُ بْنُ وَهَبٍ
 الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ صَيْفِيُّ بْنُ سَوَادٍ الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ صُهَيْبُ بْنُ
 سَنَانٍ الْمُهَاجِرِيِّ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بِنِ مَرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ض“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ الضَّحَّاكُ بْنُ حَارِثَةَ الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو
 الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ ضَمْرَةُ بْنُ عَمْرِو الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ط“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ الطُّفَيْلُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ ❁ الطُّفَيْلُ بْنُ مَالِكٍ الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ الطُّفَيْلُ بْنُ النُّعْمَانِ
 الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ طَيْبُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ع“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَاصِمُ بْنُ
 الْغُبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَاصِمُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَاقِلُ بْنُ الْبَكْبَكِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ❁ عَامِرُ بْنُ رِبْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَامِرُ بْنُ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَامِرُ بْنُ الْبَكْبَكِيِّ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَامِرُ بْنُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَامِرُ بْنُ
 فَهَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَامِرُ بْنُ مُحَلِّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَامِرُ بْنُ السَّكَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ❁ عَبَادُ بْنُ بُشَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَبَادُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁ عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ

اللہ عَنْہُ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ
 بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْحَدِّ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْحَمِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الرَّيِّحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ
 اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾
 ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَهْلِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ شَرِيكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ
 طَارِقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَرْفُطَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ
 اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ
 اللَّهِ بْنِ مَظْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ اللَّهِ بْنِ النَّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ
 جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدَةُ بْنُ الْحَسْحَاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ حِقِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾
 ﴿عَبْسُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَائِذُ بْنُ مَاعِصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُبَيْدُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُبَيْدُ بْنُ التَّيْهَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُبَيْدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُبَيْدُ بْنُ أَبِي
 عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُبَيْبَانُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾
 ﴿عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ حَلِيفَ بَنِي عَنَمٍ مِنَ الْخَزَرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُتْبَةُ بْنُ عَرْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾
 ﴿الْعَجْلَانُ بْنُ النَّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَدِيُّ بْنُ أَبِي الرَّعْبَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عِصْمَةُ
 بْنِ الْحَصِينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عِصْمَةُ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عَطِيَّةُ بْنُ نُوَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُقْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿عُقْبَةُ بْنُ

وَهَبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَقْبَةُ بْنُ وَهَبٍ الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَكَاشَةُ
 بْنُ مَحْصَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ أَبِياسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ الْمُهَاجِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ
 الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ سَرَّاقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَرْحٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ طَلْقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ
 مَعْبِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عُمَيْرُ بْنُ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عُمَيْرُ بْنُ عَامِرٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عُمَيْرُ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عُمَيْرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِيَاضُ بْنُ
 زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”غ“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

عَنَامُ بْنُ أَوْيسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حرف ”ف“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

أَلْفَاكِيَةُ بْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَزْرَةُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حرف ”ق“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

قَتَادَةُ بْنُ التُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدَامَةُ بْنُ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُطْبَةُ

بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَيْسُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَيْسُ بْنُ مَحْصَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَيْسُ بْنُ مَخْلَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ک“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

﴿كَعْبُ بْنُ جَمَّازٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿كَعْبُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾.

حرف ”ل“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

﴿لَبْدَةُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾.

حرف ”م“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

﴿مَالِكُ بْنُ أَبِي خَوْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَالِكُ بْنُ الدُّحْشَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾

﴿مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَالِكُ بْنُ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَالِكُ بْنُ عَمْرِو

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَالِكُ بْنُ قَدَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَالِكُ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾

﴿مَالِكُ بْنُ نُمَيْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿الْمَجْدَرُ بْنُ

زِيَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مُحَرَّرُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مُحَرَّرُ بْنُ نُضَلَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾

﴿مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَدْلَاجُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَرْثَدُ بْنُ أَبِي

مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مِسْطَحُ بْنُ أَتَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَسْعُودُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾

﴿مَسْعُودُ بْنُ خَلْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَسْعُودُ بْنُ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَسْعُودُ بْنُ

زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَسْعُودُ بْنُ عَبْدِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾

﴿مُضْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مُعَاذُ بْنُ الْحَارِثِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مُعَاذُ بْنُ الصِّمَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مُعَاذُ بْنُ

مَاعِصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَعْبُدُ بْنُ عَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مَعْبُدُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾

﴿مُعْتَبُ بْنُ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مُعْتَبُ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾ ﴿مُعْتَبُ بْنُ قُشَيْرٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ مَعْقِلُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ مَعْمَرُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ❀ مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ مُعَوِّذُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ ❀ مُعَوِّذُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ الْمُفْذَاذُ بْنُ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ مُلَيْلُ
 بْنُ وَبَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ الْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ الْمُنْذِرُ بْنُ قَدَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ ❀ الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ مَهْجَجُ بْنُ صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ن“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❀ النَّصْرُ بْنُ الْحَارِثِ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ النَّعْمَانُ بْنُ الْأَعْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ❀ النَّعْمَانُ بْنُ سِنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ النَّعْمَانُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ النَّعْمَانُ بْنُ
 عَبْدِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ النَّعْمَانُ بْنُ أَبِي خَزَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ النَّعْمَانُ بْنُ عَصْرِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ النَّعْمَانُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ نَعِيمَانُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ❀ نَوْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حرف ”ه“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❀ هَانِيءُ بْنُ نِيَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ هَيْبِلُ بْنُ وَبَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ هِلَالُ بْنُ
 الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حرف ”و“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❀ وَقْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ وَرَقَةُ بْنُ إِيَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ وَدِيعَةُ بْنُ
 عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ وَهْبُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❀ وَهْبُ بْنُ أَبِي سَرْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حرف ”ی“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❦ یَزِيدُ بْنُ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ يَزِيدُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ يَزِيدُ بْنُ خَذَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ يَزِيدُ بْنُ رُقَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ يَزِيدُ بْنُ السَّكَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ يَزِيدُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کنیت سے مشہور صحابہ کرام علیہم الرضوان

❦ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو الْأَعْوَرِ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو حَبَّةَ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو حَنَّةَ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو حَبِيبٍ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ عُبَيْتَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو حَسَنٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو خَارِجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو خُرَيْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو دَاوُدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو دُجَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو سَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو سَلَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو سِنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو شَيْخٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو صِرْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو عَقِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو قَيْسِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو كَبْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو لُبَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو مَخْشَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو مُلَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو الْهَيْثَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❦ أَبُو الْيَسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

خاتمہ

اب ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کی آل و اصحاب بِالْخُصُوصِ بدری صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں: اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے اور طریقے پر قائم رکھ اور ان بزرگوں سے محبت کے صدقے ہمیں چشمہ سلسبیل کا خالص میٹھا پانی عطا فرما، الہی! ہمیں ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما جن سے ہم تیری رحمت پانے کے حق دار ہو جائیں اور ہر گناہ سے سلامتی عطا فرما، مولیٰ! ہمیں ہر تنگی میں کشادگی اور ہر غم سے خلاصی عطا فرما، ہمارے دلوں اور زبانوں کو اپنے ذکر میں مشغول کر دے، ہمیں اپنے غضب اور خفیہ تدبیر سے امن عطا فرما، ہم تیری نافرمانی سے بچے رہیں، ہمیں ہر بیماری سے شفا عطا فرما، ہمارے دشمنوں کو ہماری مصیبت پر خوش ہونے کا موقع نہ ملے، ہمیں جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرما دے، ہمیں اپنے نیکو کار بندوں میں بنا دے، ہمیں ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند ہے اور جنت میں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما، اے اللہ! ہمیں ایمان پر موت دے، شیطان کے وسوسوں سے ہماری حفاظت فرما، قیامت کی ہولناکیوں سے ہمیں پناہ عطا فرما، ان چیزوں سے ہماری حفاظت فرما جو حسرت و ندامت کا سبب بنیں، قیامت کے روز حضرت سیدنا مُحَمَّد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جھنڈے تلے ہمارا حشر فرما، اے اللہ! ہم پر، ہمارے آباء و اجداد، اہل و اولاد، بزرگوں اور دوستوں پر رَحْم فرما، قیامت کے روز ہمیں رسوا نہ کرنا، ہمیں تمام بیماریوں اور تکلیفوں سے شفا عطا فرما، نزع کی سختیاں ہم پر آسان فرما دے، جب ہمارا آخری وقت ہو تو اپنے فضل سے خاتمہ بالخیر نصیب فرما۔

وَصَلَّى اللہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا



بسم الله الرحمن الرحيم

فضائل ساداتنا السادة البدرية

رضوان الله تعالى عليهم أجمعين

لشيخ الإسلام والمسلمين، خاتمة المحدثين والمحققين
الشيخ، السيد أحمد بن زيني دحلان المكي الشافعي

(۱۲۳۲-۱۳۰۲ھ)

حققه وخرجه وعلق عليه
محمد خرم شهزاد العطاري الأنصاري

عملي في الكتاب

اعتمدت في تحقيق الكتاب على نسخة خطية من مكتبة مكة المكرمة، محفوظة في نوع "التاريخ" تحت رقم ۱۰۶، رمزت لها بـ (أ)، وهي نسخة جيدة كاملة وواضحة، وقد انتهى من نسخها الشيخ محمد بن أحمد الحضراوي في حياة المؤلف سنة ۱۲۷۲ھ حيث يقول: وكان الفراغ من كتابة هذه النسخة المباركة في اليوم التاسع والعشرين من شهر شعبان المكرم ۱۲۷۲ھ بمكة المشرفة على يد كاتبها الفقير إلى الله محمد بن الشيخ أحمد الحضراوي عفى الله عنه. آمين

وقابلتها مع نسخة خطية الثانية من مكتبة المسجد النبوي، محفوظة في نوع "التاريخ والتراجم والأنساب" تحت رقم ۸۰/۱۸۱ (۲)، رمزت لها بـ (ب)، وهي أيضاً نسخة واضحة وكاملة، نسخها الشيخ محمد باقي بن سالم الحضرمي المدني سنة ۱۳۱۹ھ، يقول: وكان الفراغ من كتابتها نهار الخميس الموافق عشرين من شوال سنة تسعة عشر وثلاثمائة بعد الألف بقلم محمد باقي بن سالم الحضرمي ثم المدني. وقد سرت في التحقيق والتهميش والتعليق على هذه النقاط:

☆ إيضاح الفروق بين النسختين في الهوامش.

☆ إهمال الفروق بين "صلى الله عليه وسلم" و"صلى الله تعالى عليه وسلم" ونحوها.

☆ إيضاح الآيات القرآنية بالأقواس المزهرة: ﴿...﴾.

☆ إيضاح الأحاديث الشريفة بالقوسين الكبيرين: ((...)).

☆ توزيع فقرات النص مع وضع علامات الترقيم.

☆ اهتمام بعض إعراب الصعبة.

☆ تخريج الآيات القرآنية الكريمة والأحاديث النبوية الشريفة والأقوال والأشعار وغيرهم.

☆ تفسير غريب من الألفاظ والذي يشكل على القارئ فهمه.

☆ التعريف بالأعلام.



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي نور الوجود بطلعة سيّد الأنام، وأطلعه في سماء الجهاد بدرًا،
والصّلاة والسّلام على سيّدنا محمّد الذي محى الله ببعثته الظّلام، وأعلى له في
الخافقين ذكراً، وعلى آله وأصحابه البررة الكرام، أولي العزم والهمم التي لا تحيط
بها قدرًا، وعلى التابعين لهم بإحسان، صلاةً وسلاماً دائماً متلازمين، نرجوا
بركتها^(۳) يوم القيامة ذخراً.

أمّا بعد، فهذه كلمات التقطتها من كتب الآثار في بعض مناقب السّادة [أهل
بدر] الذين هم في الفضل بعد الأنبياء^(۴) الأخيار، راحياً بذلك عود بركاتهم
عليّ وعلى من قرأ ذلك أو سمعه من الأنام، ومبتغياً من الله بمحبتهم الاجتماع بهم
في دار السّلام، إنه على ذلك قدير وبالإجابة جدير. وجعلت ذلك في ثلاثة أبواب
وخاتمة، الباب الأوّل في ذكر شيء من فضائل^(۵) الصّحابة عموماً وأهل بدرٍ
خصوصاً وما أعطوه من المزايا، الباب الثّاني في ذكر غزوة بدرٍ وبيان من
استشهد منهم^(۶) فيها رضي الله عنهم، الباب الثّالث في ذكر أسمائهم، الخاتمة
في أدعية يدعى بها عند الختام، والله المسؤول أن يجعل ذلك خالصاً لوجهه
الكریم، وموجباً للفوز لديه في جنّات^(۷) النّعیم.

(۳) في (ب): بركتهما.

(۴) ما بين المعقوفين سقط من (أ)

(۵) في (ب): فضل.

(۶) "منهم" سقط من (ب).

(۷) في (ب): بجنات.

الباب الأول

في ذكر شيء من فضائل^(۸) الصَّحابة عموماً وأهل بدرٍ خصوصاً

وفي بيان^(۹) ما أعطوه من المزايا رضوان الله عليهم أجمعين

فمن ذلك ما صحَّ عنه صلى الله عليه وسلم:

أنه قال: ((إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى الْعَالَمِينَ سِوَى النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)).^(۱۰)

ومنها قوله صلى الله عليه وسلم: ((اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ)).^(۱۱)

(۸) في (ب): فضل.

(۹) "في بيان" سقط من (ب).

(۱۰) أخرجه الخطيب في "تاريخ بغداد"، ۳/۳۸۱، وقال: هذا حديث غريب، وابن عساكر في

"تاريخ مدينة دمشق"، ۲۹/۱۸۴، والبخاري في "كشف الأستار" (۲۷۶۳)، كتاب علامات

النبوّة، مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي عنهم، ۳/۲۸۸: عن جابر بن

عبد الله رضي الله عنه، وأخرجه الطبري في "صريح السنة" (۲۳)، القول في صحابة رسول الله

صلى الله عليه وسلم، عن جابر بن عبد الله، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ جَلَّ

وَعَلَا اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ سِوَى النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ... إلخ))، قال السخاوي في

"فتح المغيث"، معرفة الصحابة، بيان عدالة الصحابة، ۴/۹۷: أخرجه البزار بسند رجاله

موثقون، وقال الهيثمي في "مجمع الزوائد" (۱۶۳۸۳)، كتاب المناقب، باب ما جاء في

أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه، ۹/۵۴۵: رجاله ثقات وفي بعضهم خلاف.

(۱۱) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۱۲) أخرجه أحمد في "مسنده" (۲۰۵۴۹)، ۳۴/۱۶۹، والبخاري في "التاريخ الكبير"، ۵/۳۷،

وفي رواية: ((اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِغْضِي أَبْغَضَهُمْ)). (١٣)

وفي رواية: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)). (١٥)

ومنها قوله صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي خَيْرًا أَلْقَى حُبَّ أَصْحَابِي فِي قَلْبِهِ)). (١٦)

ومنها قوله صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ أَحْسَنَ الْقَوْلَ فِي أَصْحَابِي فَقَدْ بَرِيَ مِنَ النِّفَاقِ، وَمَنْ أَسَاءَ الْقَوْلَ فِي أَصْحَابِي كَانَ مُخَالَفًا لِسُنَّتِي وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَبُسَسَ الْمَصِيرُ)). (١٧)

والترمذي في "صحيحه" (٣٨٦٦)، أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب في من سب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ص ٨٧٠، وغيرهم عن عبد الله بن مغفل المزني، واللفظ للترمذي: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ))، وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

(١٣) تقدّم، وهو الحديث السابق.

(١٤) في (ب): فمن.

(١٥) أخرجه الديلمي في "مسند الفردوس" (٧٣٠٢)، ١٤/٥: عن جابر رضي الله تعالى عنه، ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)).

(١٦) أخرجه أبو نعيم في "تاريخ أصبهان"، ٤٦٧/١: عن أنس رضي الله عنه.

(١٧) أخرجه أبو سعيد في "شرف المصطفى" عن أنس رضي الله تعالى عنه كما في "كنز العمال" (٣٢٥٣٠)، كتاب الفضائل، الباب الثالث في ذكر الصحابة وفضلهم رضي الله عنهم أجمعين،

ومنها قوله صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي وَسَيَاتِي قَوْمٌ يَسْبُونُهُمْ وَيَتَقَصُّونَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تَوَاكِلُوهُمْ وَلَا تَنَاكِحُوهُمْ)).^(۱۸)

فہذہ بعض من فضائلہم^(۱۹) وإلا فالآیات والأحادیث الدالّة على ذلك أكثر من أن تحصى، وأما ما ورد في خصوص أهل بدر الذين هم أفضل الصحابة رضوان الله عليهم فكثير أيضاً، فمن ذلك إخباره صلى الله عليه وسلم بأن الله غفر لهم ما تقدّم من ذنبهم وما تأخّر وبشّرهم صلى الله عليه وسلم بالجنة، ومنها قوله صلى الله عليه وسلم لعمر بن الخطاب رضي الله عنه في حقّ حاطب بن أبي بلتعة رضي الله عنه: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرِ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ))^(۲۰) أو ((فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ))^(۲۱)

الفصل الأول في فضائل الصحابة رضي الله عنهم أجمعين، ۱۱/۲۴۷، وغيره.

(۱۸) أخرجه العقيلي في "الضعفاء الكبير"، ۱/۱۲۶: عن أنس رضي الله عنه.

(۱۹) في (ب): "من بعض فضائلهم".

(۲۰) أخرجه البخاري في "صحيحه" (۶۲۵۹)، كتاب الاستئذان، باب من نظر في كتاب من يحذر... إلخ، ۱۵۴۸: عن علي رضي الله عنه.

(۲۱) أخرجه البخاري في "صحيحه" (۳۰۰۷)، كتاب الجهاد والسير، باب الجاسوس، ص ۷۷۱، و(۴۲۷۴) كتاب المغازي، باب غزوة الفتح، ص ۱۰۶۳، و(۴۸۹۰) كتاب تفسير القرآن، باب لا تتخذوا عدوّي وعدوّكم أولياء، ص ۱۲۵۴، ومسلم في "صحيحه" (۲۴۹۴)، في كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب من فضائل أهل بدر... إلخ، ص ۹۷۲، والترمذي في "صحيحه" (۳۳۰۵)، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الممتحنة، ص ۷۶۱، وأبو داود في "صحيحه" (۲۶۵۰)، كتاب الجهاد، باب في حكم الجاسوس إذا كان مسلماً، ص ۴۲۲، وغيرهم عن علي رضي الله عنه.

فدَمِعَت عَيْنَا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (۲۲)۔

وليس في الحديث إباحة الذُّنُوبَ لَهُمْ (۲۳) وإنما هذا خطاب إكرامٍ وتشريفٍ، تَضَمَّنَ أَنَّ هَؤُلَاءَ لَبَدَلَهُمْ مُهَجَّهُمْ (۲۴) فِي اللَّهِ وَنَصَرَ دِينَهُ حَصَلَتْ لَهُمْ حَالَةً غُفِرَتْ بِهَا ذُنُوبُهُمُ السَّابِقَةُ (۲۵)، وَتَاهَلُّوا أَنْ يَغْفَرَ لَهُمْ مَا يَحْصُلُ مِنَ الذُّنُوبِ عَلَى فَرَضِ حَصُولِهِ، وَلَا يَلْزَمُ مِنْ ذَلِكَ وَقُوعُ الذَّنْبِ مِنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْفِعْلِ وَلَوْ وَقَعَ فَإِنَّهُ يَغْفِرُ، وَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ صِدْقَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ مَنْ أَخْبَرَ عَنْهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، فَإِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا عَلَى عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى أَنْ فَارَقُوا الدُّنْيَا.

وَصَحَّ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ جَبْرِيلُ: مَا تَعْلُمُونَ أَهْلَ بَدْرِ فَيْكُمْ؟ قَالَ: ((مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ)) أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا [قَالَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ]: (۲۶) كَذَلِكَ مِنْ شَهِيدٍ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ (۲۸) أَيْ نَعْدَهُ مِنْ أَفْضَلِ

(۲۲) أخرجه البخاري في "صحيحه" (۶۲۵۹)، كتاب الاستئذان، باب من نظر في كتاب من يحذر... إلخ، ص ۱۵۴۸: عن علي رضي الله عنه.

(۲۳) "لهم" سقط من (ب).

(۲۴) في (ب): لبذل مُهَجَّهُمْ.

"مُهَجَّ": جمع المُهَجَّة، وهي خالص دم الإنسان الذي إذا خرج خرجت روحه كما في "الفروق اللغوية" لأبي هلال العسكري، ص ۱۰۳.

(۲۵) في (ب): السالفة.

(۲۶) "من" سقط من (ب).

(۲۷) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۲۸) أخرجه البخاري في "صحيحه" (۳۹۹۲)، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة بَدْرًا، ص ۱۰۰۳، وغيره: عن مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرْقِيِّ، عن أبيه.

الملائكة. ولسيدنا^(۲۹) عمر بن الفارض^(۳۰) رضي الله عنه [إشارةً إلى ما ذكر بقوله]^(۳۱):

فليصنع القوم ما شاؤوا لأنفسهم | هم أهل بدرٍ فلا يخشون من جرح^(۳۲)
وذكر بعض السادة الصوفية: أن كثيراً من الأولياء قد أعطوا الولاية ببركة
تلاوة أسمائهم وأن كثيراً من المرضى توسلوا إلى الله تعالى بهم في شفاء أسقامهم
فعافاهم الله تعالى.^(۳۳) وقال بعض العارفين: ما جعلت يدي على رأس مريضٍ
وتلوت أسمائهم بنية خالصة إلا عافاه الله وشفاه، وإن يكن قد حضر أجله خفف
الله عنه.^(۳۴) وقال بعضهم: جربت أسمائهم تلاوةً وكتابةً فما رأيت أسرع منها
أي من أسمائهم والتوسل بها إجابةً لمطلوب. ^(۳۵) وروي عن جعفر بن عبد الله
رحمه الله تعالى أنه قال: أوصاني والذي بحب جميع أصحاب رسول الله صلى

(۲۹) في (ب): لسيدي.

(۳۰) هو أبو حفص عمر بن علي بن مرشد بن علي الحموي الأصل، المصري المولد والدار والوفاة، شرف
الدين، المعروف بابن الفارض (ت ۵۶۳هـ)، له ديوان شعر، جمعه سبطه علي وشرحه كثيرون منهم
حسن البوريني وعبد الغني النابلسي.

(انظر: "الأعلام"، ۵/۵۵)

(۳۱) ما بين المعقوفين زيادة من (ب).

(۳۲) هكذا في (أ) و (ب)، ولكن في "ديوان ابن الفارض"، ص ۱۰۳:

فليصنع الركب ما شاؤوا بأنفسهم | هم أهل بدرٍ فلا يخشون من جرح

(۳۳) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة ۲، و"سيف النصر" للسنوسي، ص ۲۹.

(۳۴) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة ۲، و"سيف النصر" للسنوسي، ص ۲۹.

(۳۵) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة ۲، و"سيف النصر" للسنوسي، ص ۳۰.

اللہ علیہ وسلم، وقال لي: يا بني، إنّ الدعاء عند ذكرهم يستجاب، وإنّ الرّحمة والبركة والغفران والرضا والرضوان تحيط بالعبد إذا ذكرهم أو قال: عند الدعاء بأسمائهم، وأنّ من ذكرهم في كل يوم وسأل الله تعالى بهم حاجةً قضيت له. (۳۶)

وينبغي لمن ذكر أهل بدرٍ أن يدعو لكل واحدٍ منهم عند ذكر اسمه بما يليق به، فيقول: محمّد رسول الله صلى الله عليه وسلم، أبو بكر الصديق رضي الله عنه، عمر ابن الخطاب رضي الله عنه وهكذا إلى آخرهم، فإنه أنجح للإجابة (۳۷).

وذكر عن زيد بن عقيل رحمه الله تعالى أنه قال: انقطعت طريق بأرض المغرب في بعض السنين من سباع ضاربة، وانقطعت طريق أخرى (۳۸) من لصوص، فما كنت أرى أحداً يخطو (۳۹) من تلك الطرق (۴۰) إلا هلك ولو كان في عددٍ عديدٍ، وقد ضاعت في تلك الطرق أموال وأنفس كثيرة، وكان إذا ورد علينا من تلك الطرق أحد استغربنا ذلك، فبينما نحن جلوس في بعض الأيام إذ أقبل رجل من تلك الطرق ومعه تجارة عظيمة وليس معه إلا عبده، وهو يحرك

(۳۶) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة ۲ و "سيف النصر" للسنوسي، ص ۳۰. قال الحلبي في "سيرته"، باب ذكر غزوة بدر الكبرى، ۲/۲۰۲: ذكر الإمام التّواني، أنه سمع من مشايخ الحديث أنّ الدعاء عند ذكرهم يعني أصحاب بدرٍ مستجاب، وقد جرّب ذلك.

(۳۷) في هامش (أ): وإذا كان نظماً فليترضى عنهم جميعاً بعد... أسمائهم رضي الله عنهم.

(۳۸) في (ب): آخر.

(۳۹) في (ب): يخطو.

(۴۰) هكذا في (أ) و (ب)، والمذكور طريقان فكان الصّواب أن يقال: "من تينك الطريقين" ويمكن أن يقال: أراد بالجمع ما فوق الواحد. انتهى، أفاده الشيخ إبراهيم عبد الغفار الدسوقي في تصحيح شرح العلامة ابن مهنا للكتاب "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ص ۷.

شفتیہ کالذی یتلوا بعض الأسماء، فابتدره والدي وقال: إن لهذا شأنًا عظيمًا، ونظرنا خلفه فلم نر معه^(۴۱) أحدًا غير عبده، فقال له والدي: سبحان الله، كيف سلمت تجارتك وأنت وحدك والطريق مقطوعة منذ أيامٍ من اللُصوص والسَّباع؟ فقال: أما يكفيك أني دخلت هذه الطريق بجيشٍ دخل بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولقي بهم^(۴۲) أعداءه، ونصره الله تعالى؟ فقال له والدي: وأي جيش هو^(۴۳) أدر كته أنت من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقال: أدر كنت أصحاب بدر رضي الله عنهم وأدخلتهم معي هذه الطريق المُخِيفَة^(۴۴)، فما كنت أخاف لصًّا ولا سُبُعًا. فقال له والدي: سألتك بالله أن تكشف لي عن قضيتك. فقال: اعلم، أني كنت أمير قومٍ لصوصٍ، نقطع الطريق، ولا تمرُّ بنا قافلة إلا نهبناها، ولا تجارةً إلا أخذناها، فبينما نحن^(۴۵) ليلة من الليالي إذ جاءت إلينا جواسيسنا، وأخبرونا: إن فلانا التاجر خارج بتجارةٍ عظيمةٍ ومعه خمسة عشر رجلاً، فلما سمعنا ذلك حملنا عليهم فقتلنا من أتباعه عشرة رجال، ثم أقبل علينا التاجر وقال: يا هؤلاء، ما حاجتكم وما تريدون؟ فقلنا له: نريد أن نأخذ هذه التجارة، فانجح بمن بقي من أصحابك قبل أن يقع بكم مثل ما وقع بإخوانكم. فقال لنا: كيف تقدرون على ذلك ومعني أهل بدرٍ؟ فقلت له: أنا لا أعرف بدرًا

(۴۱) "معه" سقط من (ب).

(۴۲) "بهم" سقط من (ب).

(۴۳) "هو" سقط من (ب).

(۴۴) في (ب): المخوف.

(۴۵) في (أ): فبتنا نحو، والصواب ما أثبت.

ولا أصحابه. فقال: الله أكبر، ثم أخذ يتلوا في أسماء لا أعرفها، فأخذنا الرعب عند تلاوتها، وانهمزنا، وشارت علينا ريحٌ شديدةٌ، وسمعنا دكدة^(٤٦) وقعقة سلاح^(٤٧) واشتباك رماح^(٤٨)، وقائلاً يقول: استقبلوا أهل بدرٍ بصبرٍ جميلٍ، فنظرت رجالاً أيّ رجال^(٤٩) كالعقبان^(٥٠) على خيول تسبق الريح، فأحاطوا بنا، فلما عاينت ذلك بادرت إلى صاحب التجارة، فقلت: أنا مستجير بالله وبك. فقال: تب إلى الله من هذه الفِعال، فتبت على يديه، وقد قتل من أصحابي بعدة من قتل من أصحابه، ثم أني لما أردت الانصراف سألته فعلمني أسماء أهل بدرٍ، فمنذ عرفتُها لم أحتج إلى حراسة أحدٍ من الخلق لا في البرِّ ولا في البحر، وبها جئت من هذه الطريق كما رأيته، فكل من رآني من لصٍّ أو سبُعٍ حادٍّ عن طريقي، فله الحمد، وهذا سبب خروجي وحدي. انتهى^(٥١)

وحكي عن بعضهم أنه خرج يريد الحج إلى بيت الله الحرام، فكتب أسماء أهل بدرٍ في قرطاسٍ وجعله في أسكفة الباب^(٥٢) أي عتبة الباب، وكان صاحب مالٍ، فلما سافر جاء اللصوص داره ليأخذوا ما فيها، فلما صعدوا السطح سمعوا

(٤٦) "دكدة" أي صوتاً كصوت الهدم، انظر: "شرح أسماء أهل بدر" لابن مهنا، ص ٧.

(٤٧) "قعقة سلاح" أي صوته، انظر: "شرح أسماء أهل بدر" لابن مهنا، ص ٧.

(٤٨) "اشتباك رماح" أي أصوات اختلاطها، انظر: "شرح أسماء أهل بدر" لابن مهنا، ص ٧.

وفي (ب): أرماع.

(٤٩) في (ب): الرجال.

(٥٠) "العقبان" جمع "عقاب" وهو طائر معروف.

(٥١) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة ١، و"سيف النصر" للسنوسي، ص ٣٢.

(٥٢) "أسكفة الباب" أي عتبة العليا، انظر: "شرح أسماء أهل بدر" لابن مهنا، ص ٨.

حديثاً وقعقة سلاح فرجعوا، ثم أتوا الليلة الثانية فسمعوا مثل ذلك، ثم مرةً أخرى فسمعوا مثل ذلك، فانكفؤا حتى جاء الرجل من الحج، فجاء رئيس اللصوص، وقال له: سألتك بالله العظيم أن تخبرني بما صنعت في دارك من التحفظات؟ قال^(۵۳): ما صنعت شيئاً غير أنني كتبت قوله تعالى: ﴿وَلَا يَوَدُّهُ حَفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ [البقرة: ۲۵۵]، وكتبت أسماء أهل بدر بأسرهم^(۵۴)، فهذا ما جعلت في داري. فقال ذلك اللص: كفاني ذلك فائدة.^(۵۵)

وحكى بعض صلحاء أهل المغرب، قال: خرجت مسافراً إلى مدينة سَبْتَة^(۵۶)، وهي قرية بالمغرب، فركبت في سفينة كبيرة وكان فيها خلق كثير، فهاج بنا البحر، واشتدّ الرياح^(۵۷)، وعظمت الأمواج، حتى أشرفنا على الغرق، فكنا بين باكِ وداعٍ ومتضرعٍ، فقال لي بعض أصحابي: إنّ في السفينة رجلاً مجذوباً، فهل لك أن تذهب إليه وتسأله لنا الدُّعاء؟ فذهبت إليه فإذا هو نائم، فقلت في نفسي: إلى هذا أرسلوني، لو كان لهذا المسكين عقل ما نام ونحن في هذه الحالة، ثم وكزته برجلي فأفاق وهو يضطرب ويقول: بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم. فقلت: يا عبد الله،

(۵۳) في (ب): فقال.

(۵۴) "بأسرهم" أي بأجمعهم.

(۵۵) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة ۳، و"سيف النصر" للسنوسي، ص ۳۷.

(۵۶) هي بلدة مشهورة من قواعد بلاد المغرب، انظر: "معجم البلدان"، ۲۰/۳.

(۵۷) في (ب): الريح.

أما ترى ما نحن فيه؟ فسكت ولم يجنبي، فكلمته ثانية^(۵۸) فقال: هاك^(۵۹) هذا القرطاس، واجعله في مقدم السفينة، وأشير به إلى الرِّيح من حيث تأتي. فأخذته وجعلته كما أمر[ني]^(۶۰) قال: فكشف الله عن بصري، وإذا رجال قد أخذوا بطرف السفينة وجروها^(۶۱) من البحر وركزوها في البر، وقد انكسر في تلك الليلة سُفنٌ كثيرة، فلما كان الغد جاءتنا ريح طيبة، فأخرجنا السفينة من الرَّمْل وسرنا، والذي كان مكتوباً^(۶۲) في تلك الورقة أسماء أهل بدر. فصرنا نتلوا في أسمائهم حتى وصلنا مقصدنا سالمين رضي الله عنهم أجمعين.^(۶۳)

وحكى بعضهم، قال: كان لي ولد من أحبّ الخلق إليّ، وكان ذا ديانةٍ وتعففٍ، فقتله ابن الوزير ظلماً، فطلبت ثأره، فلم يأخذ أحد بيدي في ذلك، فجعلت أسأل الله تعالى بأهل بدر صباحاً ومساءً، واستجير بهم في أخذ ثأره^(۶۴) حتى ضاق صدري وأيست من أخذ الثأر^(۶۵)، فبينما أنا نائم ليلةً من الليالي إذ رأيت رجلاً بهيئةً سنيّةٍ وحالةً مرضيّةٍ، وقائلاً يقول: اقدموا يا أهل بدر^(۶۶)،

(۵۸) في (ب): ثانياً.

(۵۹) "هاك" أي خُذ.

(۶۰) "ني" سقط من (أ).

(۶۱) في (ب): وخرجوها.

(۶۲) في (ب): والذي مكتوب.

(۶۳) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة ۳، و"سيف النصر" للسنوسي، ص ۳۹.

(۶۴) في (ب): ثأر ولدي.

(۶۵) في (ب): ثأري.

(۶۶) في (ب) "اقدموا بأهل بدر" والصواب ما أثبت.

فَتَقَدَّمُوا، يَتْلُو^(۶۷) بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: سُبْحَانَ اللَّهِ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَدْرِ الَّذِينَ اسْتَجِيرَ بِهِمْ فِي أَحْذِ ثَأْرٍ وَلَدِي، وَاللَّهِ لَا تَبِعَهُمْ^(۶۸)، فَجَعَلْتُ أَسِيرَ خَلْفَهُمْ إِلَى أَنْ انْتَهَوْا إِلَى مَكَانٍ مَرْتَعٍ، وَجَلَسَ كُلُّ مِنْهُمْ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ نُورٍ، وَرَأَيْتُ أَقْوَامًا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ وَيَشْكُونَ عَلَيْهِمْ^(۶۹) أَحْوَالَهُمْ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا لِي لَا أَشْكُو لَهُمْ مِنْ قَتْلِ وَلَدِي، قَالَ: فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِمْ وَأَخْبَرْتَهُمْ بِقِصَّتِي، وَأَنَّهُ لَمْ يَأْخُذْ أَحَدٌ بِيَدِي فِي ثَأْرِ وَلَدِي، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ قَالَ: أَيَكُمُ يَأْتِينِي بِخَصْمٍ هَذَا الْمُسْكِينِ؟ فَذَهَبَ بَعْضُهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَ هَنِيئَةٍ أَيَّ لَحْظَةٍ لَطِيفَةٍ وَإِذَا بِهِ قَدْ أَقْبَلَ، وَالْغَرِيمُ مَعَهُ. فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الَّذِي قَتَلْتَ ابْنَ هَذَا الرَّجُلِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ لَهُ: وَمَا حَمَلَكَ عَلَى قَتْلِهِ؟ قَالَ: ظَلَمًا وَعَدْوَانًا. فَقَالَ: اجْلِسْ إِلَى الْأَرْضِ. فَجَلَسَ، ثُمَّ أَنَّهُ أَعْطَانِي خَنْجَرًا، وَقَالَ: هَذَا غَرِيمُكَ، اقْتُلْهُ كَمَا قَتَلْتَ وَلَدَكَ. قَالَ: فَأَخَذْتُهُ وَذَبَحْتُهُ، ثُمَّ انْتَبَهْتُ مِنْ نَوْمِي وَأَصْبَحَ النَّهَارَ، فَسَمِعْتُ ضَجَّةً عَظِيمَةً، وَالنَّاسُ يَقُولُونَ: قَدْ أَصْبَحَ ابْنُ الْوَزِيرِ ذَبِيحًا فِي فِرَاشِهِ وَلَمْ يَعْرِفْ قَاتِلَهُ.^(۷۰)

وَحَكَى بَعْضُهُمْ^(۷۱)، قَالَ: أَسْرَ ابْنُ عَمِّ لِي فِي بِلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَطَلَبَ الرُّومُ فِي فِدَائِهِ مَا لَا كَثِيرًا، فَلَمْ يُطَقْ إعْطَاؤُهُ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِأَسْمَاءِ أَهْلِ بَدْرِ فِي قِرْطَاسٍ، وَأَوْصَيْتُهُ بِحِفْظِهِمْ وَالتَّوَسُّلِ بِهِمْ. قَالَ: فَأَطْلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ غَيْرِ فِدَاءٍ، فَلَمَّا قَدِمَ إِلَيْنَا

(۶۷) "يتلو" أي يتبع.

(۶۸) في (أ): لا تبعهم، والصواب ما أثبت.

(۶۹) في (ب): إليهم.

(۷۰) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة ۴، و"سيف النصر" للسنوسي، ص ۴۱.

(۷۱) نسبه البقاعي إلى العسقلاني في "أسماء أهل بدر"، ورقة ۴.

سألناه عن ذلك، فقال: لَمَّا وصلتنى تلك الأسماء فعلت بها كما أمرتني فاستشأموني، فجعلوا يبيعونني^(۷۲)، وكان كل من اشتراني تصيبه مصيبة^(۷۳)، فنقصت في الثمن حتى باعوني بسبعة دنانير، فما مضى على من اشتراني بذلك غير ثلاثة أيام حتى أصيب بأعظم مصيبة، فأخذني وجعل يعذبني بأنواع العذاب، ويقول لي: أنت ساحر وأنا لا أبيعك بل أتقرب بقتلك للصليب. فما لبث قليلاً حتى رمحته دابته فهشمت وجهه فمات من حينه، فأخذني ابنه وجعل يعذبني بأنواع العذاب، واشتهر خبري بين الناس، فقالوا له: أخرج هذا الأسير من بلدتنا، فأبى إلا قتلي بالعذاب، فما مضى ثلاثة أيام حتى جاء خبر سفينة للملك أنها غرقت، وكان فيها ابن الملك وأموال عظيمة، فلما بلغ ذلك الخبر إلى الروم جاؤوا إلى الملك، وأخبروه بسائر ما كان من شأني، وقالوا له: متى مكث هذا المسلم في أرضنا هلكننا، ونحن لا نشك أنه من أولاد الأنبياء، فأرسله أيها الملك إلى أهله، فعند ذلك أطلقني الملك، وأعطاني مائة دينار، وجهّزني إلى بلادتي، فهذا كان سبب فكاكي من الأسر، والحمد لله تعالى^(۷۴).

وفضائل أهل بدر رضي الله عنهم كثيرة، ومناقبهم شهيرة، نفعنا الله بحبّهم، وحشرنا معهم تحت لواء سيّدنا محمد صلى الله عليه وسلم.



(۷۲) في (أ) و (ب): "يبيعونني" والصواب ما أثبت.

(۷۳) في (ب): فكل من اشتراني تصيبه مصيبة.

(۷۴) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة ۴.

الباب الثانی

في شرح شيءٍ من قصّة أهل بدرٍ رضي الله عنهم

اعلم رحمك الله تعالى أنّ "بدرًا" قرية مشهورة على نحو أربع مراحلٍ من المدينة الشريفة^(۷۵)، قيل: نسبت إلى بدر [بن يَحْمَد]^(۷۶) بن النضر بن كنانة^(۷۷)، وقيل: إلى بدر بن الحارث^(۷۸)، وقيل: إلى بدر بن كَلْدَة^(۷۹)، وقيل: إنها اسم لبئرٍ فيها لاستدارتها وصفائها، كان البدر يرى فيها^(۸۰).

وكان خروج النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إليها في السنة الثانية من الهجرة لإثنتي عشرة ليلة خلت من رمضان^(۸۱) أو لثمان ليالٍ^(۸۲)، وفي عدة

(۷۵) انظر: "تهذيب الأسماء واللغات" للنووي، القسم الثاني، حرف الباء، فصل في أسماء المواضع، ۳/۳۷ و"شرح صحيح مسلم" للنووي (۱۷۶۳)، كتاب الجهاد والسير، باب الإمداد بالملائكة... إلخ، ۹۴/۱۲.

(۷۶) زيادة من "المواهب اللدنية" للقسطلاني، المقصد الأول، مغازيه وسراياه وبعوثه صلى الله عليه وسلم، ۱۷۸/۱.

(۷۷) كان نزل هناك فنسبت إليه، انظر: "فتح الباري" لابن حجر، كتاب المغازي، باب قصة غزوة بدر، ۳۵۵/۷.

(۷۸) حافر البئر هناك، انظر: "الإشارة إلى سيرة المصطفى" لمغلطاي، السيرة النبوية، الغزوات والسرايا والبعوث، غزوة بدر الكبرى، ص ۱۹۷.

(۷۹) في (أ): "كامدة" والصواب ما أثبت.

(۸۰) انظر: "الإشارة إلى سيرة المصطفى" لمغلطاي، السيرة النبوية، الغزوات والسرايا والبعوث، غزوة بدر الكبرى، ص ۱۹۷.

(۸۱) انظر: "الطبقات الكبرى" لابن سعد، السيرة النبوية الشريفة، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۸/۲.

(۸۲) انظر: "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲/۲۰۴، و"المحبر" لابن حبيب، غزوات النبي

أصحابه صلى الله عليه وسلم الذين خرجوا معه خلاف، فقيل: أنهم [ثلاث مائة وسبعة عشر^(۸۳)، وقيل: وخمسة عشر^(۸۴)، وقيل: [ثلاث مائة وثلاثة وستون، وقيل: وأربعة وستون^(۸۶)، وقيل غير ذلك، وأصح الأقوال أنهم كانوا ثلاث مائة وثلاثة عشر^(۸۷)، ولذلك ورد أنه عليه الصلاة والسلام أمر بعدهم، فأخبر بأنهم ثلاث مائة وثلاثة عشر، ففرح بذلك وقال: ((عِدَّةُ أَصْحَابِ

صلى الله عليه وسلم، ص ۱۱۱.

(۸۳) كما في "كشف الأستار" (۱۷/۸۴)، كتاب الهجرة والمغازي، باب غزوة بدر، ۳۲۱/۲، عن أبي موسى رضي الله عنه، قال: كان عدة أهل بدر عدة أصحاب طالوت يوم جالوت، ثلاث مائة وسبعة عشر. قال البزار: لا نعلمه عن أبي موسى إلا من هذا الوجه.

(۸۴) انظر: "الإشارة إلى سيرة المصطفى" لمغلطاي، السيرة النبوية، الغزوات والسرايا والبعوث، ص ۱۹۸، و"الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۱۴/۲، و"دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر عدد أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، ۳۸/۳.

(۸۵) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۸۶) القولان الأخيران أي "ثلاث مائة وثلاثة وستون" و"أربعة وستون"، لم اهتمد إلى تخريجهما، إلا قال ابن سيد الناس: فجملة من ذكرنا، من الخرج: مائة وخمسة وتسعون، ومن الأوس: أربعة وسبعون، ومن المهاجرين: أربعة وتسعون، فذلك ثلاثمائة وثلاثة وستون، وهذا العدد أكثر من عدد أهل بدر، وإنما جاء ذلك من جهة الخلاف في بعض من ذكرنا، انظر: "عيون الأثر" لابن سيد الناس، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم وبعوثه وسراياه، غزوة بدر الكبرى، ذكر تسمية من شهد بدرًا من المسلمين، ۴۳۱/۱.

(۸۷) قاله الزرقاني: أرجح الأقوال، انظر: "شرح الزرقاني على المواهب"، المقصد الثامن، الفصل الثالث في إنبائه صلى الله عليه وسلم بالأبناء المغيبات، ۱۰/۱۱۶، وفي "السيرة الحلبية"، باب ذكر مغازيه صلى الله عليه وسلم، غزوة بدر الكبرى، ۲/۲۰۵: هذا قول عامة السلف كما قاله ابن جرير رحمه الله، ومن زاد على ذلك عد منهم من رده صلى الله عليه وسلم من الروحاء.

وكان المسلمون في قلة وعدم أهلية للحرب، وذلك أنهم لم يخرجوا بنية قتال، وإنما بلغهم أن أبا سُفيان ابن حرب مقبل من الشام في ألف بعيرٍ لقريشٍ، فيها أموال عظام، ولم يبق بمكة قرشي ولا قريشياً له مثقال فصاعداً إلا بعث به في العير^(۸۹)، وفيها سبعون رجلاً^(۹۰) أو ثلاثون أو أربعون^(۹۱)، فلم يحتفل لها رسول الله صلى الله عليه وسلم احتفالاً بليغاً بل قال ((مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ)) أي مركوبه الذي يركب عليه ((حَاضِراً فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا)) فجعل رجال يستأذونه في ظهورهم في علو المدينة، فقال: ((لَا، إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِراً))^(۹۲) وتخلّف بشر كثير لم يلاموا.^(۹۳)

(۸۸) أخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" (۳۹۵۰)، باب من اسمه خالد، ۶۵/۳، والبيهقي في "دلائل النبوة"، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر عدد أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذين خرجوا معه إلي بدر، ۳۷/۳: عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه. قال الهيثمي في "مجمع الزوائد" (۹۹۵۰)، كتاب المغازي والسير، باب غزوة بدر، ۶/۶۷: رواه الطبراني وإسناده حسن.

(۸۹) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي... إلخ، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۱۸/۴، وكتاب "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۴۲/۱.

(۹۰) كما ذكر ابن عتبة وابن عائد، انظر: "شرح الزرقاني على المواهب"، كتاب المغازي، باب غزوة بدر العظمى، ۲/۲۶۳.

(۹۱) قاله ابن إسحاق، انظر: "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۱۹۹/۲.

(۹۲) أخرجه مسلم في "صحيحه" (۱۹۰۱)، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد، ص ۷۵۸، وغيره عن أنس رضي الله عنه.

(۹۳) انظر: "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۸/۲، وكتاب "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۳۴/۱، وفيه أيضاً: كان ممن تخلّف أسيد بن حضير، فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له أسيد: الحمد لله الذي سرك وأظهرك على عدوك والذي بعثك بالحق، ما تخلّفت عنك رغبة بنفسك عن نفسك، ولا ظننت أنك تلاقي عدواً، ولا

وبلغ أبا سُفيان الخبر فاستأجر ضمضم ابن عمرو الغفاري بعشرين مثقالاً رسولاً إلى مكة^(۹۴)، فقبل وصول^(۹۵) ضمضم على قريش بثلاث ليال رأت عاتكة بنت عبد المطلب عمّة النبي صلى الله عليه وسلم رؤياً فأعظمتها، وأصبحت^(۹۶) بعثت إلى أخيها العباس بن عبد المطلب، فقالت له^(۹۷) يا أخي، [لقد]^(۹۸) رأيت الليلة رؤياً أفظعتني، ليدخلنّ على قومك منها شرّ وبلاء. فقال: وما هي؟ فقالت: لن أحدثك حتى تعاهدني أنك لا تذكرها، فإنهم إن^(۹۹) سمعوها آذونا وأسمعونا ما لا نحب^(۱۰۰)، فعاهدها العباس، فقالت: رأيت أن^(۱۰۱) رجلاً أقبل على بعير فوق^(۱۰۲) الأبطح، فصاح بأعلى صوته: انفروا يا آل غُدر لمصارعكم في ثلاثٍ، وصاح ثلاث صيحاتٍ، فأرى الناس اجتمعوا إليه، ثم دخل المسجد ففعل كذلك على رأس الكعبة، ثم كذلك على أبي قبيس، ثم أرسل

ظننت إلا أنها العير. فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((صَدَقَتْ)).

(۹۴) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغاري، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۱۹/۴، و"السيرة الحلبية"، باب غزوة بدر الكبرى، ۱۹۷/۲.

(۹۵) في (ب): قبل مقدم.

(۹۶) في (ب): فظعتها فأصبحت.

(۹۷) "له" سقط من (ب).

(۹۸) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۹۹) في (ب): إذا.

(۱۰۰) في (أ): لم نحب، والصواب ما أثبت.

(۱۰۱) "أن" سقط من (ب).

(۱۰۲) في (ب): فوقف.

صخرةً عظيمةً لها حسٌ عظيمٌ، تقطعت^(۱۰۳) علی کل بیت من دور قومك.

ففشا الحديث حتى قال أبو جهل للعبّاس: يا بني عبد المطلب، متى حدث فيكم هذه النبّية، ما رضيتم أن تتنبأ رجالكم حتي تتنبأ نساؤكم، فتربص بكم ثلاث ليالٍ فإن لم تكن رؤياها كتبنا عليكم كتاباً أنكم أكذب أهل بيتٍ في العرب. فقال له العباس: فهل^(۱۰۴) أنت متته، فإنّ الكذب فيك وفي بيتك. قال العباس: فلما أمسيت لم تبق امرأة من بني عبد المطلب إلا أتتني فقالت: أقررتم لهذا^(۱۰۵) الفاسق أن يقع في رجالكم ثم قد تناول نساءكم. فغدوت له في اليوم الثالث من رؤيا عاتكة وأنا حديدٌ مُغضَبٌ فإذا هو يشتدّ ويسرع غادياً^(۱۰۶) وكان رجلاً خفيفاً، فقلت في نفسي: ما له، لعنه الله، أكل هذا فرقاً^(۱۰۷) مني؟ فإذا^(۱۰۸) هو قد سمع ما لم أسمع، صوت ضمضم بن عمرو، ويصرخ واقفاً على بعيره قد جدعه^(۱۰۹)، وحوّل رحله، وشقّ قميصه، وهو يقول: يا معشر قريش، يا آل لؤي بن غالب، أموالكم مع أبي سفيان، قد عرض لها محمد في أصحابه، الغوث، الغوث، والله ما أدري^(۱۱۰) أن تدركوها. فشغلنا الأمر، وفزع الناس أشدّ

(۱۰۳) في (ب): فقطعت.

(۱۰۴) في (ب): هل لا، والصواب ما أثبت.

(۱۰۵) في (أ) و (ب): "هذا" والصواب ما أثبت.

(۱۰۶) في (ب): عادياً، والصواب ما أثبت.

(۱۰۷) في (أ): فراق، والصواب ما أثبت.

(۱۰۸) في (ب): وإذا.

(۱۰۹) في (ب): بعير قد جدعه، والصواب ما أثبت.

(۱۱۰) في (ب): ما أرى.

الفرع، وأشفقوا من رؤيا عاتكة، وتجهّزوا من كل جهة^(۱۱۱).
 وأجمع^(۱۱۲) أمية بن خلف على القعود، وذلك أنه كان صديقاً لسعد بن
 معاذ رضي الله عنه، وكان أمية إذا مرّ بالمدينة نزل على سعد وإذا مرّ سعد بمكة
 نزل على أمية، فاتفق لسعد مرّة أنه يطوف بالبيت مع أمية نصف النهار فلقيهما أبو
 جهل، فقال: أراك تطوف آمناً وقد آويتم الصّباة^(۱۱۳)؟ فقال سعد ورفع صوته
 عليه: والله، لكن منعني هذا لأمنعك ما هو أشدّ عليكم^(۱۱۴) منه، طريقك إلى
 المدينة. فقال له أمية: لا ترفع صوتك على أبي الحکم، سيّد أهل الوادي. فقال له
 سعد: دعنا منك^(۱۱۵) يا أمية، فوالله، لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم،
 يقول: إنه قاتلك. ففرع لذلك أمية فرعاً شديداً، وقال: والله، لا يكذب محمّد إذا
 حدث، لا أخرج من مكة. فلما أراد التّخلف في هذه الواقعة أتاه أبو جهل، فقال:

(۱۱۱) خبر "رؤيا عاتكة وقُدوم ضمضم الغفاري مكة" في "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي،
 الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۱۹/۴، وغيره. أخرجه الحاكم في "المستدرک على
 الصحيحين" (۴۳۵۳)، كتاب المغازي والسرايا، ۵۵۶/۳، والطبراني في "المعجم الكبير" (۲۰۳۱۴)،
 مسند النساء، باب العين، ۳۳۴/۱۰، والبيهقي في "دلائل النبوة"، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى
 الله عليه وسلم... إلخ، باب ذكر سبب خروج النبي صلى الله عليه وسلم ورؤيا عاتكة... إلخ، ۲۸/۳،
 وغيرهم عن عروة بن الزبير رضي الله عنه.

(۱۱۲) في (أ): واجتمع، والصواب ما أثبت.

(۱۱۳) في (ب): أوتيتم الصّباة.

قال الحافظ العسقلاني في "الفتح الباري" (۳۹۵۰)، كتاب المغازي، باب ذكر النبي صلى الله عليه
 وسلم من يقتل بدر، ۳۵۳/۷: "الصّباة"، بضم المهملة وتخفيف الموحدة، جمع صابي بموحدة
 مكسورة ثم تحتانية خفيفة بغير همز، وهو الذي ينتقل من دين إلى دين.

(۱۱۴) في (ب): عليك.

(۱۱۵) هكذا في الأصلين وفي رواية البيهقي، وعند البخاري: عنك.

یا أبا صفوان، إن تحلّفت وأنت سيّد أهل الوادي، تحلّف الناس معك. (۱۱۶) وأتاه عُبَيْة ابن أبي مُعَيْط بين قومه بمِحْمَرَةٍ ثم قال: استحمر إنما أنت (۱۱۷) من النساء. (۱۱۸) فلم يزالوا به حتى قال: يا أمّ صفوان، جهّزيني. فقالت: أُنسيت ما قال أخوك الثيربي؟ قال: لا، ما أريد أن أجوزَ معهم إلا قريباً. فاشتري أجود بعيرٍ بمكة، وجعل لا ينزل منزلاً إلا عقل بعيره حتى قتله الله، (۱۱۹) كما سيأتي إن شاء الله تعالى.

فخرجوا زهاء ألف (۱۲۰) مقاتل، كما قال تعالى: ﴿بَطْرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [الأنفال: ۴۷]، معهم مائتا فرسٍ يقودونها، (۱۲۲) وست

(۱۱۶) أخرجه البخاري في "صحيحه" (۳۹۵۰)، كتاب المغازي، باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم من يقتل بيدر، ص ۹۹۴، والبيهقي في "دلائل النبوة"، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل بيدر من المشركين... إلخ، ۲۶/۳: عن عبد الله بن مسعود، يحدث عن سعد بن معاذ رضي الله عنهما.

(۱۱۷) في (ب): فأنت.

(۱۱۸) أخرجه ابن اسحاق عن عبد الله بن أبي نجیح، انظر: "السيرة النبوية" لابن هشام، ذكر رؤيا عائكة بنت عبد المطلب، ۲/۲۰۰.

(۱۱۹) أخرجه البخاري في "صحيحه" (۳۹۵۰)، كتاب المغازي، باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم من يقتل بيدر، ص ۹۹۴، والبيهقي في "دلائل النبوة"، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل بيدر من المشركين... إلخ، ۲۶/۳: عن عبد الله بن مسعود، يحدث عن سعد بن معاذ رضي الله عنهما.

(۱۲۰) "زهاء ألف" أي ما يقرب منه.

(۱۲۱) انظر: "شرح الزرقاني على المواهب"، كتاب المغازي، باب غزوة بدر العظمى، ۲/۲۶۱، و"سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۴/۷۵.

(۱۲۲) "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر سبب خروج النبي صلى الله عليه وسلم ورؤيا عائكة... إلخ، ۳/۳۲.

مئة درع،^(۱۲۳) والقیان یضر بن بالدقوف.^(۱۲۴)

وحین أراد الخروج صلى الله عليه وسلم في ثامن رمضان أو ثاني عشرة - كما تقدّم - ردّ من استصغره^(۱۲۵) كعبد الله بن عمر^(۱۲۶) وأسامة بن زيد^(۱۲۷)، وقال لعمير بن أبي وقاص: ارجع. فبكى فأجازه فقتل ببدر رضي الله عنه، وهو ابن ستّ عشرة سنة.^(۱۲۸) وكان بين يديه صلى الله عليه وسلم ريتان سَوْدَاوان، أحدهما^(۱۲۹) مع علي بن أبي طالب رضي الله عنه، يقال لها: العُقَاب^(۱۳۰)، وكان سيّته إذ ذاك عشرين سنة^(۱۳۱)، واستخلف صلى الله عليه وسلم ابن أمّ

(۱۲۳) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۲۲/۴.

(۱۲۴) "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر سبب خروج النبي صلى الله عليه وسلم ورؤيا عاتكة... إلخ، ۳۲/۳.

(۱۲۵) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۸/۲، و"سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۲۳/۴.

(۱۲۶) في الأصلين: "عبد الله بن ضمير"، والصواب ما أثبت.

(۱۲۷) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۲۳/۴.

(۱۲۸) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۳۵/۱، و"الطبقات الكبرى"، لابن سعد، طبقات البدرين من المهاجرين، عمير بن أبي وقاص، ۱۱۰/۳، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۲۳/۴.

(۱۲۹) في (ب): أحدهما.

(۱۳۰) قاله ابن إسحاق، انظر "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲۰۴/۲.

(۱۳۱) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۲۴/۴.

مکتوم علی الصَّلَاة^(۱۳۲)، وكان عليه الصلاة والسلام لابساً درعه "ذاتَ
 الفضُول"^(۱۳۳)، ومتقلداً بسيفه "الغضب"^(۱۳۴)، وكانت إبله سبعين بعيراً
 يعتقبونها^(۱۳۵)، وكان معه فرسان فقط، إحداهما^(۱۳۶) لمِقداد بن الأسود والثانية
 للزبير بن العوّام^(۱۳۷)، وأفطر النَّاس بعد أن صام يوماً أو يومين^(۱۳۸) واستشار
 النَّاسَ فأتوا بما يسر، ومن كلامهم رضي الله عنهم: لا نقول لك كما قالت بنو
 إسرائيل لموسى^(۱۳۹): ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾^(۳۰)
 [المائدة: ۲۴] ولكن اذهب أنت وربك فقاتلا إنا معكم مقاتلون، والله، لنقاتلن بين

(۱۳۲) "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲/۲۰۴، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد
 مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۴/۲۴.

(۱۳۳) في (ب): ذات الفصول، والصواب ما أثبت.

(۱۳۴) في (أ): الغضب، وفي (ب): القضيبي، والصواب ما أثبت، انظر: "المغازي" للواقدي، بدر القتال،
 ۱/۱۰۵ و"سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر،
 ۴/۲۴.

(۱۳۵) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۱/۳۸، و"الطبقات الكبرى"، لابن سعد، ذكر عدد مغازي
 رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۲/۸، و"سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي
 رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۴/۲۴.

(۱۳۶) في (ب): أحدهما.

(۱۳۷) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۱/۴۲، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول
 الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۴/۲۴.

(۱۳۸) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۱/۵۹، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول
 الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۴/۲۵.

(۱۳۹) "لموسى" سقط من (ب).

یدیک ومن خلفک وعن یمینک وعن شمالک. ^(۱۴۰) فقال صلی اللہ علیہ وسلم: ((سِيرُوا عَلَى بَرَكََةِ اللَّهِ وَأَبْشِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ)) يعني العير أو القوم، ((وَاللَّهُ، لَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى مَصَارِعِ الْقَوْمِ)) ^(۱۴۱)، وكانت ليلة الجمعة، ^(۱۴۲) وأنزل عليهم النعاس أمانةً، وجاءهم مطرٌ أذهبوا به الجنابة وثبت لهم رمل الأرض ^(۱۴۳)، ورسول الله صلى الله عليه يصلي تحت الشجرة ^(۱۴۴) حتى أصبح ^(۱۴۵)، ثم قال سعد بن معاذ: يا رسول الله، ألا نبني لك عريشاً تكون فيه ^(۱۴۶)، فكان صلى الله عليه وسلم في العريش هو وأبو بكر فقط، وكان سعد

(۱۴۰) "الجامع الصحيح" للإمام البخاري (٤٦٠٩)، كتاب التفسير، باب: فاذهب أنت... إلخ، ص ۱۱۴: عن ابن مسعود رضي الله عنه، والحديث: (۳۹۵۲)، كتاب المغازي، باب قول الله تعالى: إذ تستغيثون... إلخ، ص ۹۹۶: عن ابن مسعود رضي الله عنه، و"المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۶۰/۱، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ۲۶/۴.

(۱۴۱) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۶۱/۱، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ۲۶/۴.

(۱۴۲) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ۳۰/۴.

(۱۴۳) كما قاله تعالى: ﴿إِذْ يَغْشَىٰكُمْ النُّعَاسُ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنْزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رَجْزَ الْفِطْنِ وَيُعَلِّمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝﴾ [الأنفال: ۱۱]، انظر: "المواهب اللدنية، مغازيه وسراياه وبعوثه صلى الله عليه وسلم، ۱۸۱/۱.

(۱۴۴) في (ب): تحت شجرة.

(۱۴۵) "مسند أحمد" (۱۰۳۵)، مسند علي بن أبي طالب، ۳۵۲/۱، وغيره.

(۱۴۶) "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲۱۱/۲.

ابن مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَىٰ بَابِهِ مَتَوْشِحًا بِالسَّيْفِ^(۱۴۷)، وَمَشَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعِ الْمَعْرَكَةِ وَجَعَلَ يَشِيرُ بِيَدِهِ: «هَذَا مَصْرَعُ فَلَانٍ وَهَذَا مَصْرَعُ فَلَانٍ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى»، فَمَا تَعَدَّى أَحَدٌ مِنْهُمْ مَوْضِعَ إِشَارَتِهِ، رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا^(۱۴۸).

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ، هَذِهِ^(۱۴۹) قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ بِخِيَلِهَا وَفَخْرِهَا، تُجَادِلُ وَتُكَذِّبُ رَسُولَكَ، اللَّهُمَّ فَتَصْرِكِ الَّذِي وَعَدْتِي))^(۱۵۰)

وَأَرَادَ بَعْضُ الْعَرَبِ أَنْ يَمْدَّ قُرَيْشًا، فَأَرْسَلُوا لَهُ: إِنْ كُنَّا نَقَاتِلُ النَّاسَ فَمَا بَنَّا مِنْ ضَعْفٍ وَلَئِنْ كُنَّا نَقَاتِلُ اللَّهَ - كَمَا يَزْعُمُ مُحَمَّدٌ - فَمَا لِأَحَدٍ بِاللَّهِ مِنْ طَاقَةٍ^(۱۵۱). فَلَمَّا نَزَلَ النَّاسُ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ حَتَّى وَرَدُوا حَوْضَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «دَعُوهُمْ»، فَقَتَلُوا كُلَّهُمْ إِلَّا حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ وَأَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ رَضِيَ

(۱۴۷) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر عدد مغازی رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر، ۱۱/۲.

(۱۴۸) أخرجه أحمد في "مسنده" (۱۸۴)، مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ۱/۱۱۳، ومسلم في "صحيحه" (۷۶-۲۸۷۳)، كتاب الجنة وصفة... إلخ، باب عرض مقعد الميت... إلخ، ص ۱۱۰: عن أنس بن مالك باختلاف بعض الألفاظ، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ۳۰/۴.

(۱۴۹) في (أ): "إن هذه"، والصواب ما أثبت.

(۱۵۰) كما أخرجه ابن اسحاق والواقدي، انظر: "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲۱۱/۲، و"المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۷۰/۱، وانظر: "السيرة الحلبية"، باب غزوة بدر الكبرى، ۲۱۴/۲.

(۱۵۱) انظر: "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲۱۱/۲ و"المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۷۱/۱.

اللہ عنہ، وکان یمینہ العظیم^(۱۵۲): وَالَّذِي نَجَّانِي يَوْمَ (۱۵۳) بدرٍ (۱۵۴).
وَأرسلت قريش عُمير^(۱۵۵) بن وهب الجُمَحِيِّ -وَأسلم بعد ذلك رضي الله عنه- يحرز الصَّحابة، فرجع وقال لهم: يا معشر قريش، البُلايا^(۱۵۶) تحمل المنايا، نواضح^(۱۵۷) يثرب تحمل الموت الناقع^(۱۵۸)، قوم ليس لهم منعة ولا ملجأ إلا سَيُوفُهُمْ، أما ترونهم خرساً لا يتكَلَّمُونَ، يَتَلَمَّظُونَ تَلَمَّظَ^(۱۵۹) الأفاعي، واللَّهِ، ما أرى أن يقتل رجل منهم حتى يقتل منكم، فإذا أصابوا منكم أعدادهم فما في العيش خير بعد ذلك^(۱۶۰). فبعثوا بعد ذلك أبا سلمة^(۱۶۱) الجُشَمِيِّ، فقال:

(۱۵۲) في (ب): المعظم.

(۱۵۳) في (ب): "والذي نجاني في يوم بدر"، والصواب ما أثبت.

(۱۵۴) انظر: "تاريخ الأمم والملوك" للطبري، السنة الثانية، ذكر وقعة بدر الكبرى، ۳۰/۲، و"السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲/۲۱۱، و"المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۷۲/۱.

(۱۵۵) في (ب): عمر، والصواب ما أثبت.

(۱۵۶) "البُلايا" جمع بَلِيَّةٍ، وهي الناقة أو الدَّابَّة التي تحفر بيدها حفرة ويشدُّ رأسها، وتبلى، أي تترك على قبر المَيِّت، فلا تعلف ولا تسقى حتى تموت، وكان بعض العرب ممَّن يقرُّ بالبعث، يزعم أنَّ صاحبها يحشر عليها ركباً، وإذا لم يفعل بها ذلك يحشر ماشياً. (انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۱۴۱/۴)

(۱۵۷) التَّواضح جمع ناضح الإبل التي يستقي عليها الماء. (انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۱۴۱/۴)

(۱۵۸) التَّاقع: البالغ، ويقال: الثابت. (انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۱۴۱/۴)

(۱۵۹) ...يَتَلَمَّظُونَ: التَلَمَّظُ إدارة اللسان في الفم وتحريكه، يتتبع أثر ما كان فيه. (انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۱۴۲/۴)

(۱۶۰) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۷۲/۱ و"السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲/۲۱۲، وانظر: "السيرة الحلبية"، باب غزوة بدر الكبرى، ۲/۲۱۵.

واللہ، ما رأیت عداداً^(۱۶۲) ولا حلقةً ولا کراعاً ولكن رأیت قوماً لا یریدون أن یؤوبوا إلى أهلهم، قوم مستمیتون، زُرَقَ العُیون^(۱۶۳) كأنها الحصى. فألقی اللہ فی قلوبهم الرُّعب، حتی قال عُتبة^(۱۶۴) بن ربيعة: یا معشر قریش، إنکم [إن]^(۱۶۵) أصبتموهم لا یزال الرجل ینظر فی وجه رجلٍ یکره النظر إلیه فقتل ابن عمه أو رجلاً من عشیرته، فارجعوا^(۱۶۶)، ولكن لیقضی اللہ أمراً کان مفعولاً، فتهیؤا، وسلّ أبو جهل سیفه، فضرب به متن فرسه، فقیل له: بئس الفأل هذا. (۱۶۸)

وسوّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصُّفوف وخطب خطبةً، قال فیها: ((أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَحْتَكُمُ عَلَى مَا حَكَّمَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ وَأَنْهَاكُمُ عَمَّا نَهَى اللَّهُ

(۱۶۱) فی "المغازی" للواقدي، بدر القتال، ۷۲/۱: أبا أسامة الجُشمي.

(۱۶۲) فی (أ): عوداً وفي (ب): عدواً، والصواب ما أثبت.

(۱۶۳)...قال الزمخشري في "الكشاف"، سورة طه، تحت الآية: ۱۰۲، ۷۹/۳: الزرقاة أبغض شيء من ألوان العيون إلى العرب لأن الرُّوم أعداؤهم وهم زُرَقَ العيون ولذلك قالوا في صفة العدو: أسود الكبد، أصهب السبال، أزرق العين.

(۱۶۴) "المغازی" للواقدي، بدر القتال، ۷۳/۱، وانظر: "إمتاع الأسماع" للمقريزي، غزوة بدر الكبرى، ۱۰۲/۱، و"سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ غزوة بدر الكبرى، ۳۲/۴.

(۱۶۵) فی (أ): عتيبة، والصواب ما أثبت.

(۱۶۶) ما بين المعوقين سقط من (أ).

(۱۶۷) "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲۱۲/۲، و"دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب غزوة بدر الكبرى، باب كيف كان بدء القتال... إلخ، ۳/۶۵.

(۱۶۸) "تاريخ الأمم والملوك" للطبري، السنة الثانية، ذكر وقعة بدر الكبرى، ۳۱/۲.

عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ عَظِيمٌ شَأْنُهُ، يَأْمُرُ بِالْحَقِّ وَيُحِبُّ الصَّدَقَ وَيُعْطِي
 الْخَيْرَ أَهْلَهُ عَلَى مَنَازِلِهِمْ عِنْدَهُ، وَإِنَّكُمْ أَصَبَحْتُمْ بِمَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ [الْحَقِّ] (۱۶۹)
 لَا يَقْبَلُ اللَّهُ فِيهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَا (۱۷۰) ابْتَغَىٰ بِهِ وَجْهَهُ، وَإِنَّ الصَّبْرَ فِي مَوَاطِنِ
 الْبَأْسِ مِمَّا يُفَرِّجُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ الْهَمَّ وَيُنْجِي بِهِ (۱۷۱) مِنَ الْعَمِّ، وَتُدْرِكُونَ
 النَّجَاةَ فِي الْآخِرَةِ، فَاسْتَحْيُوا (۱۷۲) الْيَوْمَ أَنْ يَطْلُعَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ
 أَمْرِكُمْ يَمْقُتْكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: ﴿لَقَدْ تَلَّاهُ أَكْبَرُ مِنْ مَّقَاتِلِكُمْ
 أَنْفُسَكُمْ﴾ [غافر: ۱۰]، أَنْظَرُوا الَّذِي أَمَرَكُمْ بِهِ، فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ، يَرْضَىٰ بِهِ (۱۷۳)
 رَبُّكُمْ عَنْكُمْ، وَتَسْتَوْجِبُوا الَّذِي وَعَدَكُمْ بِهِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَمَغْفِرَتِهِ، فَإِنَّ وَعْدَهُ حَقٌّ،
 وَقَوْلُهُ حَقٌّ وَعِقَابُهُ شَدِيدٌ، وَإِنَّمَا أَنَا وَأَنْتُمْ بِاللَّهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ إِلَيْهِ لَجَأْنَا، وَبِهِ
 اعْتَصَمْنَا، (۱۷۴) وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا، وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ، يَغْفِرُ اللَّهُ [لَنَا] (۱۷۵)
 وَلِلْمُسْلِمِينَ. (۱۷۶)

(۱۶۹) ما بین المعقوفین سقط من (أ).

(۱۷۰) فی (ب): من.

(۱۷۱) "به" سقط من (ب).

(۱۷۲) فی (ب): فاستحیوا.

(۱۷۳) "به" سقط من (ب).

(۱۷۴) فی (ب): إلیه ملجأنا وبه اعتمادنا.

(۱۷۵) ما بین المعقوفین سقط من (أ).

(۱۷۶) "المغازی" للواقدي، بدر القتال، ۳۴/۱، وانظر: "سبل الهدی والرشاد"، ذکر عدد مغازی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ۳۲/۴.

وابتہلَّ صلى الله عليه وسلم في الدعاء^(۱۷۷) حتى قال: ((اللَّهُمَّ، إِنَّ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعِصَابَةَ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ))^(۱۷۸)، ((اللَّهُمَّ، إِنِّي أَنشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ))^(۱۷۹)، ((اللَّهُمَّ إِنَّ ظَهَرُوا عَلَى هَذِهِ الْعِصَابَةِ ظَهَرَ الشَّرِّ، وَلَا يَقُومُ لَكَ دِينَ!))^(۱۸۰). ورُكِعَ ركعتين، يقول في صلاته: ((اللَّهُمَّ لَا تَخْذُلْنِي، اللَّهُمَّ أَنشُدْكَ^(۱۸۱) مَا وَعَدْتَنِي))^(۱۸۲)، ((اللَّهُمَّ إِنَّ تَشَأْ لَا تُعْبَدُ^(۱۸۳) بَعْدَ الْيَوْمِ))^(۱۸۴)، وكان كثيراً ما يقول في سجوده إذ ذاك: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ))، لا

(۱۷۷) "في الدعاء" سقط من (ب).

(۱۷۸) أخرجه ابن إسحاق، انظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ۳۶/۴، وأخرجه مسلم في "صحيحه" (۱۷۶۳)، كتاب الجهاد والسير، باب إمداد الملائكة في غزوة بدر... إلخ، ص ۷۰، وغيره عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، بلفظ: ((اللَّهُمَّ إِنَّ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ)).

(۱۷۹) أخرجه البخاري في "صحيحه" (۲۹۱۵)، كتاب الجهاد والسير، باب ما قيل في درع النبي صلى الله عليه وسلم، ص ۷۵۲، عن ابن عباس رضي الله عنهما.

(۱۸۰) أخرجه البيهقي في "دلائل النبوة"، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم على المشركين... إلخ، ۵۴/۳، عن ابن عباس وحكيم بن حزام وإبراهيم التيمي رضي الله عنهم.

(۱۸۱) في (ب): "إني أنشدك"، والصواب ما أثبت.

(۱۸۲) أخرجه سعيد بن المنصور في "سننه" (۲۸۷۲)، كتاب الجهاد، باب جامع الشهادة، ۳۱۲/۲، عن عبيد الله بن عبد الله، قال: قال: لما كان يوم بدر فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى المشركين، وتكاثروهم ونظر إلى المسلمين فاستقبلهم، فركع ركعتين، وقام أبو بكر عن يمينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاته: ((اللَّهُمَّ لَا تُودِّعْ مِنِّي، اللَّهُمَّ لَا تَخْذُلْنِي، اللَّهُمَّ لَا تَتْرُكْنِي، اللَّهُمَّ أَنشُدْكَ مَا وَعَدْتَنِي، اللَّهُمَّ إِنَّ يَهْزِمَ هَذَا الْجَمْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ هَذَا الْجَمْعُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَا تُعْبَدُ أَبَدًا... إلخ)).

(۱۸۳) في (ب): "أن لا تعبد"، والصحيح ما أثبت.

(۱۸۴) أخرجه البخاري في "صحيحه" (۴۸۷۵)، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ

یزید علیہا، یُکرّرها مدة^(۱۸۵) وهو ساجد حتى فتح عليه^(۱۸۶)، وسقط رداءه من كثرة ما ابتهل ماداً يديه، فألقاه أبو بكر رضي الله عنه، [و]^(۱۸۷) التزمه من وراءه^(۱۸۸)، فقال: ((يَا نَبِيَّ اللَّهِ، كَفَاكَ مُنَاشِدُ رَبِّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ))^(۱۸۹).

قال الإمام أبو سليمان الخطابي^(۱۹۰): لا يجوز أن يتوهم أن أبا بكر كان أوثق بربه من النبي صلى الله عليه وسلم، بل الحامل له صلى الله عليه وسلم شفقتة على أصحابه وتقوية قلوبهم لأنه كان أول مشهّد شهدوه مع قتلهم وكثرة بأس

يُؤْتُونَ الدُّبُرَ ۖ ﴿٥٠﴾، ص ۱۲۴۸، عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما.

(۱۸۵) في (أ): مرة، لعل الصواب ما أثبت.

(۱۸۶) أخرجه الحاكم في "المستدرک" (۸۴۰)، كتاب الإمامة وصلاة الجماعة، باب تطويل الدعاء في سجود... إلخ، ۱/ ۴۸۲، عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه، قال: لما كان يوم بدر قاتلت شيئاً من قتال ثم جئت مسرعاً لأنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل فحئت فأجده وهو ساجد يقول: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ)) لا يزيد عليها، فرجعت إلى القتال، ثم جئت وهو ساجد، يقول ذلك، ثم ذهبت إلى القتال ثم جئت وهو ساجد يقول ذلك، فلم يزل يقول ذلك حتى فتح الله عليه.

(۱۸۷) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۱۸۸) في (ب): من رداءه، والصواب ما أثبت.

(۱۸۹) أخرجه مسلم في "صحيحه" (۱۷۶۳)، كتاب الجهاد والسير، باب الإمداد بالملائكة... إلخ، ص ۷۰۰، عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، قال: لما كان يوم بدر... فما زال يهتف بربه، ماداً يديه مستقبل القبلة، حتى سقط رداؤه عن منكبيه، فأناه أبو بكر فأخذ رداءه، فألقاه على منكبيه، ثم التزمه من ورائه، وقال: ((يَا نَبِيَّ اللَّهِ، كَفَاكَ مُنَاشِدُكَ رَبِّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ))، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ۴/ ۳۷.

(۱۹۰) هو أبو سليمان حمد بن محمد بن إبراهيم، المعروف بـ"الخطابي"، فقيه محدث، من أهل بست (من بلاد كابل)، من ولد زيد بن الخطّاب رضي الله تعالى عنه، له: "معالم السنن" في شرح سنن أبي داود، و"بيان إعجاز القرآن" وغيرهما، توفي في بست. (انظر: "الأعلام" للزركلي، ۲/ ۲۷۳)

العدو^(۱۹۱)، فأظهر لهم^(۱۹۲) مزيد توجهه لتسكن نفوسهم لعلهم بأنه مُجاب الدعوة^(۱۹۳)، وحمل أبو بكرٍ [الصديق رضي الله تعالى عنه]^(۱۹۴) ما وجد في نفسه من القوة وشفقته على رسول الله صلى الله عليه وسلم، ويُسرِّره بما يجده. (۱۹۵)

وقال القاضي أبو بكر بن العربي^(۱۹۶): كان صلى الله عليه وسلم في مقام الخوفِ وكان صاحبه في مقام الرجاءِ وكلا المقامين سواء^(۱۹۷) في الفضل. (۱۹۸)
قال تلميذه السُّهيلي^(۱۹۹): لا يريد أن النبي صلى الله عليه وسلم والصديق

(۱۹۱) في (ب): عدوهم.

(۱۹۲) في (ب): فأظهر الله تعالى لهم.

(۱۹۳) "الدعوة" سقط من (ب).

(۱۹۴) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۱۹۵) "أعلام الحديث" للخطابي (۳۹۵۳)، كتاب المغازي، باب قول الله تعالى: ﴿إِذْ سَخَّرَ اللَّهُ رِبِّكُمْ...﴾، ۱۷۰۲/۳، ونقله ابن حجر عن الخطابي، انظر: "فتح الباري" (۳۹۵۳)، كتاب المغازي، باب قول الله تعالى: ﴿إِذْ سَخَّرَ اللَّهُ رِبِّكُمْ...﴾، ۳۶۱/۷.

(۱۹۶) هو الإمام أبو بكر محمد بن عبد الله بن محمد المالكي، المعروف بـ"ابن العربي"، قاض، من حفاظ الحديث، ولد في إشبيلية، له كتب في التفسير والحديث والأصول، والفقه والأدب والتاريخ، منها: "أحكام القرآن" و"عارضة الأحوذ في شرح الترمذي". (انظر: "الأعلام" للزركلي، ۲۳۰/۶).

(۱۹۷) في (أ): "سوى"، والصواب ما أثبت.

(۱۹۸) انظر: "الروض الأنف" للسهيلى، غزوة بدر الكبرى، ۷۲/۳.

(۱۹۹) هو الإمام أبو القاسم عبد الرحمن بن عبد الله الخثعمي السهيلى، حافظ، عالم باللغة والسیر، ضرير. ولد في مالقة، وعمي وعمره ۱۷ سنة، نسبته إلى "سهيل" من قرى "مالقة"، من كتبه: "الروض الأنف" في شرح السيرة النبوية لابن هشام، وتفسير سورة يوسف وغيرهما. (انظر: "الأعلام" للزركلي، ۳۱۳/۳)

سواء^(۲۰۰) ولكن الرجاء والخوف مقامان، لا بُدَّ للإيمان منهما، فأبو بكرٍ كان في تلك السَّاعةِ في مقامِ الرجاء والنبيِّ صلى الله عليه وسلم كان في مقامِ الخوفِ من الله تعالى [لأنَّ الله تعالى]^(۲۰۱) يفعل ما يشاء. ۵۱^(۲۰۲) أي فهو جامع بين الرجاء والخوف، لما قاله العارفون: أنَّ لله حضرةً، تسمَّى: "حضرة الإطلاق" لا يبالي فيها بأحد، وهي المُشار إليها بقوله عزَّ وجلَّ: ﴿فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ [المائدة: ۱۷] والثانية: "حضرة التنزل" التي قيدها بما شاء على ما يشاء، وهي لا تخرج عن الأولى، فكان صلى الله عليه وسلم يخاف تحلِّي الإطلاق راجياً لتنزل الوعد والصَّحابة رضي الله عنهم التفتوا للثانية.

وفي السيرة الشامية^(۲۰۳): أنَّ عبد الله بن رواحة رضي الله عنه قال: يا رسول الله، إني أريد أن أشير عليك ورسول الله صلى الله عليه وسلم أعظمُ من أن يشار عليه: أنَّ الله أجلُّ وأعظمُ من أن ينشد وعده. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، لَأَنْشُدَنَّ اللَّهَ وَعْدَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ)).^(۲۰۴)

(۲۰۰) في (أ): "سوى"، والصواب ما أثبت.

(۲۰۱) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۲۰۲) الروض الأنف، غزوة بدر الكبرى، ۷۳/۳.

(۲۰۳) "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ غزوة بدر الكبرى، ۳۷/۴.

(۲۰۴) أخرجه الطبراني في "الكبير" (۳۹۵۰)، ۶۵/۳، عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه.

ثم خرج صلى الله عليه وسلم وقاتل بنفسه قتلاً شديداً^(۲۰۵)، وحرّض المسلمين على القتال، فقال: ((قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ)). فقال عُمَيْر بن الحُمَام رضي الله عنه أخو بني سَلَمَةَ، وفي يده تَمَرَات يَأْكُلُهُنَّ: بَخِ بَخِ، يارسول الله، عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ؟ قال: «نَعَمْ». قال: فما بيني وبين أن أدخل الجنة، إلا أن يقتلني هؤلاء، لئن حييت حتى أكل تَمَرَاتِي هذه إنها حياة طويلة، ثم قَذَف التَّمَرَات من يده، وأخذ سيفه، فقاتل حتى كان أَوَّل قَتِيلٍ^(۲۰۶) من المسلمين، وهو يرتجز ويقول:

ركضاً إلى الله بغير زادٍ | إلا التُّقَى وعمل المَعَادِ
والصَّبْرَ في الله على الجهادِ | وكُلُّ زادٍ عُرْضَةُ^(۲۰۷) النَّفَادِ
غير التُّقَى والبرِّ والرَّشَادِ^(۲۰۸)

وكانوا إذا اشتدَّ البأس اتقوا برسول الله صلى الله عليه وسلم، فكان أقربهم للمشرّكين^(۲۰۹)، فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحصا^(۲۱۰) كفاً

(۲۰۵) لم اُتد إلى تحريجه، وفي "السيرة الشامية"، جماع أبواب المغازي، الباب الثاني اختلاف الناس في عدد المغازي... إلخ، ۹/۴: عن الحافظ أبو العباس الحراني رحمه الله تعالى، قال: ولا يعلم أنه صلى الله عليه وسلم ضرب أحداً بيده إلا أبي بن خلف، ضربه بحربة في يده. انتهى

(۲۰۶) قاله ابن عبة، وقال ابن سعد: هو مِهْجَع مولى عمر بن الخطّاب رضي الله تعالى عنهما. (انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب مغازي... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ۴/۴۵).

(۲۰۷) في (أ) و(ب): "يمر في"، والصواب ما أثبت.

(۲۰۸) "تاريخ الأمم والملوك"، ذكر وقعة بدر الكبرى، ۳۳/۲، وأخرجه مسلم في "صحيحه" (۱۹۰۱)، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد، ص ۷۵۸، بألفاظ مختلفة عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه.

(۲۰۹) أخرج الإمام أحمد في "مسنده" (۱۰۵۴)، ۳۵۶/۱، عن علي بن أبي طالب كرم الله تعالى وجهه

فرمى به المشركين، وقال: ((شَهِتَ الْوُجُوهُ اللَّهُمَّ أَرْعِبْ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ))، فأصاب أعين جميعهم،^(۲۱۱) وانهمزوا، ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول^(۲۱۲): ﴿سَيَهْزُمُ الْجَمْعُ وَيُؤْتُونَ الدُّبْرَ﴾ [القمر: ٤٥].

وأخذ صلى الله عليه وسلم عَرَجُونًا، وقال: ((قَاتِلْ بِهَذَا يَا عُكَّاشَةَ))، فهزَّه، فانقلب سيفًا جيدًا.^(۲۱۳) وَضُرِبَ خُيِّبَ بن عديّ، فمال شقُّه، فتفل رسول الله صلى الله عليه وسلم، وردَّه، فالتأم.^(۲۱۴) وأُسيِلت عين قتادة فردَّها، وكذا عين رِفَاعَةَ ابن رافع^(۲۱۵).

وكان مَمَّن قُتِلَ من المشركين عدوُّ الله أُمَيَّة بن خَلَف الذي كان متخوفًا من الخروج، في السيرة الشَّامِيَّة^(۲۱۶): روى البخاري^(۲۱۷) وابن اسحاق^(۲۱۸) واللفظ

الكریم، قال: لَمَّا حضر البأس يوم بدر اتقينا برسول الله صلى الله عليه وسلم، وكان من أشدَّ الناس، ما كان -أو: لم يكن- أحد أقرب إلى المشركين منه.

(۲۱۰) في (ب): الحصباء.

(۲۱۱) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ۸۸/۱.

(۲۱۲) "المعجم الكبير" للطبراني (۶۹۱)، ۲۰۴/۱۱.

(۲۱۳) أخرجه ابن اسحاق كما في "السيرة النبوية" لابن هشام، تاريخ هجرة ومغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم، غزوة بدر الكبرى، ۲/۲۲۳، و"دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، باب إجابة الله عز وجل دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، ۹۸/۳.

(۲۱۴) "دلائل النبوة"، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، باب إجابة الله عز وجل دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، ۹۸/۳.

(۲۱۵) "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، باب إجابة الله عز وجل دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، ۱۰۰/۳.

(۲۱۶) "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي... إلخ، باب غزوة بدر الكبرى، ۴/۴۷.

لہ، عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه، قال: كان أمية بن خلف لي صديقاً^(۲۱۹) بمكة، وكان اسمي "عبد عمرو"، فسميت^(۲۲۰) حين أسلمت "عبد الرحمن"، فكان يلقاني إذ نحن بمكة، فيقول: يا عبد عمرو، أرغبت عن اسمي سمّاك به أبوك؟ فأقول: نعم. فيقول: ^(۲۲۱)إني لا أعرف الرحمن، فاجعل بيني وبينك شيئاً أدعوك به، أمّا أنت فلا تحبيني^(۲۲۲) باسمك الأول، وأمّا أنا فلا أدعوك بما لا أعرف. قال: وكان إذا دعاني "عبد عمرو" لم أجبه. فقلت له: يا أبا علي، اجعل بيني وبينك ما شئت. قال: فأنت "عبد الإله". قلت: نعم. فلما رأني^(۲۲۳) يوم بدر هو وابنه عليّ ومعني أذراع، قال: يا عبد عمرو، فلم أجبه. فقال: يا عبد الإله، فقلت: نعم، قال: هل^(۲۲۴) لك فيّ، فأنا خير لك من هذه الأذراع التي معك؟ قلت: نعم. فطرح الأذراع وأخذت بيده ويد ابنه، وهو يقول: ما رأيت كالיום قطّ، أما لكم حاجة في اللبن؟ يريد من أسرنى ولم يقتلني

(۲۱۷) "صحيح البخاري" (۲۳۰۱)، كتاب الوكالة، باب إذا وكل المسلم حريباً... إلخ، ص ۵۹۳.

(۲۱۸) "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، باب إجابة الله عز وجل دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، ۳/ ۹۱.

(۲۱۹) في (ب): صديقاً لي.

(۲۲۰) في (ب): فسميت.

(۲۲۱) بياض في (ب) نحو كلمة واحدة.

(۲۲۲) في (ب): "فلا تحبيني" بصيغة الأمر.

(۲۲۳) بياض في (ب) بقدر لفظين.

(۲۲۴) في (ب): فهل، والصواب ما أثبت.

افتدیت^(۲۲۵) منه یابل كثيرة اللبن. فقال لي ابنه: يا عبد الإله، من الرجل منكم المعلم^(۲۲۶) بريشة تُعامّة في صدره؟ قلت: ذلك^(۲۲۷) حمزة بن عبد المطلب. قال: ذاك الذي فعل بنا الأفاعيل. قال عبد الرحمن: فوالله، إني لأقودهما إذ رآه بلال معي، وكان هو الذي يُعذّب بلالاً بمكة حتى يترك الإسلام^(۲۲۸)، فلما رآه، قال: رأس الكفر أميّة بن خَلَف، لا نجوت إلا^(۲۲۹) نجا، ثم نادى: يا معشر المسلمين، هذا عدوّ الله أميّة ابن خَلَف، فخرج فريق^(۲۳۰) من الأنصار في أثرنا، فلما خشيت أن يلحقونا دفعت لهم ابنه لأشغلهم به، وكان أميّة رجلاً ثقیلاً، فقلت: أبرك، فبرك، فألقيت نفسي عليه لأمنعه، فأحاطوا بنا، وأنا أذبّ عنه، فأخلف رجل السيف فضرب رجل أميّة، فصاح صيحة ما سمعت مثلاً قطّ، فهبّروه بأسيا فهم وأصاب أحدهم ظهر رجلي. انتهى

وفي ذلك يقول أبو بكر لبّال رضي الله عنهما:

هنيئاً	زادك	الرحمن	خييراً	فقد	أدركت	ثأرك	يا
				بلال	(۲۳۱)		(

(۲۲۵) في (ب): ففتدیت.

(۲۲۶) في (ب): المعلم منكم.

(۲۲۷) في (ب): ذاك.

(۲۲۸) في (أ): "حتى ترك الإسلام" وفي (ب): "لأجل أن يترك الإسلام"، والصواب ما أثبت.

(۲۲۹) في (ب): إن.

(۲۳۰) في (ب): فريقان.

(۲۳۱) "الاستيعاب في معرفة الأصحاب"، باب حرف الباء، ۱/۲۶۱.

وَقُتِلَ فِرْعَوْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو جَهْلٍ، رَوَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ (۲۳۲) وَالشَّيْخَانِ (۲۳۳) وَغَيْرُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَظَنَنْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا أَنَا بِغَلَامَيْنِ (۲۳۴) مِنَ الْأَنْصَارِ - حَدِيثُهُ أَسْنَانُهُمَا - فَعَزَمَنِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ، فَقَالَ: أَيُّ عَمٍّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ، يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أَخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنْ رَأَيْتَهُ لَا يَفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مَنًّا، قَالَ: وَغَمَزَنِي الْآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ، فَقَالَ مِثْلَهَا، فَعَجِبْتُ لَذَلِكَ، قَالَ: فَلَمْ أَتَشَبْ أَنْ (۲۳۵) نَظَرْتُهُ يَجُولُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: هَذَا الَّذِي تَسْأَلَانِ (۲۳۶) عَنْهُ، فَابْتَدَرَاهُ، فَضَرْبَاهُ حَتَّى يَرُدَّ (۲۳۷)، وَهُمَا مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو وَبَنُ الْجُمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. (۲۳۸) وَمَرَّ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبِهِ رَمَقٌ

(۲۳۲) "مسند أحمد" (۱۶۹۵)، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند عبد الرحمن بن عوف الزهري، ۵۲۵/۱.

(۲۳۳) "صحيح البخاري" (۳۱۴۱)، كتاب فرض الخمس، باب من لم يخمس الأسلاب... إلخ، ص ۸۰۴، و"صحيح مسلم" (۱۷۵۲)، كتاب الجهاد والسير، باب استحقاق القاتل سلب القاتل، ص ۶۹۵.

(۲۳۴) في (ب): بين غلامين.

(۲۳۵) في (ب): فلم أنسرّ أني، والصواب ما أثبت.

(۲۳۶) في (ب): تسألني، والصواب ما أثبت.

(۲۳۷) في (ب): حتي طاح في الأرض، والصواب ما أثبت.

(۲۳۸) "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي... إلخ، باب غزوة بدر الكبرى، ذكر مقتل فرعون هذه الأمة... إلخ، ۵۰/۴.

فاحتزَّ (۲۳۹) رأسه وحملها لرسول الله صلى الله عليه وسلم (۲۴۰)، فكانت أوَّل رأسٍ حُمِلَتْ.

وقُتِلَ النَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ، وكان من أشدَّ قريشٍ كفراً وعناداً، وكان يقول في القرآن: أنه أساطير الأولين، قتله عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقالت بنت له (۲۴۱) في أبيات:

أَمَحَمَّدٌ فَلَأَنْتَ نَجْلُ كَرِيمَةٍ (۲۴۲)	فِي قَوْمِهَا وَالْفَحْلُ فَحْلٌ مَعْرَفٍ (۲۴۳)
مَا كَانَ ضَرْكَ لَوْ مَنَنْتَ وَرَبَّمَا مَنَ الْفَتَى وَهُوَ الْمُغِیْظُ الْمُحْنَقُ	
فَالنَّضْرُ أَقْرَبُ مَنْ وَصَلَتْ قَرَابَةً وَأَحَقَّهُمْ إِنْ كَانَ عَبْدٌ (۲۴۴) يُعْتَقُ	
ظَلَّتْ سَيْوَفُ بَنِي أَبِيهِ تُنَوِّسُهُ لِلَّهِ أَرْحَامٌ هُنَاكَ تَشْتِيقُ (۲۴۵)	

فلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ (۲۴۶)، بَكَى حَتَّى اخْضَلَّتْ

(۲۳۹) فِي (ب): فَاحْتَزَّ.

(۲۴۰) انظر: "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، باب سياق قصة بدر عن مغازي... إلخ، ۱۶/۳.

(۲۴۱) فِي (أ): بِنْتُ قَتِيلَةٍ، وَالصَّوَابُ مَا أَثْبَتَ.

فِي "السيرة الشامية"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع فِي بَيْنِ غَزْوَةِ بَدْرِ الْكَبْرَى، ۶۳/۴: أَسْلَمْتُ بَعْدَ ذَلِكَ. نَقَلَهُ أَبُو عَمْرٍو وَأَبُو الْفَتْحِ فِي مَنَهْجِ الْمَدْحِ، وَلَمْ يَسْتَحْضِرْ ذَلِكَ الْحَافِظُ فَقَالَ فِي الْإِصَابَةِ: لَمْ أَرِ التَّصْرِيحَ بِإِسْلَامِهَا، لَكِنْ إِنْ كَانَتْ عَاشَتْ إِلَى الْفَتْحِ فَهِيَ مِنْ جَمَلَةِ الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ.

(۲۴۲) هَكَذَا فِي الْأَصْلَيْنِ، وَفِي "السيرة الشامية"، ۶۳/۴:

أَمَحْمَدُ يَا خَيْرَ ضَرْعٍ كَرِيمَةٍ

(۲۴۳) هَكَذَا فِي الْأَصْلَيْنِ، وَفِي "السيرة الشامية"، ۶۳/۴: مَعْرِقٍ.

(۲۴۴) هَكَذَا فِي الْأَصْلَيْنِ، وَفِي "السيرة الشامية"، ۶۳/۴: عَتَقَ.

(۲۴۵) هَكَذَا فِي الْأَصْلَيْنِ، وَفِي "السيرة الشامية"، ۶۳/۴: تَشْتَقِقُ.

لحیثہ، وقال: ((لَوْ بَلَغَنِي شِعْرُهَا قَبْلَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا قَتَلْتُهُ)).^(۲۴۷) وحاصلہ: أنه قتل من صناديدهم وأشرفهم نحو السَّبعين وأسر منهم نحو السَّبعين^(۲۴۸)، فكانت هي الغزوة العظمى والبطشة الكبرى ويوم الفرقان التي فرَّق الله بها بين الحقّ والباطل، وأعزَّ الله بها الإسلام والمسلمين.

وذهب الحَيْسُمَان^(۲۴۹) بن إياس الخُزاعي -وأسلم بعد ذلك رضي الله عنه- إلى مكة، فجعل يعدّد لهم مَن قُتِلَ [مِن] ^(۲۵۰) أشراف قريش، فقال صفوان بن أمية وهو قاعد في الحجر: والله، أن عقل هذا لقد طار، فاسألوه عني. قالوا: ما فعل صفوان بن أمية؟ قال: ها هو ذاك قاعد في الحجر، ولقد رأيت أباه وأخاه حين قُتِلَا. ^(۲۵۱)

(۲۴۶) "ذلك" سقط من (ب).

(۲۴۷) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ذكر رحيل رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، ۶۳/۴، و"الإصابة في تمييز الصحابة"، كتاب النساء، حرف القاف، القسم الأول، قُتِلَ بنت الحارث، ۳۱۵/۸.

(۲۴۸) أخرج البخاري في "صحيحه" (۳۹۸۶)، كتاب المغازي، ص ۱۰۰۱، عن البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه، قال: جعل النبي صلى الله عليه وسلم على الرماة يوم أحد عبد الله بن جبير، فأصابوا من سبعين، وكان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه أصابوا من المشركين يوم بدر أربعين ومائة، سبعين أسيراً، وسبعين قتيلاً قال أبو سفيان: يوم بيوم بدر والحرب سجل.

(۲۴۹) في (ب): الحَيْسُمَان، والصواب ما أثبت.

(۲۵۰) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۲۵۱) "السيرة النبوية" لابن هشام، تاريخ الهجرة ومغازي الرسول صلى الله عليه وسلم، غزوة بدر الكبرى، ۲۳۰/۲، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب مغازي... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ۶۶/۴.

وكانت الهزيمة بعد زوال الجمعة،^(۲۵۲) ووصل الخبر النجاشي فدعى جعفر بن أبي طالب ومن معه من المسلمين، فأخبرهم -وهو جالس على الأرض في أخلاق من الثياب- وقال: إنا نجد فيما أنزل الله على عيسى عليه الصلاة والسلام: "إن حقاً على عباد الله أن يحدثوا لله عزَّ وجلَّ تواضعاً عند ما أحدث لهم نعمة، فلما أحدث الله نصر نبيه صلى الله عليه وسلم -أحدثت هذا التواضع." (۲۵۳)

وكان جملة من استشهد من المسلمين أربعة عشر، ستة من المهاجرين وهم: عبدة بن الحارث وعمير بن أبي وقاص وذو الشَّمالين عمير بن عبد عمرو وعافل بن البكير ومِهْجَع مولى عمر بن الخطاب وصفوان بن وهب، وثمانية من الأنصار، اثنان من الأوس وهما: سعد بن خَيْثَمَة ومبشر^(۲۵۴) بن عبد المنذر، وستة من الخزرج وهم: عمير بن الحُمَام ويزيد بن الحارث ورافع بن المعلَّى وحارثة بن سُراقَة وعوف بن الحارث وأخوه مُعوذ بن الحارث.^(۲۵۵)

وقاتلت الملائكة مع المسلمين^(۲۵۶)، فكانت ثلاثة آلاف ثم كملت خمسة

(۲۵۲) "إمتاع الأسماع"، غزوة بدر الكبرى، قسمة الغنائم، ۱/۱۱۶، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي... إلخ، غزوة بدر الكبرى، ذكر انهزام المشركين، ۴/۵۴.

(۲۵۳) "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، باب قدوم زيد بن حارثة... إلخ، ۳/۱۳۳.

(۲۵۴) في (ب): بشر، والصواب ما أثبت.

(۲۵۵) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي... إلخ، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۴/۷۵.

(۲۵۶) كما في قوله تعالى: ﴿لَا يُؤْمِنُ إِلَّا رَّبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَوْ مَعَكُمْ فَتَشْتَوِ الَّذِينَ آمَنُوا سَالِفِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ

آلاف^(۲۵۷)، وجاء الشيطان إلى كفّار قريش على صورة سُراقَة بن مالك، وقال لهم: لا غالب لكم اليوم من النَّاسِ وإني جار لكم، فلما رأى الملائكة نكص على عقبيه، وقال: إني بريء منكم، وصار يقول وهو فارٌّ من الملائكة: اللَّهُمَّ، [إني]^(۲۵۸) أنشدك، إني من المنظرين^(۲۵۹)، ورضي الله عن حسن حيث قال:

سرنا وساروا إلى بدر لحينهم | لو يعلمون يقين العلم ما ساروا
دلاهم بغيرهم ثم أسلمهم | إن الخبيث لمن والاه غرّار
وقال إني لكم جار فأوردتهم | شرّ الموارد فيه الخزي
والعار^(۲۶۰)

والكلام على القصّة بتمامها يطول وفي هذا القدر كفاية، فنسئل الله أن يحشرنا في زمرة أهل بدر الكرام ويمتّعنا بالاجتماع بهم في دار السلام.



كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾ [الأنفال: ١٢].
(۲۵۷) كما في قوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ ۝ إِذْ يَقُولُ
لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُبَدِّلَكُمْ رَيْبَكُمْ بِثَلَاثَةِ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُزِيلِينَ ۝ بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا
يَأْتُوَكُمْ مِنْ قُدْرِهِمْ هَذَا يُبَدِّلُكُمْ رَيْبَكُمْ بِخَمْسَةِ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝﴾ [آل عمران: ١٢٣-١٢٥].

(۲۵۸) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۲۵۹) "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲/ ۲۴۴، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي... إلخ، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ۴/ ۴۲.

(۲۶۰) "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ۲/ ۲۴۵.

الباب الثالث في أسمائهم

فأولهم وأشرفهم بل وأشرف الخلائق أجمعين من أهل السموات وأهل (۲۶۱) الأرضين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه أجمعين.

أبو بكر الصديق رضي الله عنه، عمر بن الخطاب رضي الله عنه، عثمان بن عفان رضي الله عنه، علي بن أبي طالب رضي الله عنه، طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، سعيد بن زيد رضي الله عنه، الزبير بن العوام (۲۶۲) رضي الله عنه، عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه، أبو عبيدة عامر بن الجراح (۲۶۳) رضي الله عنه. فهؤلاء العشرة المبشرون بالجنة ثم الباقيون المذكورون على ترتيب الحروف، وهم:

حرف الألف

أبي بن كعب الخزرجي (۲۶۴) رضي الله عنه، الأخنس بن حبيب السلمي (۲۶۵) المهاجري (۲۶۶) رضي الله عنه، الأرقم بن أبي الأرقم

(۲۶۱) "أهل" سقط من (ب).

(۲۶۲) ذكر الزبير ابن العوام في نسخة (ب) بعد التسعة رضي الله تعالى عنهم.

(۲۶۳) في (ب): أبو عبيدة بن عامر الجراح، والصواب ما أثبت.

(۲۶۴) "الخرزجي" سقطت من (ب)، وفي هامش (ب) قبل ذكر اسم أبي بن كعب: أحد القراء الأربعة.

(۲۶۵) في (أ): الأخنس بن حبيب السامي، والصواب ما أثبت.

(۲۶۶) "المهاجري"، سقط من (ب).

المخزومي (۲۶۷) رضي الله عنه، أسعد بن يزيد الخزرجي (۲۶۸) رضي الله عنه،
 أنس بن مُعَاذ الخزرجي (۲۶۹) رضي الله عنه، أنسة مولى رسول الله صلى الله عليه
 وسلم المهاجري (۲۷۰) رضي الله عنه، أنس بن قَتَادَة الأوسي (۲۷۱) رضي الله عنه،
 أوس بن ثابت الخزرجي (۲۷۲) رضي الله عنه، أوس بن خَوْلِيٍّ الخزرجي (۲۷۳)
 رضي الله عنه، إياس بن أوس الأوسي رضي الله عنه، إياس بن البكير (۲۷۴)
 المهاجري (۲۷۵) رضي الله عنه.

حرف الباء

بُجَيْر بن أَبِي بُجَيْر حليف بني دينار من الخزرج (۲۷۶) رضي الله عنه، بَحَاث
 بن ثعلبة حليف بني سالم (۲۷۷) من الخزرج (۲۷۸) رضي الله عنه، البراء بن مَعْرُور

(۲۶۷) في (أ): الخزرجي، وهو سقط من (ب)، والصواب ما أثبت.

(۲۶۸) "الخرجي" سقط من (ب).

(۲۶۹) "الخرجي" سقط من (ب).

(۲۷۰) "المهاجري" سقط من (ب).

(۲۷۱) "الأوسي" سقط من (ب).

(۲۷۲) "الخرجي" سقط من (ب).

(۲۷۳) "الخرجي" سقط من (ب).

(۲۷۴) في (أ): البكر، والصواب ما أثبت.

(۲۷۵) "المهاجري" سقط من (ب).

(۲۷۶) "حليف بني دينار من الخزرج" سقط من (ب).

(۲۷۷) في (أ)، أغنم، والصواب ما أثبت.

(۲۷۸) "حليف بني سالم من الخزرج" سقط من (ب).

الخزرجي (۲۷۹) رضي الله عنه، بِسَبْسة بن عمرو حليف بني طريف (۲۸۰) من
 الخزرج (۲۸۱) رضي الله عنه، بِشَر بن البراء بن مَعْرُور الخزرجي (۲۸۲) رضي الله
 عنه، بِشِير بن سعد الخزرجي (۲۸۳) رضي الله عنه، بلال بن رباح
 المهاجري (۲۸۴) رضي الله عنه.

حرف التاء

تَمِيم مولى خُراش من موالى بني سَلَمَة من الخزرج (۲۸۵) رضي الله عنه،
 تَمِيم مولى بني غَنَم بن السَّلم الأوسي (۲۸۶) رضي الله عنه، تَمِيم بن يُعار
 الخزرجي رضي الله عنه.

حرف الثاء

ثابت بن أَقرم (۲۸۷) حليف بني عبيد من الأوس (۲۸۸) رضي الله عنه، ثابت
 بن ثعلبة الخزرجي رضي الله عنه، ثابت بن خالد الخزرجي رضي الله عنه، ثابت

(۲۷۹) "الخزرجي" سقط من (ب).

(۲۸۰) في (أ): عمرو، والصواب ما أثبت.

(۲۸۱) "حليف بني طريف من الخزرج" سقط من (ب).

(۲۸۲) "الخزرجي" سقط من (ب).

(۲۸۳) "الخزرجي" سقط من (ب).

(۲۸۴) "المهاجري" سقط من (ب).

(۲۸۵) "من موالى بني سلمة من الخزرج" سقطت من (ب).

(۲۸۶) "الأوسي" سقط من (ب).

(۲۸۷) في (أ): أقوم، وفي (ب): أرقم، والصواب ما أثبت.

(۲۸۸) في (ب): الأوسي.

بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، ثابت بن هَزَال الخزرجي رضي الله عنه، ثَعْلَبَة بن حاطب الأوسي رضي الله عنه، ثَعْلَبَة بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، ثعلبة بن عَنَمَة (٢٨٩) الخزرجي رضي الله عنه (٢٩٠)، ثَقِيف بن عمرو المهاجري رضي الله عنه.

حرف الجيم

جابر بن عبد الله بن رِيَاب (٢٩١) الخزرجي رضي الله عنه، جابر بن عبد الله بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، جَبَّار (٢٩٢) بن صَخْر الخزرجي رضي الله عنه، جَبْر بن عتيك الأوسي رضي الله عنه، جُبَيْر (٢٩٣) بن إِيَّاس الخزرجي رضي الله عنه.

حرف الحاء

الحارث بن أنس بن رافع الأوسي رضي الله عنه، الحارث بن أوس بن رافع الأوسي رضي الله عنه، الحارث بن أوس بن مُعَاذ الأوسي رضي الله عنه، الحارث بن حاطب الأوسي (٢٩٤) رضي الله عنه، الحارث بن خَزَمَة (٢٩٥)

(٢٨٩) في (أ): عتمة، والصواب ما أثبت.

(٢٩٠) "ثعلبة بن عتمة الخزرجي رضي الله عنه" سقط من (ب).

(٢٩١) في (أ): رباب، والصواب ما أثبت.

(٢٩٢) في (أ): جابر، والصواب ما أثبت.

(٢٩٣) في (أ): جبر، والصواب ما أثبت.

(٢٩٤) في هامش (أ): يقال له: "الأوسي"، لأنه حليف للأوس وهو من الخزرج ولذا غلط بعضهم فعده

الخزرجي رضي الله عنه، الحارث ابن أبي خزيمة الأوسي رضي الله عنه، الحارث بن الصَّمَّة الخزرجي رضي الله عنه، الحارث بن عَرَفَجَة الأوسي رضي الله عنه، الحارث بن قيس الأوسي رضي الله عنه^(۲۹۶)، الحارث بن قيس الخزرجي رضي الله عنه، الحارث بن النعمان الأوسي^(۲۹۷) رضي الله عنه، حارثة بن سُرَاقَة الخزرجي^(۲۹۸) رضي الله عنه، حارثة بن النعمان الخزرجي رضي الله عنه، حاطب بن أبي بَلْتَعَة المهاجري رضي الله عنه، حاطب بن عمرو المهاجري رضي الله عنه، الحُباب بن المنذر الخزرجي رضي الله عنه، حبيب بن الأسود مولى بني حِزام من الخزرج^(۲۹۹) رضي الله عنه، حَرَام بن ملحان الخزرجي رضي الله عنه، حُرَيْث بن زيد الخزرجي رضي الله عنه، حُصَيْن بن الحارث المهاجري من بني عبد المُطَّلَب^(۳۰۰) رضي الله عنه، حمزة بن الحُمَيْر من حلفاء الخزرج رضي الله عنه، حمزة بن عبد المُطَّلَب المهاجري رضي الله عنه وهو عمُّ النبي صلى الله عليه وسلم.

حرف الخاء

خارجة بن زيد الخزرجي رضي الله عنه، خالد بن البُكَيْر المهاجري رضي

(۲۹۵) في (ب): خُزيمة، والصواب ما أثبت.

(۲۹۶) "الحارث بن قيس الأوسي رضي الله عنه" سقط من (ب).

(۲۹۷) "الأوسي" سقط من (ب).

(۲۹۸) "الخزرجي" سقط من (ب)، وفي هامش (ب) بعد ذكر اسم حارثة بن سُرَاقَة: استشهد ببدر وهو

أول قتيل قتل من الأنصار. اهـ

(۲۹۹) في (ب): الخزرجي.

(۳۰۰) "من بني عبد المطلب" سقط من (ب)، وفي (أ): "من بني المطلب"، والصواب ما أثبت.

اللہ عنہ، خالد بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ، خَبَّاب بن الأرتّ المهاجری من حلفاء بني زهرة^(۳۰۱) رضی اللہ عنہ، خَبَّاب مولى عُتْبَةَ بن غَزْوَان^(۳۰۲) المهاجری^(۳۰۳) رضی اللہ عنہ، خُبَيْب بن إساف الخزرجی^(۳۰۴) رضی اللہ عنہ، خِدَاش بن قتادة الأوسی^(۳۰۵) رضی اللہ عنہ، خِرَاش بن الصَّمَّة^(۳۰۶) الخزرجی رضی اللہ عنہ، خُرَیم بن فاتک المهاجری رضی اللہ عنہ، خِلَاد بن رافع الخزرجی رضی اللہ عنہ، خِلَاد بن سُويد الخزرجی رضی اللہ عنہ، خِلَاد بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ، خِلَاد بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ، خُلَید بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ، خَلِيفَة بن عديّ الخزرجی رضی اللہ عنہ، خُنَيس بن حُذافة المهاجری السَّهْمِي^(۳۰۷) رضی اللہ عنہ، خَوَات^(۳۰۸) بن جُبَيْر الأوسی رضی اللہ عنہ، خُولِي بن أبي^(۳۰۹) خولي المهاجری من [حلفاء]^(۳۱۰) بني عديّ رضی اللہ عنہ.

(۳۰۱) "من حلفاء بني زهرة" سقط من (ب).

(۳۰۲) في (أ): غزوات، والصواب ما أثبت.

(۳۰۳) "المهاجری" سقط من (ب).

(۳۰۴) في (أ): خُبَيْب بن ساق المهاجری، والصواب ما أثبت.

(۳۰۵) "الأوسی" سقطت من (ب).

(۳۰۶) في (أ): الهمّة.

(۳۰۷) "المهاجری السهمی" سقط من (ب).

(۳۰۸) في (أ): خرات، والصواب ما أثبت.

(۳۰۹) "أبي" سقط من (ب).

(۳۱۰) ما بين المعقوفين سقط من الأصلين.

حرف الذال

ذَكْوَان بن عبيد الأنصاري رضي الله عنه، ذو الشَّمالَيْن بن عبد عمرو المهاجري من حلفاء بني زُهرة رضي الله عنه.

حرف الراء

راشد^(۳۱۱) بن المعلی الخزرجي رضي الله عنه، رافع بن الحارث الخزرجي رضي الله عنه، رافع بن عُنْجُدَة^(۳۱۲) الأوسي رضي الله عنه، رافع بن مالك الخزرجي رضي الله عنه، رافع بن المعلی الخزرجي رضي الله عنه، رافع بن يزيد^(۳۱۳) الأوسي رضي الله عنه، رَبِيعُ بن رافع الأوسي رضي الله عنه، الرِّبِيع بن إياس الخزرجي رضي الله عنه، ربيعة بن أَكْثَم^(۳۱۴) المهاجري من حلفاء بني عبد شمس^(۳۱۵) رضي الله عنه، رُحَيْلَة^(۳۱۶) بن ثعلبة الخزرجي رضي الله عنه، رِفَاعَة بن الحارث^(۳۱۷) الخزرجي رضي الله عنه، رِفَاعَة بن رافع الخزرجي رضي الله عنه، رِفَاعَة بن عبد المنذر الأوسي^(۳۱۸) رضي الله عنه، رِفَاعَة بن عمرو

(۳۱۱) في (ب): رافع، والصواب ما أثبت.

(۳۱۲) في (أ): عبخدة، والصواب ما أثبت.

(۳۱۳) في (ب): زيد، والصواب ما أثبت.

(۳۱۴) في (ب): أَكْثَم، والصواب ما أثبت.

(۳۱۵) "من حلفاء بني عبد شمس" سقط من (ب).

(۳۱۶) في (أ): رحيلة، وفي (ب): رخیلة، والصواب ما أثبت.

(۳۱۷) في (ب): محارب، والصواب ما أثبت.

(۳۱۸) "الأوسي" سقط من (ب).

الخزرجي رضي الله عنه.

حرف الزاء

زِيَاد بن السَّكَن الأوسي رضي الله عنه، زِيَاد بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، زِيَاد بن لَبِيد الخزرجي رضي الله عنه، زِيَاد بن أسلم الأوسي رضي الله عنه، زِيَاد بن حارثة المهاجري من موالي بني هاشم^(۳۱۹) رضي الله عنه، زِيَاد بن الخطَّاب المهاجري رضي الله عنه، زِيَاد بن الْمُزَيْن الخزرجي رضي الله عنه، زِيَاد بن الْمُعَلَّى الخزرجي رضي الله عنه، زِيَاد بن ودِيعَة الخزرجي^(۳۲۰) رضي الله عنه.

حرف السين

سَالِم بن عُمَيْر الأوسي رضي الله عنه،^(۳۲۱) سَالِم مولى أَبِي حُذَيْفَة المهاجري من موالي بني عبد شمس رضي الله عنه، السائب بن عثمان بن مظعون المهاجري رضي الله عنه، سَبْرَة بن فَاتِك المهاجري رضي الله عنه، سُرَاقَة بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، سُرَاقَة بن كعب الخزرجي رضي الله عنه، سَعْد بن خولة المهاجري حليف بني عامر^(۳۲۲) رضي الله عنه، سَعْد بن خَيْثَمَة الأوسي رضي الله عنه، سَعْد بن زِيَاد الأوسي رضي الله عنه، سَعْد بن الرَّبِيع الخزرجي رضي الله عنه، سَعْد بن سعد الخزرجي رضي الله عنه، سَعْد بن سهل الخزرجي رضي الله عنه، سَعْد بن عُبَادَة الخزرجي رضي الله عنه، سَعْد بن عبيد الأوسي

(۳۱۹) "من موالي بني هاشم" سقط من (ب).

(۳۲۰) في (أ): المهاجري، والصواب ما أثبت.

(۳۲۱) في هامش (ب) بعد ذكر اسم سالم بن عُمَيْر: أحد القرّاء الأربعة.

(۳۲۲) "حليف بني عامر" سقط من (ب).

رضی اللہ عنہ، سعد بن عثمان الخزرجی رضی اللہ عنہ، سعد بن معاذ الأوسی
 وسید الأوس^(۳۲۳) رضی اللہ عنہ، سعد مولى حاطب المهاجري رضی اللہ عنہ،
 سفیان بن نسر^(۳۲۴) الخزرجی رضی اللہ عنہ، سلمة بن أسلم الأوسی رضی اللہ
 عنہ، سلمة بن ثابت الأوسی رضی اللہ عنہ، سلمة بن سلامة الأوسی رضی اللہ
 عنہ، سلیط بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ، سلیم بن الحارث الخزرجی رضی
 اللہ عنہ، سلیم بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ، سلیم بن قیس الخزرجی رضی
 اللہ عنہ، سلیم بن ملحان الخزرجی رضی اللہ عنہ، سِمَاك بن سعد الخزرجی
 رضی اللہ عنہ، سِنَان بن صِیْفِی^(۳۲۵) الخزرجی رضی اللہ عنہ، سِنَان بن أَبِي سِنَان
 المهاجري من [حلفاء]^(۳۲۶) بني عبد شمس^(۳۲۷) رضی اللہ عنہ، سهل بن
 حُثِيف^(۳۲۸) الأوسی رضی اللہ عنہ، سهل بن رافع الخزرجی رضی اللہ عنہ،
 سهل بن عتيك الخزرجی رضی اللہ عنہ، سهل بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ،
 سُهِيل بن وَهَب المهاجري رضی اللہ عنہ، سُهِيل بن رافع الخزرجی رضی اللہ
 عنہ، سواد بن رزین^(۳۲۹) الخزرجی رضی اللہ عنہ، سواد بن غَزِيَّة^(۳۳۰) رضی

(۳۲۳) "وسید الأوس" سقط من (ب).

(۳۲۴) في (ب): النضر، والصواب ما أثبت.

(۳۲۵) في (أ): صبغي، والصواب ما أثبت.

(۳۲۶) ما بين المعقوفين سقط من الأصلين.

(۳۲۷) "من بني عبد شمس" سقط من (ب).

(۳۲۸) في (أ): خسيف، والصواب ما أثبت.

(۳۲۹) في (ب): كُرَيْز، والصواب ما أثبت.

(۳۳۰) في (أ): غزبة، والصواب ما أثبت.

اللہ عنہ، **سُوَيْط** (۳۳۱) بن حَرْمَلَة المهاجري من بني عبد الدَّار بن قصي رضي الله عنه.

حرف الشين

شُجَاع بن وهب المهاجري من حلفاء بني عبد شمس رضي الله عنه،
شَرِيك بن أنس الأوسي (۳۳۲) رضي الله عنه، **شَمَّاس** بن عثمان المهاجري
 المخزومي (۳۳۳) رضي الله عنه.

حرف الصاد

صَبِيح مولى العاص المهاجري رضي الله عنه، **صفوان** بن وهب المهاجري
 رضي الله عنه، **صَبْفِي** (۳۳۴) بن سواد الخزرجي رضي الله عنه، **صُهَيْب** بن سنان
 المهاجري من بني تميم بن مرة رضي الله عنه.

حرف الضاد

الضَّحَّاك بن حارثة الخزرجي رضي الله عنه، **الضَّحَّاك** بن عبد عمرو (۳۳۵)
 الخزرجي رضي الله عنه، **ضَمْرَة** بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه.

(۳۳۱) في (أ): سويط، والصواب ما أثبت.

(۳۳۲) "الأوسي" سقط من (ب).

(۳۳۳) "المخزومي" سقط من (ب).

(۳۳۴) في (أ): صبغي، والصواب ما أثبت.

(۳۳۵) في (ب): الضحَّاك بن عمرو، والصواب ما أثبت.

حرف الطاء

الطُّفَيْلُ بن الحارث بن [عبد] (۳۳۶) الْمُطَّلَب بن عبد مناف المهاجري رضي الله عنه، الطُّفَيْل بن مالك الخزرجي رضي الله عنه، الطُّفَيْل بن النعمان الخزرجي رضي الله عنه، طَلَيْب بن عمرو (۳۳۷) رضي الله عنه.

حرف العين

عاصم بن ثابت رضي الله عنه، عاصم بن عدي رضي الله عنه، عاصم بن العُكَيْر (۳۳۸) رضي الله عنه، عاصم بن قيس رضي الله عنه، عاقل (۳۳۹) بن البُكَيْر رضي الله عنه، عامر بن ربيعة رضي الله عنه، عامر بن أُمَيَّة رضي الله عنه، عامر بن البُكَيْر رضي الله عنه، عامر بن سعد رضي الله عنه، عامر بن سَلَمَة رضي الله عنه، عامر بن فُهَيْرَة رضي الله عنه، عامر بن مُخَلَّد رضي الله عنه، عامر بن السَّكَن رضي الله عنه، عَبَاد بن بشر رضي الله عنه، عَبَاد بن قيس رضي الله عنه، عَبَادَة بن الصامت رضي الله عنه، عبد الله بن قيس رضي الله عنه، عبد الله بن ثعلبة رضي الله عنه، عبد الله بن جُبَيْر رضي الله عنه، عبد الله بن جَحْش رضي الله عنه، عبد الله بن الجِدِّ رضي الله عنه، عبد الله بن الحُمَيْر رضي الله عنه، عبد الله بن الرِّبِيع رضي الله عنه، عبد الله بن رواحة رضي الله عنه، عبد الله بن زيد رضي الله عنه، عبد الله بن سُرَّاقَة رضي الله عنه، عبد الله بن سَلَمَة رضي الله عنه، عبد

(۳۳۶) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۳۳۷) في (أ): طَلَيْب بن عمر، والصواب ما أثبت.

(۳۳۸) في (أ): العكير، والصواب ما أثبت.

(۳۳۹) في (أ): عاتك، والصواب ما أثبت.

اللہ بن سہل رضي الله عنه، عبد الله بن سُهَيْل رضي الله عنه، عبد الله بن شُرَيْك رضي الله عنه، عبد الله بن طارق رضي الله عنه، عبد الله بن عامر رضي الله عنه، عبد الله بن عبد مناف رضي الله عنه، عبد الله بن عُرْفُطَةَ رضي الله عنه، عبد الله بن عمرو رضي الله عنه، عبد الله بن عُمَيْر رضي الله عنه، عبد الله بن قيس رضي الله عنه، عبد الله بن كعب رضي الله عنه، عبد الله مَخْرَمَة رضي الله عنه، (۳۴۰) عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، عبد الله بن مَطْعُون رضي الله عنه، عبد الله بن النعمان رضي الله عنه، عبد الرَّحْمَنِ بن جَبْرِ رضي الله عنه، عبدة بن الحَسْحَاس رضي الله عنه، عبد ربه بن حِق رضي الله عنه، عَبَس بن عامر رضي الله عنه، عائذ بن مَاعِص رضي الله عنه، عبيد بن أوس رضي الله عنه، عبيد بن التَّيْهَان رضي الله عنه، عبيد بن زيد رضي الله عنه، عبيد بن أبي عبيد رضي الله عنه، عبيدة بن الحارث رضي الله عنه، عَثْبَان بن مالك رضي الله عنه، عتبة بن ربيعة حليف بني غنم من الخزرج (۳۴۱) رضي الله عنه، عتبة بن عبد الله رضي الله عنه، عتبة بن غَزْوَان رضي الله عنه، عثمان بن مَطْعُون رضي الله عنه، الْعَجْلَان بن النعمان رضي الله عنه، عدي بن أَبِي الزَّعْبَا رضي الله عنه، عِصْمَة بن الحُصَيْن رضي الله عنه، عِصْمَة الْأَشْجَعِي رضي الله عنه، عطية بن نُوَيْرَة (۳۴۲) رضي الله عنه، عقبة بن عامر رضي الله عنه، عقبة بن عثمان رضي الله عنه، عقبة بن وَهَب الأنصاري رضي الله عنه، عقبة بن وَهَب المهاجري رضي الله عنه، عَكَاشَة بن

(۳۴۰) في هامش (ب) بعد ذكر اسم عبد الله بن مَخْرَمَة: أحد القراء الأربعة.

(۳۴۱) في (ب): الخزرجي.

(۳۴۲) في الأصلين: بزيرة، والصواب ما أثبت.

مِخْصَن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَمَّار بن ياسر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عُمَارَةُ بن حَزْم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عُمَارَةُ بن زِيَاد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن إِيَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن الْجَمُوح رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن الحارث المهاجري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن الحارث الأنصاري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن سُرَّاقَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن أَبِي سَرْح رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن طَلْق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن قيس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن مَعْبُد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن مُعَاذ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمرو بن ثَعْلَبَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمير^(۳۴۳) بن حرام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمير بن الحُمَام^(۳۴۴) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمير بن عامر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمير بن عوف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عمير بن أَبِي وَقَّاص رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عوف بن الحارث رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عُويْم بن ساعدة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عِيَّاض بن زُهَيْر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حرف الغين

غَنَام بن أوس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حرف الفاء

الْفَاكِه بن بِشْر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرْوَة بن عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حرف القاف

قَتَادَة بن النعمان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُدَامَة بن مَطْعُون رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُطْبَة بن عامر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قيس بن عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قيس بن مِخْصَن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۳۴۳) في (ب): عمرو، والصواب ما أثبت.

(۳۴۴) في (ب): عمرو بن الحمام، والصواب ما أثبت.

عنه، قیس بن مُخَلَّد رضي الله عنه.

حرف الکاف

کعب بن جَمَّاز رضي الله عنه، کعب بن زید رضي الله عنه.

حرف اللام

لَبْدَة بن قیس رضي الله عنه.

حرف الميم

مالك بن أبي خولي رضي الله عنه، مالك بن الدُّخَشْم رضي الله عنه، مالك بن ربيعة رضي الله عنه، مالك بن رِفاعَة رضي الله عنه، مالك بن عمرو رضي الله عنه، مالك بن قُدَّامة رضي الله عنه، مالك بن مسعود رضي الله عنه، مالك بن نَمِيلَة^(۳۴۵) رضي الله عنه، مبشر بن عبد المنذر رضي الله عنه، الْمُجَذَّر بن زياد رضي الله عنه، مُحَرَّز بن عامر رضي الله عنه، مُحَرَّز بن نَضَلَة رضي الله عنه، مُحَمَّد بن مَسْلَمَة رضي الله عنه، مِذْلَاج بن عمرو رضي الله عنه، مَرثد بن أبي مَرثد رضي الله عنه، مِسْطَاح بن أَثَّاثَة رضي الله عنه، مسعود بن أوس رضي الله عنه، مسعود بن خَلْدَة رضي الله عنه، مسعود بن ربيعة رضي الله عنه، مسعود بن زيد رضي الله عنه، مسعود بن سعد رضي الله عنه، مسعود بن عبد سعد رضي الله عنه، مُصْعَب بن عمير رضي الله عنه، مُعَاذ بن جبل رضي الله عنه، مُعَاذ بن الحارث رضي الله عنه، مُعَاذ بن الصَّمَّة رضي الله عنه، مُعَاذ بن عمرو رضي الله عنه، مُعَاذ بن مَاعِص رضي الله عنه، مَعْبَد بن عَبَّاد رضي الله عنه، مَعْبَد بن قيس

(۳۴۵) في (أ): نميلة، والصواب ما أثبت.

رضی اللہ عنہ، مُعْتَب بن عبید رضی اللہ عنہ، مُعْتَب بن عوف رضی اللہ عنہ،
 مُعْتَب بن قُشَیر رضی اللہ عنہ، معقل بن المنذر رضی اللہ عنہ، مَعْمَر بن الحارث
 رضی اللہ عنہ، مَعْن (۳۴۶) بن عدی رضی اللہ عنہ، مَعْن بن یزید (۳۴۷) رضی اللہ
 عنہ، مُعَوِّذ بن الحارث رضی اللہ عنہ، مُعَوِّذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، المِقْدَاد بن
 الأسود رضی اللہ عنہ، مُلَیل (۳۴۸) بن وَبَرَة رضی اللہ عنہ، المنذر بن عمرو رضی
 اللہ عنہ، المنذر بن قُدَامَة رضی اللہ عنہ، المنذر بن محمد رضی اللہ عنہ، مِهْجَع
 بن صالح رضی اللہ عنہ.

حرف النون

النضر بن الحارث الأوسي رضی اللہ عنہ، النعمان بن الأعرج رضی اللہ
 عنہ، النعمان بن سِنَان رضی اللہ عنہ، النعمان بن عمرو رضی اللہ عنہ، النعمان بن
 عبد عمرو رضی اللہ عنہ، النعمان بن أبي خزيمة رضی اللہ عنہ، النعمان بن عَصَر
 رضی اللہ عنہ، النعمان بن مالک رضی اللہ عنہ، نُعَیْمَان بن عمرو رضی اللہ عنہ،
 نوفل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ.

حرف الهاء

هانيء بن نيار رضی اللہ عنہ، هُبَیل (۳۴۹) بن وَبَرَة رضی اللہ عنہ، هِلَال بن

(۳۴۶) في (أ): معد، والصواب ما أثبت.

(۳۴۷) في (ب): زيد، والصواب ما أثبت.

(۳۴۸) في (ب): مُلَیک، والصواب ما أثبت.

(۳۴۹) في (أ): بصیل، والصواب ما أثبت.

المُعَلَّى رضي الله عنه.

حرف الواو

واقِد بن عبد الله رضي الله عنه، ورقة^(۳۵۰) بن إياس رضي الله عنه، وديعة بن عمرو رضي الله عنه، وهب بن سعد رضي الله عنه، وهب بن أبي سرح^(۳۵۱) رضي الله عنه.

حرف الياء

يزيد بن الأخنس رضي الله عنه، يزيد بن الحارث رضي الله عنه، يزيد بن حذام^(۳۵۲) رضي الله عنه، يزيد بن رُقَيْش رضي الله عنه، يزيد بن السَّكَن رضي الله عنه، يزيد بن المنذر رضي الله عنه.

الكنى

أبو أيوب الأنصاري رضي الله عنه، أبو الأعور بن الحارث رضي الله عنه، أبو حبة بن ثابت رضي الله عنه، أبو حنّة بن مالك رضي الله عنه، أبو حبيب بن زيد رضي الله عنه، أبو حذيفة بن عتبة رضي الله عنه، أبو حسن الأنصاري رضي الله عنه، أبو خارجة رضي الله عنه، أبو خالد رضي الله عنه، أبو خزيمة رضي الله عنه، أبو داود رضي الله عنه، أبو دُجَانَة رضي الله عنه، أبو سَبْرَة رضي الله عنه،

(۳۵۰) في (ب): وَدَقَّة بن إياس.

(۳۵۱) في (ب): وهب بن سرح، والصواب ما أثبت.

(۳۵۲) في (ب): يزيد بن خزام، والصواب ما أثبت.

أبو سَلِيط رضي الله عنه، أبو سَلَمَةَ^(۳۵۳) رضي الله عنه، أبو سِنَان رضي الله عنه،
 أبو شَيْخ رضي الله عنه، أبو صِرْمَةَ رضي الله عنه، أبو طَلْحَةَ رضي الله عنه، أبو
 عَقِيل رضي الله عنه، أبو قَتَادَةَ رضي الله عنه، أبو قَيْس بن المَعْلَى^(۳۵۴) رضي الله
 عنه، أبو كَبْشَةَ رضي الله عنه، أبو لُبَابَةَ رضي الله عنه، أبو مَخْشِي^(۳۵۵) رضي الله
 عنه، أبو مَرْثَدَ رضي الله عنه، أبو مَسْعُود البَدْرِي رضي الله عنه، أبو مَلِيل رضي
 الله عنه، أبو الهَيْثَم رضي الله عنه، أبو الْيَسَرَّ رضي الله عنه.



(۳۵۳) في (ب): أبو مَسْلَمَةَ، والصواب ما أثبت.

(۳۵۴) في (ب): أبو رُقَيْش، والصواب ما أثبت.

(۳۵۵) في (أ): أبو نَخْشِي، والصواب ما أثبت.

الخاتمة

نَسْأَلُ اللَّهَ حَسَنَهَا حَيْثُ ^(۳۵۶) انْتَهَى مَا أَرَدْنَاهُ مِنْ ذِكْرِ نَبْذَةٍ مِمَّا يَتَعَلَّقُ بِهِؤَلَاءِ السَّادَةِ الْكَرَامِ، فَلْنَرْفَعِ الْأَكْفَ إِلَى مَفِيزِ النَّعَمِ، مَتَوَسِّلِينَ بِالْحَبِيبِ الْأَعْظَمِ وَالصَّفِيِّ الْأَقْدَمِ، وَبِآلِهِ الَّذِينَ هُمْ أَعْظَمُ وَسِيلَةٍ، وَأَصْحَابِهِ الْجَامِعِينَ لِكُلِّ فَضِيلَةٍ، لَا سِوَا أَهْلِ بَدْرِ الْعِظَامِ الَّذِينَ هُمْ أَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ— فنقول: نَسْئَلُكَ اللَّهُمَّ، بِهِمْ مَتَوَسِّلِينَ وَبِرِكَتِهِمْ رَاجِينَ أَنْ تَسْلِكَ بِنَا أَقْوَمَ مِنْهَجٍ وَسَبِيلٍ، وَتُورِدَنَا بِحَبِّهِمْ رَحِيقَ السَّلْسِيلِ، وَنَسْئَلُكَ اللَّهُمَّ، مَوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعِزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ مَأْثَمٍ، وَالْغَنِيمَةِ مِنْ كُلِّ مَغْنَمٍ، وَنَسْئَلُكَ ثَبَاتَ ^(۳۵۷) الْحِجَّةِ وَالْمَحَجَّةِ وَرِضَاةَ ^(۳۵۸) الْبَهْجَةِ وَصَدَقَ اللَّهُجَةُ، وَاجْعَلِ اللَّهُمَّ، لَنَا مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ فَرْجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ مَخْرَجًا، وَاشْغَلْ قُلُوبَنَا وَأَلْسِنَتَنَا بِذِكْرِكَ، وَجَوَارِحَنَا بِشُكْرِكَ، وَأَمْنًا مِنْ غَضَبِكَ وَمَكْرِكَ، وَأَحْمِنَا مِنْ عَصِيَانِكَ وَمُخَالَفَةِ أَمْرِكَ، وَعَافِنَا مِنْ كُلِّ دَاءٍ، وَلَا تَشْمِتْ بِنَا الْأَعْدَاءَ، وَلَا تَقْطَعْ عَنَّا ^(۳۵۹) عَوَائِدَ الْجُودِ وَالنَّدَا، وَأَنْلِنَا بِلَا مَحْنَةٍ مَرَاتِبَ الشُّهْدَاءِ، وَأَعْتَقْنَا مِنَ النَّارِ، وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْأَبْرَارِ، وَوَفِّقْنَا فِي هَذَا الشَّهْرِ وَغَيْرِهِ لِمَا تَحِبُّ مِنَ الْأَعْمَالِ، وَأَدْخِلْنَا فِي مَنِّ أَعْتَقَتَهُ فِيهِ وَعَامَلَتَهُ بِالْإِفْضَالِ، وَأَسْكِنْنَا دَارَ الْقَرَارِ بِجِوَارِ حَبِيبِكَ الْمُخْتَارِ وَصَحَابَتِهِ الْأَخْيَارِ، اللَّهُمَّ، تَوْفَّنَا عَلَى الْإِيمَانِ، وَاحْفَظْنَا مِنْ نَزَغَاتِ الشَّيْطَانِ، وَلَا تَجْعَلْ لَهُ عَلَيْنَا

(۳۵۶) في (ب): وحيث.

(۳۵۷) في (ب): اثبات.

(۳۵۸) في (ب): اضاءت.

(۳۵۹) في (ب): لنا.

سبیلاً^(۳۶۰) فی کل آن، وسلّمنا من موجبات السلب والحرمان، وبوّئنا دار المثوبة والكرامة، وأجرنا من أهوال يوم القيامة، وأحفظنا من موجبات الحسرة والندامة، واحشرنّا تحت لواء سيّدنا محمد المظلل بالغمامة، وأنلنا التّظر إلى وجهك المصون، وأقرّ برضاك منّا^(۳۶۱) العيون، واقض عنّا بكرمك جميع الدُّيون^(۳۶۲)، يا من يقول للشيء "كن" فيكون، وارحمنا اللّٰهُم، مع آبائنا والأجداد والأهل والأولاد والأشياخ والأحباب والأحفاد، ولا تخزنّا يوم القيامة، إنك لا تخلف الميعاد، واشفنا من جميع الأمراض والأسقام والأوجاع والآلام، وهوّن علينا شدّة النزع وسكرات الحِمَام، وتوفّنا بفضلك إذا حضر الأجل على حسن الختام، وتفضّل بالفضل والغفران على هذا الجمع، ومتّعنا وإياهم بالعافية والبصر والسمع، ووفّق اللّٰهُم، من تسبّب في جمعنا هذا لرضاك، وتفضّل عليه بكرمك وعطاك، وهب لمحبرّها توفيقاً يصبح به رافلاً في حُلل الجبور، وأمدّه بعناية يوافق فرقان فريقها إلى ورود وارد القبور، وكتبها وقارئها والسامع، وصلّ اللّٰهُم^(۳۶۳)، على سيّدنا محمد حبيبك ومصطفاك، وعلى آله وأصحابه^(۳۶۴) ومن والاه ووالاك، واجعلنا جميعاً من عبادك المؤمنين الذين آخر دعواهم أن الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيّدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلّم تسليماً كثيراً^(۳۶۵).

(۳۶۰) فی (ب): سبیلاً علینا.

(۳۶۱) فی (ب): برضوانک منّا.

(۳۶۲) فی (ب): واقض عنّا الحقوق والدُّیون.

(۳۶۳) فی (ب): وصلّ وسلّم.

(۳۶۴) فی (ب): صحبه.

(۳۶۵) "وصلى الله على سيّدنا محمد كثيراً" سقط من (ب).

طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مترتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

العروة في الحج والعمرة فتاویٰ حج و عمرہ

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مستب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

خُدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

تالیف

حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

تخریج و حواشی

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان